عربی عبارت پر اعراب، حل لغات کی فراوانی، مادہ و ہفت اقسام کی تعیین
آسان اور سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ مجانی الادب کی ایک بہترین شرح

بنام

معارف الادب

شرح

مجانی الادب

از

محمد گل ریز رضا مصباحی
مدناپور، بریلی شریف

قادری کتاب گھر
اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی عبارت پر اعراب، حل لغات کی فراوانی، مادہ و ہفت اقسام کی تعیین

آسان اور سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ

بنام

معارف الادب

شرح

مجانی الادب

از

محمد گل ریز رضا مصباحی

مدناپوری، بریلی شریف

☆☆☆**ناشر**☆☆☆

قادری کتاب گھر، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف

نام کتاب	:	معارف الادب شرح مجانی الادب
مترجم	:	محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری، بریلی شریف یوپی
صفحات	:	۱۶۸
کمپوزنگ	:	کمال احمد قادری مرادآباد
ناشر	:	قادری کتاب گھر، اسلامیہ مارکیٹ مسجد، بریلی شریف
تعداد	:	گیارہ سو
سال اشاعت	:	شوال المکرم ۱۴۳۷ھ / جولائی ۲۰۱۶ء
رابطہ نمبر	:	8057889427,9359936126

ملنے کے پتے

- قادری کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف
- حق اکیڈمی مبارک پور، اعظم گڑھ
- المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ
- مکتبہ حافظ ملت، مبارک پور اعظم گڑھ
- قادری بک ڈپو، اسلامیہ مارکیٹ مسجد بریلی شریف یوپی
- برکاتی بکڈپو، اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی
- مکتبۃ المصطفیٰ، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف
- مکتبہ رحمانیہ رضویہ، درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

فہرست مضامین

شرف انتساب 7
تہدیہ 8
پیش لفظ 9
ہفت اقسام کا بیان 12
مقدمہ 16
پہلا باب دین داری اور پرہیزگاری کے بیان میں 18
اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان 18
اللہ تعالیٰ کے علم کا بیان 20
اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی تدبیر کا بیان: 21
اللہ سے ڈرنے کا بیان 23
اللہ تعالیٰ کی حمد کا بیان 24
نماز کی پابندی کا بیان 25
آخرت کی یاد کا بیان 28
دنیا کی ذلت کا بیان 31
حضرت ابراہیم بن ادہم کی دنیا سے بے رغبتی کا بیان 34
دوسرا باب حکمتوں کے بیان میں 38
پانچواں باب خوبیوں اور خامیوں کے بیان میں 66
نصیحت اور مشورہ 66
محبت اور سچی دوستی 68
دشمنی کے اسباب کا بیان 70
زبان کی حفاظت کا بیان 71
راز کے پوشیدہ رکھنے کا بیان 73
سچ اور جھوٹ کا بیان 76

حاسد کی برائی کا بیان 78
غصہ کی برائی کا بیان 81
انکساری کی تعریف اور تکبر کی برائی کا بیان 83
اس شخص کی برائی کا بیان جو معذرت کرے پھر برائی کرے 86
شراب کی برائی کا بیان 87
سخاوت وفیاضی کی تعریف کا بیان 88
انصاف کی تعریف کا بیان 90
درگزر کرنے کی تعریف کا بیان 91
جھگڑوں کی برائی کا بیان..93
مذاق کی برائی کا بیان..95
اپنے بیٹوں کو نزار کی وصیت کرنے کا بیان 97
چھٹا باب کہانیوں اور لطیفوں کے بیان میں 99
عرب کے دیہاتی اور چاند کا واقعہ 105
عرب کا دیہاتی اور گمشدہ اونٹنی کا واقعہ 107
لقمان اور غلاموں کا واقعہ..109
حاجی اور امانت کا واقعہ 113
بلخ کا حاکم اور اس کا کتا..116
ابودلف اور اس کے پڑوسی کا واقعہ 117
ابوالعلاء معری اور ایک لڑکے کا واقعہ 118
یزید اور ایک دیہاتی عورت کا واقعہ..119
معافی کا بیان..120
رشید اور حمید کا واقعہ 120
تصویر بنانے والے اور چور کا واقعہ 121
ہم نشین اور شراب کا پیالہ..122

خزانہ اور سیاحوں کا واقعہ 123
باندی اور پیالے کا واقعہ 124
ہارون رشید اور ابو معاویہ کا واقعہ 125
قیصر کا قاصد اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ 126
زیاد کے معاف کرنے کا واقعہ 127
عبد الملک کے معاف کرنے کا واقعہ 128
حضرت جعفر اور ان کے غلام کا واقعہ 129
مہدی اور ابو العتاہیہ کا واقعہ 130
آتش پرستوں کا پیشوا اور نوشیرواں 130
اپنے اوپر دوسرے کو فوقیت دینے کا واقعہ 131
دیہاتی اور ٹڈیوں کا واقعہ 132
حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ 133
خچر سوار کا واقعہ 133
یحیٰ اور ابو جعفر کا واقعہ 134
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نشہ میں مست آدمی کا واقعہ 134
حضرت عروہ اور عبد الملک کا واقعہ 135
فلسفی اور خوب صورت آدمی کا واقعہ 136
حضرت عمر بن عبد العزیز اور غلام کا واقعہ 136
صلاح الدین ایوبی اور اس عورت کا واقعہ جس کا بچہ گم ہو گیا تھا 137
حضرت ربیع اور ٹب کا واقعہ 138
ایک لڑکے اور اس کے چچا کا واقعہ 139
برے پڑوسی کا واقعہ 140
سلیک بن سلکہ کا واقعہ 142
ابو العتاہیہ کی صبح کا واقعہ 142

یحییٰ بن اکثم اور مامون کا واقعہ 144
یحییٰ برمکی اور ان کے سائل کا واقعہ 145
دو سب سے بری اور دو سب سے اچھی چیزوں کا بیان 146
حضرت ابراہیم بن ادہم کا واقعہ 147
عبدالعزیز بن مروان کا واقعہ 148
حضرت لقمان اور عابد کا واقعہ 149
خلیفہ متوکل اور ابوعیناء کا واقعہ 150
ایک بے وقوف اور ایک بردبار کا واقعہ 151
رازی اور بچوں کا واقعہ 152
ایک حاجی اور بڑھیا کا واقعہ 153
ابویعقوب یوسف کا واقعہ 155
خلیفہ منصور اور مظلوم کا واقعہ 157
اللہ تعالیٰ کی مدد سے نجات پانے کا واقعہ 159
فوجی اور دھوکے باز کا واقعہ 161
خلیفہ مامون اور سنار کا واقعہ 164
نظام الملک اور ابوسعید صوفی کا واقعہ 166
تعارف مترجم ایک نظر میں 168

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو خلاصۂ کائنات رحمت عالم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہ میں نذر کرتے ہوئے:

صحابۂ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین کرام۔ مذاہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سلف وصالحین۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے امت کو روشناس کرانے والے مجددین اسلام۔ سلاسل اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کے مشائخ عظام۔ محدثین خانوادۂ ولی اللہ، علماے فرنگی محل، بزرگان کچھوچھہ مقدسہ، سادات مارہرہ مطہرہ، اکابر بریلی ومشائخ بدایوں۔ بالخصوص شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، بحر العلوم علامہ عبد العلی فرنگی محلی، تارک سلطنت سید اشرف جہاں سمنانی، شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی، اعلی حضرت امام احمد رضا خاں محقق بریلوی اور معین الحق علامہ فضل رسول قادری بدایونی۔ اعلی حضرت علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی، صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، مفتی اعظم ہند شاہ مصطفی رضا خاں بریلوی، ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری، سید العلما شاہ آل مصطفی مارہروی، احسن العلما سید مصطفی حیدر حسن مارہروی، محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی اور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن قادری عباسی۔ جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی، نائب حافظ ملت حضرت علامہ عبد الرؤف بلیاوی، شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی، ورئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری اور بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان اعظمی۔ کے افکار ونظریات اور مسلک حق وصداقت کا ترجمان...

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے نام
منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔
محمد گل ریز رضا مصباحی مدناپوری،
بہیڑی، بریلی شریف یوپی

تہدیہ

والدین کریمین کے نام

جنھوں نے مجھے تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کی
خاطر مدارس اسلامیہ کے حوالے کیا
قدم قدم پر میری رہنمائی کی
اور دعاؤں سے نوازتے رہے

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری
بریلی شریف (یوپی)

نوٹ
اگر اس کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی پائیں تو کتاب کو ہدف تنقید نہ بنائیں بلکہ خلوص نیت کے ساتھ ہمیں مطلع کریں، ان شاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مدارس اسلامیہ میں درسِ نظامی کے تحت نصاب میں شامل کتب میں سے ''مجانی الادب'' علم ادب کی اہم کتاب ہے جو جماعت ثانیہ میں ہندو پاک کے بیشتر مدارس میں پڑھائی جاتی ہے جس کا انداز بیان بڑا ہی پُر کشش ہے کتاب عربی زبان میں ہے اور عبارت اعراب سے مجرد ہے اس لیے طلبہ اور بعض معلمین کو اس کے ترجمہ میں مشکلیں در پیش آتی ہیں، چنانچہ ہمارے بعض شارحین نے اس کتاب کی شروحات تیار کیں اور جلد از جلد طلبہ اور معلمین کے ہاتھوں میں اس کتاب کی شروحات آئیں جن سے انھیں کتاب کا ترجمہ کرنے میں آسانی میسر آئی، لیکن اس کتاب کی جتنی بھی شروحات منظر عام پر آئیں وہ عبارت سے خالی تھیں ان میں صرف حل لغات اور ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا تھا، بعض میں ترجمہ تھا اور بعض میں ترجمہ اور کچھ حل لغات تھیں اور عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے کا مسئلہ ابھی بھی باقی تھا جس کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی اور برابر اس میں دشواریوں کا سلسلہ چلتا رہا۔

ناچیز راقم الحروف بھی اس دور سے گزر چکا تھا اور اس کی تلافی کا پہلو سوچ رہا تھا اچانک ذہن میں خیال آیا کہ میں بھی اس میدان میں کچھ خامہ فرسائی کروں اور ایک نئی طرز کی شرح منظر عام پر لائی جائے جس سے طلبہ اور اساتذہ کو عبارت خوانی میں آسانیاں میسر آئیں۔

چنانچہ مجانی الادب کی شرح بنام ''**معارف الادب**'' لکھی جس کا اسلوب یہ ہے کہ سب سے پہلے عربی عبارتیں لکھ کر انھیں اعراب سے مزین کیا گیا ہے پھر وافر مقدار میں حل لغات لکھی ہیں اور حل لغات میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے عبارت میں موجود لفظ کا اصل معنی لکھ کر اس کا مصدر اور باب بھی لکھا گیا ہے اور باب کے آخر میں فعل یا اسم کا مادہ، ہفت اقسام یعنی صحیح، مثال، لفیف، ناقص، مہموز، اجوف اور مضاعف کو بھی سپرد قرطاس کیا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد عربی عبارت کا ترجمہ لکھا گیا ہے اور ہفت اقسام میں سے کیا ہے اسے بریکٹ میں لکھا گیا ہے مثلاً اُخْرُجْ فعل امر واحد مذکر حاضر تو نکل (ن) (مادہ خرج، صحیح)۔ یا وَجَدتُّ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے پایا، وَجَدَ (ض) وُجُودًا

پانا(مادہ وجد معتل فا واوی)۔اور ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں معنی، باب اور مادہ اور ہفت اقسام میں کون ہے اسے بھی درج کر دیا گیا ہے اور بعض مقامات پر مصادر بھی ذکر کر دئے گیے ہیں، سابقہ شروحات میں کتاب کے مقدمہ کا ترجمہ نہیں تھا اس میں عبارت کو اعراب سے مزین کر کے حل لغات کے ساتھ مقدمہ کا بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

مجانی الادب کا نسخہ اغلاط سے پُر ایک زمانے سے اسی طرح چھپتا آرہا ہے اور اس کے اغلاط کی تصحیح کی طرف کسی نے بھی پیش قدمی نہیں کی اس کتاب میں ان اغلاط کی تصحیح کرنے کی بھی کوشش کی ہے: مثال کے طور پر ص:۱۵ پر عبارت "إِذَا عَدَلَ السُّلطَانُ لَمْ يَحْتَجْ أَمِ الْعَدْلُ" تھی جو خطا سے خالی نہیں تھی اس کی جگہ درست عبارت "أَيُّهُمَا أَفْضَلُ لِلْمُلُوْكِ اَلشُّجَاعَةُ أَمِ الْعَدْلُ" لکھی گئی ہے، اسی طرح ص:۱۴ پر عبارت تھی "عَثَرَ بِرَجُلٍ" جس کا ترجمہ تھا آگاہ ہوا، جبکہ عَثَرَ کا صلہ علیٰ ہو تب یہ معنی ہوتا ہے اس لیے با ہٹا کر علیٰ لکھ دیا گیا ہے۔

مادہ کے ساتھ معتل فا، معتل عین، معتل لام، یانئ اصطلاح مثال واوی یا یائی، اجوف واوی یا یائی، ناقص واوی یا یائی لکھا ہے اس لیے ہو سکتا ہے کہ بعض احباب کو اسے سمجھنے میں دشواری ہو اس لیے اگلے صفحات میں ہفت اقسام کی تعریفیں مثالوں کے ساتھ لکھ دی ہیں۔

اخیر میں ان تمام احباب اور بزرگوں کا تہ دل سے شکر گزرا ہوں جنھوں نے اس کتاب کو طباعت کے مرحلہ تک پہنچانے میں قدم قدم پر میری مدد فرمائی جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مفتی شمشیر علی مصباحی گجرات۔ مفتی محمد واصف رضا مرکزی، امریا سید پور بریلی شریف، مفتی حسن عالم مصباحی مرادآباد، حضرت علامہ مولانا فہیم مصباحی، افضل پور ضلع مرادآباد، اساتذۂ تعلیم القرآن بھوج پور مرادآباد یوپی، حضرت علامہ مولانا شمیم اختر سعدی صاحب پیپل سانوی مرادآباد، حضرت مفتی ناظر القادری مصباحی اساتذۂ جامعہ قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم، بھوج پور مرادآباد یوپی، حضرت علامہ مولانا عباس صاحب قبلہ، استاذ مدرسہ فیض العلوم سنبھل۔ مدرسہ بشیر العلوم بھوج پور میں زیر تعلیم جماعت رابعہ کے ہونہار اور با صلاحیت طلبہ، مولانا ظہیر عالم اٹائن، مرادآباد، مولانا عبد المبین، مولانا محمد اعظم، مولانا صدام کا بھی بے حد ممنون و مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب کی نظر ثانی اور پروف ریڈنگ میں

میری بھرپور مدد فرمائی۔

شرح کی ضخامت تین سو صفحات سے متجاوز ہوتی ہے لیکن طلبہ کی ضرورت کے تحت صرف ص:۵۵" **الباب السابع فی الفکاهات** "تک ہی شرح کو منظر عام پر لایا جارہا ہے، جس کی طباعت کی ذمہ داری قادری کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ نو محلہ، بریلی شریف نے لی ہے، اگر کوئی اسلامی بھائی پوری کتاب ایک ساتھ یا دو حصوں میں چھپوانے کے خواہش مند ہوں تو وہ ہم سے رابطہ کریں۔

اللہ تعالی اس کتاب کو طباعت کے مرحلہ تک پہنچانے والے ان تمام حضرات کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور کتاب کو مقبول بین الطلاب والعلماء بنائے۔

انسان خطا سے مرکب ہے اس کتاب کی تصویب، نظر ثانی اور پروف ریڈنگ میں گہری نظر کی گئی ہے پھر بھی یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ کتاب ہر طرح کی اغلاط سے پاک وصاف ہے اور مجھے اس علم میں اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا حد درجہ اعتراف ہے اس لیے اگر کسی طرح کی کوئی لفظی یا معنوی غلطی پائیں تو ہمیں مطلع فرمائیں ہم بسرو چشم تسلیم کریں گے اور آئندہ اڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

محمد گل ریز رضا مصباحی
مدناپور، شیش گڑھ، بہیڑی، بریلی شریف یوپی
۱۴/ شوال المکرم، ۱۴۳۷ھ
۲۰/ جولائی ۲۰۱۶ء بروز بدھ

ہفت اقسام کا بیان

حروف صحیحہ اور **حروف علت** کے اعتبار سے کلمہ کی سات قسمیں شمار کی جاتی ہیں جنہیں " **ہفت اقسام** " کہتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)صحیح (۲)مہموز (۳)مضاعف (۴)مثال (۵)اجوف (۶)ناقص (۷)لفیف۔

فائدہ: الف ،واؤاور یاء کو"حروف علت"اور ان کے علاوہ باقی تمام حروف تہجی کو"حروف صحیحہ"کہتے ہیں

صحیح: وہ کلمہ جس کا کوئی حرف اصلی نہ حرفِ علت ہو نہ ہمزہ ہواور نہ اس میں ایک جنس کے دو حروف ہوں۔ جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا) کِتَابٌ (کتاب)

مہموز: وہ کلمہ جسکا کوئی حرفِ اصلی ہمزہ ہو۔

تنبیہ: اگر ہمزہ فاء کلمہ میں ہو تو اُسے "مہموزالفاء"، عین کلمہ میں ہو تو "**مہموز العین**" اور لام کلمہ میں ہو تو اُسے "**مہموز اللام**" کہتے ہیں۔ جیسے: أَكْلٌ (کھانا) رَأْسٌ (سر) قَرَأَ (اس نے پڑھا)

مضاعف: وہ کلمہ جس میں دو حروفِ اصلیہ ایک جنس کے ہوں۔ جیسے: مَدٌّ (کھینچنا)۔(یہ اصل میں مَدَدٌ تھا۔)

تنبیہ: وہ کلمہ اگر ثلاثی ہو تو اُسے "مضاعف ثلاثی" اوراگر رباعی ہو تو اُسے "مضاعف رباعی" کہتے ہیں۔ فَرٌّ (بھاگنا) غَرْغَرَةٌ (غرغرہ کرنا)۔

مثال: وہ کلمہ جس کا فاء کلمہ حرفِ علت ہو۔ اِسے "مُعْتَلُّ الْفَاء" بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ: اگر فاء کلمہ میں واقع ہونے والا حرفِ علت "واؤ" ہو تو اس کلمہ کو "مثال واوی" اوراگر "یاء" ہو تو اُسے "مثال یائی" کہتے ہیں۔ جیسے وَعْظٌ (نصیحت کرنا) یَتِمٌ (یتیم ہونا)۔

اجوف: وہ کلمہ جس کا عین کلمہ حرف علت ہو۔ اِسے "مُعَتَلُّ الْعَيْن" بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ: اگر عین کلمہ میں واقع ہونے والا حرف علت "واؤ" ہو تو اس کلمہ کو" اجوف واوی" اوراگر "یاء" ہو تو اُسے "اجوف یائی" کہتے ہیں۔ جیسے: صَوْمٌ (روزہ رکھنا) غَيْبٌ (غائب ہونا)۔

ناقص: وہ کلمہ جس کا لام کلمہ حرف علت ہو۔اِسے "مُعَتَلُّ اللَّام" بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ: اگر لام کلمہ میں واقع ہونے والا حرف علت "واؤ" ہو تو اس کلمہ کو" ناقص واوی" اور اگر "یاء" ہو تو اسے "ناقص یائی" کہتے ہیں جیسے عَفْوٌ (معاف کرنا) مَشْیٌ (چلنا)۔

لفیف: وہ کلمہ جس کے حروف اصلیہ میں دو حروف علت ہوں ۔جیسے طَیٌّ (لپیٹنا) وَلْیٌ (قریب ہونا)۔

تنبیہ: اگر کلمہ میں دونوں حروف علت ملے ہوئے ہوں تو اس کلمہ کو" لفیف مقرون" اور اگر ملے ہوئے نہ ہوں بلکہ درمیان میں کوئی حرف صحیح ہو تو اسے "لفیف مفروق" کہتے ہیں۔جیسے مذکورہ مثالیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُقَدَّمَةٌ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ کُتَبَ الأَدَبِ رَیْحَانَةَ أَرْوَاحِ الْمُطَالِعِیْنَ وَ نُوْرًا یَسْتَضِیْئُ بِہٖ أَذْھَانُ الطَّلَبَةِ الدَّارِسِیْنَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَنَقُوْلُ إِنَّنَا لَمَّا رَأَیْنَا المُتَأَدِّبِیْنَ مِنْ أَحْدَاثِ الطُّلَّابِ الْمُوْلِعِیْنَ بِمُطَالَعَةِ تَالِیْفِ الْمَشَاھِیْرِ مِنْ قُدَمَاءِ الْکُتَّابِ یَأسَفُوْنَ عَلٰی أَنَّ الْمَدَارِسَ الْعَرَبِیَّةَ یَعْدَمُھَا کِتَابٌ فِی الأَدَبِ جَامِعٌ لِطَبَقَاتِ الأَنْفَاسِ ضَامٌّ مِنْ لَطَائِفِ الْکَلَامِ وَ قِصَّةٌ تَتَحَلّٰی بِسُنَّةِ الْفُضَلَاءِ ثُمَّ رَأَیْنَا أَنْ نَجْمَعَ مِنْ کُتُبِ الْقُدَمَاءِ کُلَّ مَعْنیً إِلٰی مَا یُضَاھِیْہِ وَھِیَ طَرِیْقَةٌ مُبْتَکِرَةٌ لَمْ یَسْلُکْھَا قَبْلَنَا مِنْ أَھْلِ الْمَجَامِیْعِ نِعْمَ غَایَةُ مَا فَعَلُوا أَنَّھُمْ بَوَّبُوا لِلمَطَالِبِ الدَّائِرَةِ بَیْنَ الأَنَامِ.

ذٰلِکَ وَلَمَّا کَانَ مَجْمُوْعٌ مِنْ أَضْرَابِ ھٰذَا یَسْتَلْزِمُ الإِحَاطَةَ بِمُعْظَمِ کُتُبِ الْقُدَمَاءِ إِسْتَجْلَبْنَا کُلَّ مَالَمْ نَجِدْ فِیْ خِزَانَةِ کُتُبِ مَدْرَسَتِنَا الْکُلِّیَّةِ مِنَ الْمُؤَلِّفَاتِ الْأَدَبِیَّةِ فَصَرَفْنَا الْعِنَایَةَ إِلٰی ذَلِکَ مِنَ الزَّمَانِ مُدَّةً نُسَرِّحُ نَظْرَ الإِخْتِیَارِ فِی کُلِّ سِفْرٍ مِنَ الأَسْفَارِ فَلَمَّا تَخَیَّرْنَا أَعْطَرَ الْأَزْھَارِ وَ أَوْدَعْنَاھَا ھٰذَاالْمَجْمُوْعَ فَرَأَیْنَاہُ کَالنَّخْلَةِ الْکَرِیْمَةِ سَمَّیْنَاہُ **بِمَجَانِی الأَدَبِ فِیْ حَدَائِقِ الْعَرَبِ** وَ إِذَا کَانَتِ النِّیَّةُ مُنْعَقِدَةً عَلٰی جَعْلِہٖ کَنَمُوْذَجٍ لِمَنْ أَرَادَ مَنَاعَةَ الإِنْشَاءِ وَلِھٰذَاالْغَرْضِ قَسَمْنَا کُلَّ جُزْءٍ إِلٰی أَبْوَابٍ یَلِجُ مِنْھَا إِلَی الْمُرَادِ أُوْلُواالْأَلْبَابِ وَجَعَلْنَا تَحْتَ کُلِّ بَابٍ فُصُوْلًا فِیْ أَھَمِّ مَاتَدُوْرُ عَلَیْہِ الْمُرَاسَلَاتُ وَتَجْرِیْ بِہِ الأَلْسِنَةُ فِی الْمُخَاطَبَاتِ.

حل لغات: رَیْحَانَةٌ: گلدستہ (مادہ روح ،مثل عین واوی). رَیْحَانٌ: ہر ایک خوشبودار پودہ ،جمع رَیَاحِیْنُ. مُطَالِعِیْنَ :اسم فاعل جمع مذکر پڑھنے والا، (مفاعلت) (مادہ طلع ،صحیح). أَحْدَاثٌ :جمع قلت ،نوعمر، جوان، واحد حَدَثٌ . مُوْلِعِیْنَ :دلدادہ ،فریفتہ ، اسم فاعل، (س) (مادہ ولع ،مثال واوی)۔مَشَاھِیْرُ: جمع منتہی الجموع شہرت یافتہ، واحد مَشْھُوْرٌ

(مادہ شھر صحیح)۔ یَأسَفُوْنَ :مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ افسوس کرتے ہیں ،أَسِفَ (س) أَسَفًا افسوس کرنا (مادہ أسف، مہموز فا).طَبَقَاتٌ:جمع مؤنث سالم، درجوں، حالتوں، واحد طَبَقَةٌ . ضَامٌّ :اسم فاعل،سمیٹنے والا ،یکجا کرنے والا ، (ن) (مادہ ضمم ،مضاعف ثلاثی) ۔لَطَائِفُ: نکتہ جس سے انبساط پیدا ہو،واحد لَطِیْفَةٌ (مادہ لطف صحیح جمع منتھی الجموع)اَلسُّنَّةُ : خصلت، طریقہ،جمع سُنَنٌ۔یُضَاهِي : مضارع معروف واحد مذکر غائب مشابہ ہوتا ہے،(مفاعلت)(مادہ ضھی ناقص یائی) مُبْتَكِرَةٌ:اسم فاعل نیا ،(افتعال)(مادہ بکر صحیح)۔مَجَامِيْعُ :جمع منتہی الجموع،غیر منصرف، ہر وہ کتاب جس میں مختلف چیزیں جمع کی گئیں ہوں جیسے اشعار ،قصص وغیرہ،واحد مَجْمُوْعٌ (مادہ جمع صحیح،). دَائِرَةٌ:حلقہ ، علاقہ،جمع دَوَائِرُ (مادہ دور اجوف واوی) .اَنَامٌ: مخلوق(مادہ أنم اسم جمع،اسم جمع وہ ہے جو جمع کا معنی دے اور اسی مادے سے اس کے لیے کوئی مفرد نہ ہو). اِسْتَجْلَبْنَا: ماضی معروف جمع متکلّم ہم لائے ، ہم نے حاصل کیا، (استفعال)(مادہ جلب صحیح)۔صَرَفْنَا:ماضی معروف جمع متکلّم ہم نے پھیر لیا، صَرَفَ (ض) صَرْفًا پھیرنا(مادہ صرف صحیح).أَعْطَرُ:اسم تفضیل(س)زیادہ خوشبو والا۔أَوْدَعْنَا:ماضی معروف جمع متکلّم،ہم نے امانت رکھدیا،(افعال)(مادہ ودع مثال واوی)۔مَنَاعَةٌ:قوی ہونا،مصدر (ک)(مادہ منع صحیح)۔یَلِجُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ داخل ہوتا ہے ، پہونچتا ہے،وَلَجَ (ض)وَلَجًا داخل ہونا(مادہ ولج مثال واوی).أُوْلُوْ الأَلْبَابِ:عقل والے لوگ . مُرَاسَلَاتٌ(جمع مؤنث سالم)خط وکتابت،نامہ نگاری ،واحد مَرَاسَلَةٌ . اَلْسِنَةٌ:زبان ، واحد لِسَانٌ.

فائدہ:(۱)- مَجَانِيْ مَجْنیٰ کی جمع ہے مادہ'' ج ن ی'' معنی چننا ہے صرف کے اعتبار سے اسم ظرف ہے اور نحو کے اعتبار سے اسم منقوص،جمع منتھی الجموع بروزن مَسَاجِدُ ہے۔

فائدہ:(۲)-اسم منقوص کی یاتین حالتوں میں لکھی جاتی ہے۔

(۱)-جب معرف باللام ہو جیسے:قُرِءَ اَلْمَجَانِي مِنْ جَدِيدٍ .

(۲)-جب کسی اسم کی طرف اضافت کی جائے۔جیسے:هٰذَا مَجَانِي الادب

(۳)-جب نصب کی حالت ہو۔جیسے:قَرَأْتُ مَجَانِيًا مِنَ الأَدَبِ.

فائدہ:(۳)ان تینوں حالتوں کے علاوہ اسم منقوص کی یا نہیں لکھی جاتی ہے
نوٹ:اسم منقوص کی یا صرف حالت نصبی ہی میں پڑھی جاتی ہے۔

مقدمہ

ترجمہ:- تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لیے جس نے ادب کی کتابوں کو مطالعہ کرنے والوں کی روح کا گلدستہ اور ایسا نور بنایا جس سے پڑھنے والے طلبہ کے ذہن روشن ہوجائیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد!ہم کہتے ہیں کہ جب ہم قدیم قلم کاروں کی مشہور کتابوں کے مطالعہ کے دلدادہ ادب سیکھنے والے نوعمر طلبہ کو دیکھتے ہیں،تو وہ اس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ عربی مدارس ادب کی ایسی کتاب سے خالی ہیں جو سارے لوگوں کے لیے جامع ہو،کلام کی خوبیوں کو سمیٹنے والی ہو،اور ایسے واقعہ والی ہو جو عمدہ لوگوں کے طریقہ سے آراستہ ہو،پھر ہم نے خیال کیا کہ قدیم لوگوں کی کتابوں سے ہر مشابہ مفہوم کو جمع کرلیں اور یہ نیا طریقہ ہے جس کو ہم سے پہلے جمع کرنے والوں نے نہیں کیا ،کیا ہی اچھا مقصد ہے جو انھوں نے کیا۔ اللہ تعالی انہیں بدلہ عطا فرمائے۔کہ ان مطالب و مفاہیم کو باب در باب کردیا جو لوگوں کے درمیان رائج تھے۔

اور(یہ اس لیے بھی نیا طریقہ ہے)کہ اس طرح کا یہ مجموعہ قدیم لوگوں کی بڑی بڑی کتابوں پر مشتمل ہے تو ہم نے وہ تمام چیزیں جمع کرلیں جن کو آپ نے ادبی مصنفین کے کالج کی کتابوں میں نہیں پایا تو ہم نے ایک زمانے تک ان تمام بڑی بڑی کتابوں میں چھان بین کی نظر سے نظر دوڑائی اور جب ہم نے سب سے خوشبو والے پھول کو چن لیا اور اس مجموعہ کو امانت کے طور پر رکھدیا اور اس کو عمدہ کھجور کے درخت کی طرح پایا،تو ہم نے اس کا نام ”مجانی الادب من حدائق العرب “(عرب کے باغات سے چنا ہوا میوہ) رکھا اور جب کہ نیت اس کو نمونہ بنانے کے طور پر منعقد ہوگی اس شخص کے لیے جو انشا پردازی کی قوت کا ارادہ کرے اور اسی غرض سے ہم نے ہر جز کو چند ابواب میں تقسیم کردیا ہے جس سے عقل والے مراد کو پہنچ سکتے ہیں اور ہم نے ہر باب کے تحت ان اہم فصلوں کو رکھا ہے جن میں نامہ نگاری ہوتی ہے اور جن کے ذریعہ بات چیت ہوتی ہے۔

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ
فِی التَّدَیُّنِ وَالتَّقْویٰ
اِعْتِقَادُ وُجُوْدِ اللّٰہ تَعَالٰی

(۱) اِعْلَمْ أَیُّهَاالإِنْسَانُ أَنَّکَ مَخْلُوْقٌ وَلَکَ خَالِقٌ وَهُوَ خَالِقُ الْعَالَمِ وَجَمِیْعِ مَا فِی الْعَالَمِ وَ أَنَّهٗ وَاحِدٌ،کَانَ فِی الْأَزَلِ وَلَیْسَ لِکَوْنِهٖ زَوَالٌ، وَ یَکُوْنُ مَعَ الْأَبَدِ وَ لَیْسَ لِبَقَائِهٖ فَنَاءٌ، وُجُوْدُهٗ فِی الأَزَلِ وَالْأَبَدِ وَاجِبٌ وَمَا لِلْعَدَمِ إِلَیْهِ سَبِیْلٌ وَهُوَ مَوْجُوْدٌ بِذَاتِهٖ،کُلُّ أَحَدٍ اِلَیْهِ مُحْتَاجٌ وَ لَیْسَ لَهٗ إِلَی أَحَدٍ اِحْتِیَاجٌ وُجُوْدُهٗ بِهٖ وَوُجُوْدُ کُلِّ شَیْءٍ بِهٖ. (للغزالی)

حل لغات:- بَابٌ:کتاب کا باب ،جمع اَبْوَابٌ (مادہ بوبٌ اجوف واوی)۔اَلأَوَّلُ: پہلا، مؤنث اُوْلیٰ جمع اُوَلٌ وَاُوْلَیَاتٌ (الاوّلُ صفت کی حالت میں غیر منصرف ہوتا ہے اس کے علاوہ میں منصرف ہوتا ہے)اَلتَّدَیُّنُ:دینداری،مصدر(تفعّل)(مادہ دین اجوف یائی) ۔اَلتَّقْویٰ اللہ کا خوف، پرہیزگاری۔(تَقْویٰ:اسم مصدر از وَقیٰ یَقِیْ وِقَایَةً اصل میں وَقْیَا تھا اور یہ (ض) سے ہے واؤ فاکلمہ تاء ہوگیا اور یا واؤ ہوگئ تَقْویٰ ہو گیا اس میں قاعدہ ۲۶ جاری ہے)۔اِعْتِقَادٌ: یقین مصدر از باب افتعال (مادہ عقد صحیح) ۔ عَلِمَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب؛اس نے جانا،عَلِمَ(س) عِلْمًا جاننا(مادہ علم صحیح) ۔ اَلْإِنْسَانُ :انسان۔مَخْلُوْقٌ: پیدا کیا ہوا،اسم مفعول،خَلَقَ (ن) خَلْقًا پیدا کرنا (مادہ خلق صحیح)۔أَزَلُ: وہ زمانہ جس کے لیے ابتدا نہ ہو۔اَبَدٌ: وہ زمانہ جس کے لیے انتہا نہ ہو۔ کَوْنٌ(اجوف واوی):وجود، مصدر، (ن) سَبِیْلٌ: راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ شَیْءٌ، چیز،جمع اَشْیَاءُ غیر منصرف (مادہ شیء مہموز لام اجوف یائی)۔مُحْتَاجٌ: (قاعدہ(۷) جاری ہے)حاجت مند،اسم فاعل، مفعول(افتعال)(مادہ حوج اجوف واوی)۔

فائدہ: (۱)۔معرف باللام کو أَیُّ کے بعد صفت بنایا جائے۔

(۲)معرف باللام کو بدل قرار دیا جاے۔

(۳)معرف باللام کو عطف بیان قرار دیا جاے ،تینوں کی مثال ”أَیُّهَاالإِنْسَانُ“ کافیۃ النحو ص:۱۶۹

پہلا باب دین داری اور پرہیزگاری کے بیان میں
اللہ تعالیٰ کے وجود کے اعتقاد کا بیان

(۱) ترجمہ: ۔اے انسان جان لے، کہ تو پیدا کیا گیا ہے، اور تجھے کوئی پیدا کرنے والا ہے، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے، اور وہ ایک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے، اور اُس کے وجود کے لیے زوال نہیں، اور وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کی بقا کے لیے فنا ہونا نہیں، اس کا وجود ازل اور ابد میں ضروری ہے، اور عدم کو اس کی طرف کوئی راہ نہیں، اور وہ خود سے موجود ہے اور ہر کوئی اس کا محتاج ہے، اور اسے کسی کی حاجت نہیں، اس کا وجود اسی سے ہے، اور ہر چیز کا وجود اسی سے ہے۔

قُدْرَةُ اللّٰهِ

(۲) إِنَّهٗ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَ إِنَّ قُدْرَتَهٗ وَمُلْكَهٗ فِيْ نِهَايَةِ الْكَمَالِ وَلَا سَبِيْلَ إِلَيْهِ لِلْعَجْزِ وَالنُّقْصَانِ، وَإِنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ فِيْ قَبْضَتِهٖ وَقُدْرَتِهٖ وَتَحْتَ قَهْرِهٖ وَتَسْخِيْرِهٖ وَمَشِيْئَتِهٖ وَهُوَمَالِكُ المُلْكِ لَامُلْكَ إِلَّا مُلْكُهٗ. (الغزالی)

حل لغات: ۔قُدْرَةٌ: طاقت، اختیار (ض)۔اَلْكَمَالُ: مصدر، مکمل ہونا، كَمُلَ (ک) كَمَالًا پورا ہونا (مادہ کمل، صحیح)۔مُلْكٌ: حکومت، اقتدار، جمع تکسیر اَمْلَاكٌ ۔اَلْعَجْزُ: طاقت نہ رکھنا، مصدر (ض)۔قَهْرٌ: زیر کرنا، مغلوب بنانا، مصدر (ف) (مادہ قهر صحیح) ۔ تَسْخِيْرٌ: تابع فرمان کرنا، مغلوب کرنا، مصدر (تفعیل) (مادہ سَخَر صحیح)۔مَشِيْئَةٌ: چاہنا، ارادہ کرنا، مصدر شَاءَ (ف) شَيْئًا ارادہ کرنا (مادہ شَيء اجوف یائی و مہموز لام)۔ سَمَاءٌ: آسمان، جمع سَمٰوٰتٌ.

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان

(۲)۔ترجمہ: ۔بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور بلاشبہ اس کا ملک اور اس کی قدرت انتہائی کامل ہے، عاجزی اور کمی کو اس کی طرف راہ نہیں، اور بلاشبہ ساتوں آسمان اس کے قبضۂ اختیار میں ہیں، اس کے غلبہ اس کے اختیار اور اس کی مشیئت کے تحت ہیں، اور وہ تمام ملک کا بادشاہ ہے، اور اس کی بادشاہت کے علاوہ کسی کی بادشاہت نہیں۔

عِلْمُ اللهِ

(٣) إِنَّهٗ تَعَالیٰ عَالِمٌ بِکُلِّ مَعْلُوْمٍ وَ عِلْمُهٗ مُحِیْطٌ بِکُلِّ شَیْءٍ، وَ لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْعُلیٰ إِلیٰ الثَّرٰی إِلَّا وَ قَدْ أَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ، لِأَنَّ الأَشْیَاءَ بِعِلْمِهٖ ظَهَرَتْ وَ بِقُدْرَتِهٖ إِنْتَشَرَتْ، وَ إِنَّهٗ تَعَالیٰ یَعْلَمُ عَدَدَ الرِّمَالِ وَ الْقِفَارِ وَ قَطْرَاتِ الأَمْطَارِ وَ وَرَقِ الأَشْجَارِ. وَ غَوَامِضُ الأَفْکَارِ وَ ذَرَّاتُ الرِّیَاحِ وَ الْهَوَاءِ فِیْ عِلْمِهٖ ظَاهِرَةٌ مِثْلَ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ. (وله)

قَالَ الْبَرْعِیْ .

یَرٰی حَرَکَاتِ النَّمْلِ فِیْ ظُلَمِ الدُّجیٰ — وَلَمْ یَخْفَ إِعْلَانٌ عَلَیْهِ وَ أَسْرَارُ

وَ یُحْصِیْ عَدِیْدَ النَّمْلِ وَ الْقَطْرِ وَ الْحَصیٰ — وَمَا اشْتَمَلَتْ بَحْرٌ عَلَیْهِ وَ أَنْهَارُ

حل لغات: مُحِیْطٌ: اسم فاعل گھیرنے والا، أَحَاطَ (افعال) إِحَاطَةً گھیرنا (مادہ حوط ،اجوف واوی)۔ تَعَالیٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ بلند ہوا، تَعَالیٰ (تفاعل) تَعَالٍ، بلند ہونا (مادہ علو، ناقص واوی)۔ مَعْلُوْمٌ: اسم مفعول جانا ہوا (س) إِنْتَشَرَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ پھیلی، إِنْتَشَرَ (افتعال) إِنْتِشَارًا پھیلنا (مادہ نشر صحیح)۔ أَلْعُلیٰ : بلندی ۔ أَلثَّرٰی : پستی جمع أَثْرَاءُ۔ عَدَدٌ: گنتی، تعداد۔ جمع أَعْدَادٌ۔ رِمَالٌ: ریت کے ذرے واحد رَمْلٌ۔ قِفَارٌ: چٹیل میدان، واحد قَفْرٌ۔ قَطْرَاتٌ: بارش کے قطرے، واحد قَطْرَةٌ۔ أَمْطَارٌ: بارش، واحد مَطَرٌ۔ وَرَقٌ: پتا، جمع أَوْرَاقٌ بروزن افعال جمع قلت۔ أَشْجَارٌ: درخت، واحد شَجَرٌ۔ غَوَامِضُ: باریکیاں غیر منصرف جمع منتہی الجموع، واحد، غَامِضٌ۔ أَفْکَارٌ: فکر، سوچ، واحد، فِکْرٌ۔ ذَرَّةٌ: ذرہ، جمع ذَرَّاتٌ ۔ أَلرِّیَاحُ: ہوا، واحد رِیْحٌ ۔ اَلْهَوَاءُ: فضاء، آسمانی آندھی ، جمع أَهْوِیَةٌ ۔ نُجُوْمٌ: ستارے، واحد نَجْمٌ ۔ یَرٰی: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دیکھتا ہے، رَأَیَ (ف) رُؤْیَةً دیکھنا (مادہ رأي مہموز عین و ناقص یائی)۔ اَلنَّمْلُ: چیونٹیاں، واحد نَمْلَةٌ۔ لَمْ یَخْفَ: واحد مذکر غائب، مضارع معروف مجزوم بلم، وہ پوشیدہ نہیں ہوا، خَفِیَ (س) خَفَاءً وَ خُفْیَةً پوشیدہ ہونا (مادہ خفي ناقص یائی۔ دُجیٰ: تاریک رات، واحد دُجْیَةٌ۔ ظُلَم: اندھیرے، تاریکیاں، واحد، ظُلْمَةٌ ۔ یُحْصِیْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ شمار کرتا ہے، أَحْصیٰ (افعال) إِحْصَاءً، شمار کرنا (مادہ حصي ناقص یائی)

حَصیٰ: کنکریاں،واحد حَصَاۃٌ ۔بَحْرٌ: سمندر،جمع بُحُوْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے علم کا بیان

(۳) ترجمہ: - بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جانتا ہے جسے جانا جا سکتا ہے،اور اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے،اور بلندی سے پستی تک کوئی ایسی چیز نہیں جسے اس کا علم گھیرے ہوئے نہ ہو،اس لیے کہ تمام چیزیں اسی کے علم سے ظاہر ہوئیں اور اسی کی قدرت سے پھیلیں،اور بے شک اللہ تعالیٰ ریت کے ذروں،چٹیل میدانوں،بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو جانتا ہے،اورافکار وخیالات کی باریکیاں اور ہواؤں اور فضاؤں کے ذرات اس کے علم میں آسمانوں کے ستاروں کی طرح ظاہر ہیں۔

برعی شاعر نے کہا:

(۱)-وہ اندھیری رات کی تاریکیوں میں چیونٹیوں کی حرکتوں کو دیکھتا ہے،اور کوئی ظاہر یا چھپی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۲)-وہ چیونٹیوں، بارش کے قطروں اور کنکریوں کی تعداد کو جانتا ہے اور ان چیزوں کو (بھی جانتا ہے)جن پر سمندر اور دریا مشتمل ہیں۔

حِکْمَۃُ اللہِ وَتَدْبِیْرُہٗ

(۴) لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ قَلِیْلٍ اَوْکَثِیْرٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍزِ یَادَۃٍ اَوْ نُقْصَانٍ رَاحَۃٍ وَّ نُصُبٍ صِحَۃٍ اَوْ وَصَبٍ إِلَّا بِحِکْمَتِہٖ وَ تَدْبِیْرِہٖ وَ مَشِیْئَتِہٖ ،وَلَوِاجْتَمَعَ الْبَشَرُ وَالمَلَائِکَۃُ وَالشَّیَاطِیْنُ عَلیٰ أَنْ یُحَرِّکُوْا فِی الْعَالَمِ ذَرَّۃً أَوْ یُسَکِّنُوْھَاأَوْ یُنَقِّصُوْھَا أَوْیَزِ یْدُوْافِیْھَا بِغَیْرِ إِرَادَتِہٖ وَ حَوْلِہٖ وَ قُوَّتِہٖ لَعَجَزُوْا عَنْ ذٰالِكَ وَلَمْ یَقْدِرُوْا،مَا شَاءَ کَانَ وَمَا لَا یَشَاءُ لَا یَکُوْنُ،وَلَا یَرُدُّ مَشِیْئَتَہٗ شَیْءٌ،وَمَھْمَا کَانَ یَکُوْنُ فَإِنَّہٗ بِتَدْبِیْرِہٖ وَ أَمْرِہٖ وَ تَسْخِیْرِہٖ. (للغزالی)

حل لغات:- حِکْمَۃٌ: دانائی،جمع حِکَمٌ(مادہ حکم صحیح). تَدْبِیْرٌ: انتظام کرنا،مصدر(مادہ دبر صحیح)۔صَغِیْرٌ: چھوٹا،جمع صِغَارٌ(مادہ صغر ،صحیح)۔کَبِیْرٌ: بڑا،جمع:کِبَارٌ (مادہ کبر ،صحیح)۔نُقْصَانٌ: کم ہونا،مصدر(ن)(مادہ نقص ،صحیح)۔رَاحۃٌ:

آرام(مادہ روح، اجوف واوی)۔ نُصُبٌ: تکلیف، مصیبت، جمع: أَنْصَابٌ (مادہ نصب، صحیح)۔وَصَبٌ: بیماری، جمع:أَوْصَابٌ (مادہ وصب، مثال واوی)۔ مَشِيْئَةٌ: چاہنا، مصدر (ف)(مادہ شی ء ،اجوف یائی و مہموز لام)۔يُسَكِّنُ: مضارع معروف جمع مذکر غائب، وہ لوگ ساکن کرتے ہیں۔(تفعیل)(مادہ سکن، صحیح)۔يُنَقِّصُوْا: مضارع معروف جمع مذکر غائب: وہ لوگ گھٹاتے ہیں(تفعیل)(مادہ نقص، صحیح)۔مَلٰئِكَةٌ: فرشتے، واحد مَلَكٌ۔شَيَاطِيْنُ: جمع، واحد شَيْطَانٌ(مادہ شطن، صحیح)۔حَوْلٌ: طاقت، مصدر (ن)(مادہ حول، اجوف واوی)۔عَجَزَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب: وہ قادر نہ ہو عَجَزَ (ض) عَجْزًا : قادر نہ ہونا(مادہ عجز، صحیح)۔لَمْ يَقْدِرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم بلم : انھوں نے طاقت نہ رکھی، قَدَرَ (ض) قَدْرًا: قادر ہونا (مادہ قدر، صحیح)۔ أَمْرٌ : حکم، جمع أَوَامِرُ۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی تدبیر کا بیان:

(۴)۔ترجمہ: کم ہو یا زیادہ، چھوٹی ہو یا بڑی، آرام دہ ہو، یا تکلیف دہ، صحت یا مرض کوئی چیز نہیں ہے مگر اس (اللہ) کی حکمت اور اس کی تدبیر اور اس کے ارادے سے، اور اگر تمام انسان فرشتے اور شیاطین اکٹھا ہو جائیں اس بات پر کہ دنیا میں کوئی ذرہ ہلا دیں یا اس کو ساکن کر دیں یا اس میں سے کچھ کم کر دیں یا اس میں کچھ زیادہ کر دیں بغیر اس کے ارادے اور طاقت وقوت کے تو یقیناً وہ سب اس سے عاجز ہوں گے اور (اس پر) قادر نہ ہوں گے، جو اس نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہتا ہے نہیں ہوتا ہے، اس کے ارادے کو کوئی چیز بدل نہیں سکتی، جو بھی ہوا اور ہوگا تو وہ اسی کی تدبیر اور اسی کے حکم اور اس کے اختیار سے ہے۔

تَقْوَى اللهِ

(۵) قَالَ الْبُسْتِيْ:

وَاشْدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ اللهِ مُعْتَصِمًا   فَإِنَّهُ الرُّكْنُ إِنْ خَانَتْكَ أَرْكَانُ

وَقَالَ إِبْنُ الْوَرْدِيْ:

وَاتَّقِ اللهَ فَتَقْوَى اللهِ مَا   جَاوَرَتْ قَلْبَ امْرِءٍ إِلَّا وَصَلُ

لَيْسَ مَنْ يَقْطَعُ طُرُقًا بَطَلًا   إِنَّمَا مَنْ يَتَّقِی اللّٰهَ الْبَطَلُ

(۶) قَالَ إِبْنُ عِمْرَانَ:

وَسَلِ الإِلٰهَ وَلُذْ بِهٖ لَا تَنْسَهٗ   فَاللّٰهُ يَذْكُرُ عَبْدَهٗ إِنْ يَذْكُرُهٗ

(۷) وَقَالَ غَيْرُهٗ:

لَا تَجْعَلَنَّ الْمَالَ كَسْبَكَ مُفْرَدًا   وَتُقٰی إِلٰهِكَ فَاجْعَلَنَّ مَاتَكْسِبُ

مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَبُوْ نُوَاسٍ لِهَارُوْنَ الرَّشِيْدِ وَ قَدْ أَرَادَ عِقَابَهٗ:

قَدْ كُنْتُ خِفْتُكَ ثُمَّ أَمَّنَنِی   مِنْ أَنْ أَخَافَكَ خَوْفُكَ اللّٰهَ

حل لغات:- أُشْدُدْ: فعل امر جمع مذکر حاضر تو باندھ لے، شَدَّ (ن) شَدًّا باندھنا۔ يَدٌ: ہاتھ، جمع أَيْدِیْ وَ اَيَادِیْ (اصل میں يدين تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا)۔ حَبْلٌ: رسی، جمع حِبَالٌ۔ مُعْتَصِمًا: مضبوطی سے تھامنا، اَلْإِعْتِصَامُ (افتعال) اَلرُّكْنُ: سہارا، جمع أَرْكَانٌ۔ خَانَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، اس نے دھوکا دیا، خَانَ (ن) خِيَانَةً خیانت کرنا (مادہ خون اجوف واوی)۔ وَصَلَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، وہ پہنچ گیا، وَصَلَ (ض) وُصُوْلاً پہنچنا۔ إِتَّقِ: فعل امر واحد مذکر حاضر، تو ڈر، إِتَّقیٰ (افتعال) إِتِّقَاءً پرہیز کرنا، خوف کرنا (مادہ وقی، لفیف مفروق)۔ جَاوَرَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف وہ قریب ہوئی، جَاوَرَ (مفاعلت) مُجَاوَرَةً پڑوس میں رہنا (مادہ جور، اجوف واوی)۔ قَلْبٌ: دل، جمع: قلوبٌ۔ يَقْطَعُ: واحد مذکر غائب، مضارع معروف، وہ کاٹتا ہے، طے کرتا ہے قَطَعَ (ف) قَطْعًا: کاٹنا۔ طُرُقٌ: راستے، واحد: طَرِيْقٌ۔ بَطَلٌ : بہادر، جمع : اَبْطَالٌ ۔إِلٰهٌ: معبود، جمع: اٰلِهَةٌ ۔سَلْ: فعل امر واحد حاضر معروف: تو مانگ، سَأَلَ (ف) سُؤَالًا: مانگنا (مادہ سَأل، مہموز عین)۔ لُذْ: فعل امر واحد حاضر معروف: تو پناہ لے، لَاذَ بِهٖ (ن) لَوْذًا: پناہ لینا، کسی کے پاس چھپنا (مادہ لوذ، اجوف واوی)۔ لَا تَنْسَ: فعل نہی واحد حاضر معروف تو مت بھول، نَسِیَ (س) نَسْيًا و نِسْيَانًا: بھولنا، فراموش کرنا (مادہ نسي، ناقص یائی)۔ يَذْكُر: مضارع معروف، واحد مذکر غائب وہ یاد کرتا ہے، ذَكَرَ: (ن) ذِكْرًا: یاد کرنا۔ عَبْدٌ: بندہ، جمع عِبَادٌ۔ لَا تَجْعَلَنَّ: فعل نہی واحد حاضر معروف با نون ثقیلہ، ہرگز نہ بنا، جَعَلَ (ف) جَعْلًا: بنانا۔ مَالٌ: مال و دولت، جمع: أَمْوَالٌ ۔ خِفْتُ: فعل

ماضی معروف، واحد متکلّم میں ڈرا تھا، خَافَ (س) خَوْفًا: ڈرنا (مادہ خوف، اجوف واوی) ۔أَمَّنَنِیْ: فعل ماضی واحد غائب اس نے مجھے مطمئن کر دیا، أَمَّنَ: (تفعیل) مطمئن کرنا (مادہ امن، مہموز فا)۔

فائدہ: قَدْ کُنْتُ خِفْتُكَ ثُمَّ اَمَّنَنِيْ مِنْ أَنْ أَخَافَكَ خَوْفُكَ اللهَ: ترکیبی اعتبار سے اَمَّنَنِيْ فعل ماضی ہے یاء ضمیر متکلّم مفعول بہ مِنْ أَنْ اَخَافَكَ بتاویل مصدر ہو کر اَمَّنَنِيْ سے متعلق ہے ''خَوْفُکَ اللهَ'' اَمَّنَنِيْ کا فاعل ہے۔

اللہ سے ڈرنے کا بیان

(۵)-ترجمہ:-بستی شاعر نے کہا ہے۔

اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اللہ کی رسّی سے مضبوط باندھ لو، کیونکہ وہی سہارا ہے اگر تمام سہارے تمھیں دھوکہ دے دیں۔

اور ابن وردی نے کہا:

(۱)-اور اللہ سے ڈرو اس لیے کہ اللہ کا خوف کسی شخص کے دل کے قریب نہیں ہوا مگر وہ (اللہ تک) پہنچ گیا۔(۲) جو ڈاکہ ڈالتا ہے وہ بہادر نہیں ہے (بلکہ) بہادر وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

(۶)-ابن عمران نے کہا ہے:

اللہ سے مانگ اور اس کی پناہ میں آ اور اسے مت بھول، کیونکہ اللہ اپنے بندے کو یاد کرتا ہے اگر وہ اسے یاد کرے۔

(۷)-اور دوسرے شاعر نے کہا ہے:

صرف مال کو اپنی کمائی ہرگز نہ بناؤ، (بلکہ) اپنے خدا سے ڈرنے کو کمائی بناؤ۔

ابو نواس نے ہارون رشید سے کتنی اچھی بات کہی جب ہارون رشید نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا:

(۱)- بے شک میں تجھ سے ڈرتا تھا لیکن خدا سے تیرے ڈرنے نے مجھے مطمئن کر دیا اس بات سے کہ میں تجھ سے ڈروں۔

حمْد اللہ تعالیٰ

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا نَسْتَلِذُّ بِهِ ذِكْرًا وَإِنْ كُنتُ لَا أُحْصِي ثَنَاءً وَلَا شُكْرًا
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا طَيِّبًا يَمْلَأُ السَّمَاءَ وَ أَقْطَارَهَا وَ الأَرْضَ وَالبَرَّ وَ الْبَحْرَ
لَكَ الْحَمْدُ مَقْرُوْنًا بِشُكْرِكَ دَائِمًا لَكَ الْحَمْدُ فِي الأُوْلىٰ لَكَ الْحَمْدُ فِي الأُخْرىٰ

(البرعی)

حل لغات: نَسْتَلِذُّ بِهِ: مضارع معروف جمع متکلّم، جس سے ہم لذت حاصل کرتے ہیں، إِسْتَلَذَّ (استفعال) إِسْتِلْذَاذاً الذیذ پانا (مادہ لذذ، مضاعف ثلاثی)۔ ذِكْرًا: یاد کرنا، مصدر، (ن) لَا أُحْصِي: مضارع منفی معروف، واحد متکلّم میں شمار نہیں کرسکتا، اَحْصٰی (افعال) إِحْصَاءً شمار کرنا۔ ثَنَاءٌ: تعریف، جمع تکسیر اَثْنِيَةٌ۔ شُكْرٌ: شکریہ ادا کرنا، مصدر (ن)۔ يَمْلَأُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف، وہ بھرتا ہے، مَلَأَ (ف) مَلَاءً بھرنا، پر کرنا (مادہ ملأ، مہموز لام)۔ أَقْطَارٌ: کنارہ، صوبہ، واحد قُطْرٌ۔ اَلْبَرُّ: خشک۔ اَلْبَحْرُ، تر، سمندر، جمع تکسیر بُحُوْرٌ۔ مَقْرُوْنًا، ملا ہوا، اسم مفعول (ض) دَائِمًا۔ ہمیشہ رہنے والا اسم فاعل (ن) (مادہ دوم، اجوف واوی)۔ أُوْلٰى، مراد دنیا، اسم تفضیل، واحد مؤنث (ض) أُخْرىٰ، آخرت۔

اللہ تعالیٰ کی حمد کا بیان

(۷)۔ترجمہ:۔ (۱) تمام خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں ایسی خوبیاں جن کو یاد کرکے ہم لذت حاصل کرتے ہیں، اگرچہ میں تعریف اور شکر بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ (شمار نہیں کرسکتا)

(۲) تمام حمد تیرے ہی لیے ہے ایسی پاکیزہ حمد جو آسمان اور اس کے کناروں اور زمین اور خشک و تر کو بھرے ہوئے ہے۔

(۳) تمام حمد ہمیشہ تیرے ہی لیے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ تیرے شکر کے ساتھ ملی ہوئی ہے، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں دنیا میں اور تمام خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں آخرت میں۔

❁❁❁

مُلَازَمَةُ الصّلٰوةِ

(۸) ذَكَرَ أَبُوْ بَكْرِنِ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا و نَجَاةً مِنَ النَّارِ، وَ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عُمَّالِهٖ، إِنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمُ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَ حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَ مَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ .

(للشريشی)

حل لغات: مُلَازَمَةٌ: چمٹے رہنا، پابندی کرنا، مصدر (مفاعلت)۔ اَلصّلٰوةُ: نماز، جمع اَلصَّلَوٰاتُ۔ يَوْمٌ: دن جمع تکسیر أَيَّامٌ۔ حَافَظَ: ، ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پابندی کی حَافَظَ (مفاعلت) مُحَافَظَةً پابندی کرنا (مادہ حفظ، صحیح)۔ بُرْهَانٌ: دلیل، جمع منتہی الجموع، غیر منصرف بَرَاهِيْنُ۔ نَجَاةٌ: نجات دینا، مصدر (ن) (مادہ نجو ناقص واوی) اَلنَّار: آگ، جمع نِيْرَانٌ۔ كَتَبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے لکھا، كَتَبَ (ن) كِتَابَةً لکھنا ۔عُمَّالٌ: گورنروں، واحد عَامِلٌ ۔ أَمْرٌ: کام جمع أُمُوْرٌ ۔ دِيْنٌ : مذہب، جمع أَدْيَانٌ۔ ضَيَّعَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے ضائع کیا، ضَيَّعَ (تفعیل) تَضْيِيْعًا ضائع کرنا، ختم کرنا (مادہ ضیع، معتل عین یائی)۔

نماز کی پابندی کا بیان

(۸)-ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جس نے اس (نماز) کی پابندی کی تو وہ (نماز) اس کے لیے روشنی، دلیل اور دوزخ سے نجات دینے والی ہوگی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ میرے نزدیک تمھارے سارے کاموں میں سب سے اہم نماز ہے تو جس نے اس کی حفاظت کی اور اس کی پابندی کی تو اس نے اپنے دین کی حفاظت کی، اور جس نے اسے ضائع کیا تو وہ اس (نماز) کے علاوہ (باقی چیزوں) کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے۔ (شریشی)

ذِكْرُ الآخِرَةِ

(۹) إِنَّهٗ تَعَالٰى خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نَوْعَيْنِ مِنْ شَخْصٍ وَ رُوْحٍ وَ جَعَلَ الْجَسَدَ مَنْزِلًا لِلرُّوْحِ لِتَأْخُذَ زَادَ آخِرَتِهَامِنْ هٰذَالْعَالَمِ وَ جَعَلَ لِكُلِّ رُوْحٍ مُدَّةً مُقَدَّرَةً تَكُوْنُ فِى الْجَسَدِ، وَآخِرُ تِلْكَ الْمُدَّةِ هُوَ أَجَلُ تِلْكَ الرُّوْحِ مِنْ غَيْرِ

زِ يَادَةٍ وَ لَا نُقْصَانٍ فَإِذَا جَاءَ الْأَجَلُ فُرِّقَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ (للغزالی)

(۱۰) قَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ:

لَا دَارَ لِلْمَرْءِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَسْكُنُهَا ‏ ‏ إِلَّا الَّتِي هُوَ قَبْلَ الْمَوْتِ بَانِيْهَا

وَ قَالَ آخَرُ:

وَمَا مِنْ كَاتِبٍ إِلَّا سَيَفْنىٰ ‏ ‏ وَ يُبْقِي الدَّهْرُ مَا كَتَبَتْ يَدَاهُ

فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْءٍ ‏ ‏ يُسِرُّكَ فِي الْقِيٰمَةِ أَنْ تَرَاهُ

(الف ليلة و ليلة)

(۱۱) عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاحْبِبْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقَةٌ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهٖ. (للغزالی)

قَالَ أَبُوْ مَحْفُوْظِ نِ الْكَرْخِي:

مَوْتُ التُّقىٰ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ لَهَا ‏ ‏ قَدْمَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ أَحْيَاءُ

وَ قَالَ الشَّبْرَاوِی:

إِذَا مَا تَحَيَّرْتَ فِيْ حَالَةٍ ‏ ‏ وَلَمْ تَدْرِ فِيْهَا الْخَطَاءَ وَالصَّوَابَ

فَخَالِفْ هَوَاكَ فَإِنَّ الْهَوىٰ ‏ ‏ يَقُوْدُ النُّفُوسَ إِلىٰ مَا يُعَابُ

(۱۲) حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا حَاسَبَ نَفْسَهٗ فَحَسَبَ عُمَرَهٗ فَإِذَا هُوَ سِتُّوْنَ عَامًا فَحَسَبَ أَيَّامَهَا فَإِذَا هُوَ أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ أَلْفَ يَوْمٍ وَ تِسْعُ مِائَةِ يَوْمٍ فَصَاحَ يَا وَ يْلَاهُ !إِذَا كَانَ لِيْ كُلَّ يَوْمٍ ذَنْبٌ فَكَيْفَ أَلْقَى اللهَ بِهٰذَا الْعَدَدِ مِنْهَا فَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ أَعَادَ عَلىٰ نَفْسِهٖ ذَالِكَ وَ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ لَهٗ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشَرَةُ اٰلَافِ ذَنْبٍ فَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَحَرَّكُوْهُ فَإِذَا هُوَ قَدْمَاتَ. (للقليوبی

(۱۳) سُئِلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مَا كَانَ بَدْءُ تَوْبَتِكَ ؟ فَقَالَ: كُنْتُ يَوْمًا أَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ فَقَالَ :أُذْكُرْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ صَبِيْحَتُهَا الْقِيٰمَةَ فَعَمِلَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ فِي قَلْبِي. (للغزالی)

حل لغات: خَلَقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب: پیدا کیا خَلَقَ(ن) خَلْقًا: پیدا کرنا(مادہ خلق، صحیح)۔ إِنْسَانٌ: انسان، نَوْعٌ: قسم، جمع تکسیر أَنْوَاعٌ، زَادٌ: توشہ سفر، جمع تکسیر

أَزْوِدَةٌ، شَخْصٌ: شخص بمعنی جسم، رُوْحٌ: جان، جمع تکسیر أَرْوَاحٌ، جَسَدٌ: جسم، جمع تکسیر أَجْسَادٌ، مَنْزِلٌ: گھر، جمع منتهی الجموع غیر منصرف مَنَازِل، مُدَّةٌ: وقت، جمع تکسیر: مُدَدٌ۔ مُقَدَّرَةً: متعیّن، اسم مفعول (تفعیل) (مادہ قدر، صحیح)۔ تَأْخُذُ: مضارع معروف، واحد مذکر حاضر: تو لیتا ہے، أَخَذَ: (ن) أَخْذًا: لینا، پکڑنا (مادہ أخذ، مہموز فا)۔ أَجَلٌ: موت، جمع: آجَالٌ، فُرِّقَ: ماضی مجہول، واحد مذکر غائب، جدائی کی گئی، فَرَّقَ (تفعیل) تَفْرِيْقًا: جدا کرنا، منتشر کرنا (مادہ فرق، صحیح)۔ مَرْءٌ: آدمی، جمع من غیر لفظہ: رِجَالٌ۔ بَانِيٌ: اسم فاعل، بناتا ہے: یہاں حال کے معنی میں ہے (مادہ بنأ، مہموز لام)۔ سَيَفْنىٰ: مضارع معروف، واحد مذکر غائب: معدوم ہو جائے گا، فَنِيَ (ف، س) فَنَاءً: معدوم ہونا، ہلاک ہونا (مادہ فني، ناقص یائی)۔ يُبْقِىْ: مضارع معروف، واحد مذکر غائب، ثابت رکھے گا، باقی رکھے گا، اَبْقىٰ (افعال) اِبقَاءً: باقی رکھنا، (مادہ بقي، ناقص یائی)۔ الدَّهْرُ: زمانہ، جمع: دُهُوْرٌ۔ كَفٌّ: ہتھیلی، جمع أَكُفٌّ۔ يُسِرُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، خوش کرنا، أَسَرَّ (افعال) إِسْرَارًا خوش کرنا (مادہ سرر، مضاعف ثلاثی)۔ تَرىٰ: مضارع معروف واحد مذکر حاضر، تو دیکھتا ہے، رَأىٰ (ف) رَأْياً دیکھنا۔ عِشْ: فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر، تو زندگی گزار، عَاشَ (ض) عَيْشاً زندگی گزارنا (مادہ عیش، اجوف یائی)۔ شِئْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر، تونے چاہا، شَاءَ (ف) شَيئًا وَ مَشِيْئَةً ارادہ کرنا، چاہنا۔ أَحْبِبْ: فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر، تو محبت کر، أَحَبَّ (افعال) إِحْبَابًا محبت کرنا (مادہ حبب مضاعف ثلاثی)۔ مُفَارَقَةٌ: جُدا ہونا، مصدر (مفاعلت) (مادہ فرق، صحیح)۔ مَجْزِيٌّ: جسے بدلہ دیا جائے، اسم مفعول (ض) (مادہ جزء، مہموز لام)۔ تَقِيٌّ: پرہیزگار، جمع أَتْقِيَاءُ (مادہ وَقِیَ، لفیف مفروق)۔ نَفَادٌ: ختم ہونا، مصدر (س)، تَحَيَّرْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر، تو حیران ہوا، تَحَيَّرَ (تفعُّل) تَحَيُّرًا حیران ہونا (مادہ حیر، اجوف یائی)۔ لَمْ تَدْرِ: واحد مذکر حاضر، مضارع مجزوم بلم، تونے نہیں جانا، دَرىٰ (ض) دِرَايَةً: جاننا۔ خَطَأٌ: غلطی، جمع اَخْطَاءٌ۔ اَلصَّوَابُ: درست، ٹھیک، لائق۔ خَالِفْ: فعل امر واحد مذکر حاضر، تو مخالفت کر، خَالَفَ (مُفَاعَلَۃ) مُخَالَفَةً: مخالفت کرنا (مادہ خلف، صحیح)۔ هَوىٰ: خواہش نفس، جمع أَهْوِيَةٌ۔ يَقُوْدُ: فعل مضارع واحد مذکر غائب، وہ کھینچتا ہے، لے

جاتا ہے، قَادَ (ن) قِيَادَةً: چلانا، لے جانا، رہنمائی کرنا (مادہ قو د، اجوف واوی)۔ نُفُوْسٌ: جانیں، واحد نَفْسٌ۔ یُعَابُ: فعل مضارع مجہول واحد مذکر غائب، عیب لگایا جاتا ہے، عَابَ (ض) عَيْبًا عیب لگانا (مادہ عیب، اجوف یائی)۔ حَاسَبَ: محاسبہ کیا، جائزہ لیا، حَاسَبَ (مفاعلت) مُحَاسَبَةً: جائزہ لینا۔ حَسَبَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے شمار کیا، حَسَبَ (ن) حَسْبًا وَ حِسَابًا: شمار کرنا (مادہ حسب، صحیح)۔ عُمْرٌ: زندگی، جمع اَعْمَارٌ۔ صَاحَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ چیخا، صَاحَ (ض) صَيْحًا: چیخنا، چلانا (مادہ صیح، اجوف یائی)۔ ذَنْبٌ: گناہ، جمع تکسیر ذُنُوْبٌ۔ خَرَّ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ زمین پر گر پڑا، خَرَّ (ن، ض) خَرًّا وَ خُرُوْرًا: زمین پر گرنا، نیچے گرنا (مادہ خرر، مضاعف)۔ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ: اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اسم مفعول (س)۔ أَفَاقَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ ہوش میں آیا، أَفَاقَ (افعال) إِفَاقَةً: ہوش میں آنا (مادہ فوق، اجوف واوی)۔ أَعَادَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے دہرایا، اَعَادَ (افعال) إِعَادَةً: دہرانا، مقرر کرنا (مادہ عود، اجوف واوی)۔ حَرَّكُوْا: فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب، لوگوں نے حرکت دی، حَرَّكَ (تفعیل) تَحْرِيْكًا: حرکت دینا، ہلانا (مادہ حرک، صحیح)۔ سُئِلَ: فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ پوچھا گیا، سَأَلَ (ف) سُؤَالًا: پوچھنا، طلب کرنا (مادہ سأل، مہموز عین)۔ أَللَّيْلَةُ: جمع لَيَالِيٌ، رات۔ صَبِيحَةٌ: صبح۔

آخرت کی یاد کا بیان

(۹)-ترجمہ: - بلا شبہ اللہ تعالی نے انسان کو دو قسم (کی چیزوں) بدن اور روح سے بنایا، اور جسم کو روح کا گھر بنایا تاکہ وہ (روح) اپنی آخرت کا توشہ اس دنیا سے لے لے، اور ہر روح کے لئے ایک متعیّن مدت ٹھہرائی کہ وہ جسم میں رہے، اور اس مدت کا آخر وہی اس روح کی موت ہے بغیر کمی اور زیادتی کے اور جب موت آئے گی تو روح اور جسم میں جدائی کر دی جائے گی۔ (امام غزالی)

(۱۰)- حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کے لیے مرنے کے بعد کوئی گھر نہیں جس میں وہ رہے علاوہ اس گھر کے جسے وہ موت سے پہلے بناتا ہے۔

اور دوسرے (شاعر) نے کہا ہے:

(۱)-کوئی لکھنے والا نہیں ہے مگر عن قریب وہ فنا ہو جائے گا، زمانہ باقی رکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے لکھا۔

(۲)-لہذا تو اپنے ہاتھ سے اس چیز کے علاوہ مت لکھ جس کا دیکھنا تجھے قیامت میں خوش کرے۔ (الف لیلہ ولیلہ)

(۱۱)- جیسے چاہو زندگی گزار لو اس لیے کہ تمھیں مرنا ہے، اور جس سے چاہو محبت کر لو اس لیے کہ تمھیں اس سے جدا ہونا ہے، اور جو چاہو کام کر لو اس لیے کہ تمھیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

اور ابو محفوظ کرخی نے کہا ہے:

پرہیزگار کی موت ایسی زندگی ہے جس کے لیے ختم ہونا نہیں ہے ایک قوم مر گئی حالانکہ وہ (اپنے اچھے کاموں کی وجہ سے) لوگوں میں زندہ ہے۔

اور شبراوی نے کہا:

(۱) جب تم کسی حالت کے بارے میں حیرت میں پڑ جاؤ اور اس میں غلط اور صحیح کو نہ جان سکو

(۲) تو اپنی خواہش نفس کی مخالفت کرو اس لیے کہ خواہش نفس لوگوں کو اس چیز کی طرف لے جاتی ہے جو اسے عیب لگائے۔

(۱۲)- بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے اپنا جائزہ لیا، تو اس نے اپنی زندگی کا حساب لگایا، تو وہ ساٹھ سال کا تھا، پھر اس کے دنوں کو شمار کیا تو وہ اکیس ہزار نو سو (۲۱۹۰۰) دن ہوئے، تو وہ (اس پر) چیخ پڑا، ہائے بربادی! اگر مجھ سے ہر دن ایک گناہ ہوا ہو تو گناہوں کی اس تعداد کے ساتھ میں اللہ تعالی سے کس طرح ملوں گا، پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور جب اسے ہوش آیا تو اپنے دل میں وہی بات دہرائی، اور کہا، تو کیا ہو گا اس شخص کا جس سے ہر دن میں دس ہزار گناہ ہوئے ہیں، پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، اس پر جب اسے لوگوں نے ہلایا، تو وہ مر چکا تھا۔ (قلیوبی)

(۱۳)- حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کہ آپ کی توبہ کی ابتدا کا سبب کیا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں ایک دن اپنے غلام کو مار رہا تھا تو اس نے کہا: اس رات کو یاد کرو جس

کی صبح قیامت ہوگی تو (اس کی) یہ بات میرے دل میں اثر کرگئی (اور یہی بات میری توبہ کا سبب بنی)۔ (غزالی)

ذِلَّةُ الدُّنْيَا

(۱۴) قَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ إِبْلِيْسَ يَعْرِضُ الدُّنْيَا كُلَّ يَوْمٍ عَلَى النَّاسِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَشْتَرِيْ شَيْئًا يَضُرُّهُ وَ يَهُمُّهُ وَلَا يَسِرُّهُ ، فَيَقُوْلُ اَصْحَابُهَا وَ عُشَّاقُهَا نَحْنُ، فَيَقُوْلُ إِنَّمَا ثَمَنُهَا لَيْسَ دَرَاهِمَ وَلَا دَنَانِيْرَ، إِنَّمَا هُوَ نَصِيْبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَإِنِّيْ إِشْتَرَيْتُهَا بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ بِلَعْنَةِ اللهِ وَ غَضَبِهِ وَ سَخَطِهِ وَ عَذَابِهِ وَ بِعْتُ الْجَنَّةَ بِهَا فَيَقُوْلُوْنَ، رَضِيْنَا بِذَٰلِكَ فَيَقُولُ أُرِيْدُ أَنْ أَرْبَحَ عَلَيْكُمْ فِيْهَا ، فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَبِيْعُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ يَقُوْلُ بِئْسَتِ التِّجَارَةُ.

(۱۵) قَالَ بَعْضُهُمْ:

وَمَا أَهْلُ الْحَيَاةِ لَنَا بِأَهْلٍ ۔۔۔ وَلَا دَارُ الْفَنَاءِ لَنَا بِدَارٍ
وَمَا أَمْوَالُنَا إِلَّا عَوَارٍ ۔۔۔ سَيَاخُذُهَا الْمُعِيْرُ مِنَ الْمُعَارِ

وَقَالَ الْفَقِيْهُ الْبَاجِيْ:

فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا ۔۔۔ بِأَنَّ جَمِيْعَ حَيَاتِيْ كَسَاعَةٍ
فَلِمَ لَا أَكُوْنُ ضَنِيْنًا بِهَا ۔۔۔ وَاجْعَلُهَا فِيْ صَلَاحٍ وَطَاعَةٍ

قَالَ آخَرُ:

لَا أَسْعَدَ اللهُ أَيَّامَ عَزَزْتُ بِهَا ۔۔۔ دَهْرًا وَفِيْ طَيِّ ذَاكَ الْعِزِّ إِذْلَالُ

حل لغات: يَعْرِضُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پیش کرتا ہے، عَرَضَ (ض) عَرْضًا پیش کرنا۔ اَلدُّنْيَا: موجودہ زندگی، جمع دُنیً. يَقُوْلُ: مضارع معروف وہ کہتا ہے، قَالَ (ن) قَوْلًا (مادہ قول، اجوف واوی)۔ يَشْتَرِيْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ خریدتا ہے، إِشْتَرَىٰ (افتعال) إِشْتِرَاءً خریدنا (مادہ شرء، مہموز لام)۔ يَضُرُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ نقصان دیتا ہے، ضَرَّ (ن) ضُرًّا نقصان دینا (مادہ ضرر، مضاعف)۔ يَنْفَعُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ فائدہ دیتا ہے، نَفَعَ (ف) نَفْعًا فائدہ دینا۔ يَهُمُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ رنجیدہ کرتا ہے، هَمَّ (ن) هَمًّا رنجیدہ کرنا (مادہ

ھمم،مضاعف)۔یُسِرُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ خوش کرتا ہے،اَسَرَّ (افعال)اِسْرارًا خوش کرنا۔أَصْحَابٌ: دوست،ساتھی واحد صَاحِبُ۔عُشّاقٌ: چاہنے والے واحد عَاشِقٌ۔ثَمَنٌ: قیمت (جمع) اَثْمَانٌ۔ دَرَاھِمُ:روپئے،واحد دِرْھَمٌ۔ نَصِیْبٌ: حصہ (جمع) نُصُبٌ۔جَنَّۃٌ: باغ،بہشت (جمع) جِنَانٌ ، جَنَّاتٌ ۔غَضَبٌ :ناراضگی، غصہ۔سَخَطٌ :ناراضگی۔رَضِینَا:ماضی معروف جمع متکلّم،ہم راضی ہوئے،رَضِیَ (س) رِضیً،رِضْوَانًا راضی ہونا(مادہ رضو،ناقص واوی)۔ أُرَ یْدُ:مضارع معروف واحد متکلّم ،میں ارادہ کرتا ہوں،أَرَادَ (افعال) إِرَادَۃً۔ أَرْبَحُ:مضارع معروف واحد متکلّم، میں نفع اٹھاتاہوں،رَبِحَ (س) رِبْحًا نفع اٹھانا(مادہ ربح،صحیح)۔ أَھْلٌ :رشتہ دار، کنبہ،جمع أَھَالٌ۔ بِئْسَ :برا،فعل ذم۔ فَنَاءٌ:فناہونا،ختم ہونامصدر(س)۔عَوَارٍ:ادھار لی ہوئی چیزیں،واحد عَارِیَۃٌ۔مُعِیْرٌ:ادھار دینے والا،اسم فاعل(افعال)۔مُعَارٌ:قرض دار،اسم مفعول (افعال)۔ سَاعَۃٌ :گھنٹا،گھڑی، وقت جمع سَاعَاتٌ۔ ضَنِیْنًا: بخیل (س،ض)۔صَلَاحٌ: درستگی۔طَاعَۃٌ: فرمابرداری ۔ أَسْعَدَ :ماضی معروف واحد غائب، نیک بخت بنایا(افعال) إِسْعَادًا نیک بخت بنانا۔عَزَزْتُ:ماضی معروف واحد متکلّم: میں معزز ہوا،عَزَّ (ض) عِزًّا محبوب ہونا(مادہ عزز،مضاعف)طَیٌّ:لپیٹنامصدر(ض)(مادہ طوی لفیف مقرون)

دنیاکی ذلت کابیان

(۱۴)–ترجمہ:۔ کسی نے کہاہے، کہ شیطان ہر دن لوگوں کے سامنے دنیاکوپیش کرتا ہے،توکہتا ہے ،ایسی چیز کون خریدے گا جو اسے نقصان پہنچائے اور فائدہ نہ دے،اور اسے تکلیف پہنچائے اور خوش نہ کرے،تودنیاکے دوست اور اس کے عاشق کہتے ہیں،ہم خریدیں گے تو وہ(شیطان)کہتاہے اس کی قیمت دراہم و دنانیرنہیں ہیں،وہ(اس کی قیمت)جنت میں سے تمھاراحصہ ہے ،اس لیے کہ میں نے اسے چار چیزوں کے بدلے میں خریدا ہے ،اللہ تعالی کی لعنت اس کے غضب اور اس کی ناراضگی اور اس کے عذاب کے بدلے،اور انھیں چار چیزوں کے عوض میں نے جنت کو بیچا ہے،تووہ لوگ (دنیا کے چاہنے والے)کہتے ہیں ہم اس پر راضی ہیں،توپھر(شیطان)کہتاہے،میں چاہتاہوں کہ اس میں سے تم سے کچھ نفع لوں،اس پر

وہ لوگ کہتے ہیں ہاں (ہم اس پر بھی راضی ہیں) تو وہ (شیطان) اس (دنیا) کو ان لوگوں سے بیچ دیتا ہے، پھر کہتا ہے، کیا ہی بری تجارت ہے۔

(۱۵)-اور کسی نے کہا ہے:

(۱)-زندگی والے (دنیا والے) ہمارے رشتہ دار نہیں، اور فنا کا گھر ہمارا گھر نہیں۔

(۲)-اور ہمارے اموال صرف منگنی لیے ہوئے ہیں، عن قریب منگنی دینے والا منگنی دئے ہوئے شخص سے لے لے گا۔

اور فقیہ باجی نے کہا ہے:

(۱)-اور جب میں پورے یقین سے جانتا ہوں، کہ میری تمام زندگی ایک گھنٹہ کی طرح ہے۔

(۲)- تو کیوں نہ میں بخیل رہوں اس (زندگی) کے سلسلہ میں، اور کیوں نہ اسے بھلائی اور فرمابرداری کے کاموں میں لگاؤں۔

اور دوسرے (شاعر) نے کہا ہے:

اللہ ان دنوں کو نیک بخت نہ بنائے جن دنوں میں میں ایک مدت تک عزت والا رہا ہوں جبکہ اس عزت کی تہ میں ذلت ہو۔

زُهْدُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ فِي الدُّنْيَا

(۱۶) حَدَّثَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَارٍ أَدْهَمَ قَالَ صَحِبْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ أَدْهَمَ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ إِسْحٰقَ الْبَلْخِي بِالشَّامِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا أَبَا إِسْحٰقَ خَبِّرْنِي عَنْ بَدْءِ أَمْرِكَ كَيْفَ كَانَ فَقَالَ كَانَ أَبِي مِنْ مُلُوْكِ خُرَاسَانَ وَ كُنْتُ شَابًّافَرَكِبْتُ يَوْمًاعَلٰى دَابَّةٍوَ مَعِي كَلْبٌ وَ خَرَجْتُ إِلَى الصَّيْدِ فَأَثَرْتُ ثَعْلَبًا فَبَيْنَمَاأَنَا فِيْ طَلَبِهٖ إِذْ هَتَفَ بِيْ هَاتِفٌ أَلِهٰذَا خُلِقْتَ أَمْ بِهٰذَا أُمِرْتَ فَفَزَعْتُ وَوَقَفْتُ ثُمَّ عُدْتُّ فَرَكَضْتُ الثَّانِيَةَ فَفُعِلَ مِثْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَفَكَّرْتُ بِنَفْسِيْ لَا وَاللهِ،مَا لِهٰذَا خُلِقْتُ وَلَا بِهٰذَا أُمِرْتُ ثُمَّ نَزَلْتُ وَ صَادَفْتُ رَاعِيًا لِّأَبِي فَأَخَذْتُ مِنْهُ جُبَّةً مِنْ صُوْفٍ فَلَبِسْتُهَا وَ أَعْطَيْتُهُ الْفَرَسَ وَمَا كَانَ مَعِيْ ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَادِيَةَ. (للشريشي)

(۱۷) قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيْمُ مَنْ يَبِيْعُ الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا يَخْسِرُهُمَا جَمِيْعًا (للثعالبي)

(۱۸) قِيْلَ إِنَّ مِثَالَ الدُّنْيَا كَمُسَافِرٍ طَرِيْقٍ أَوَّلُهُ الْمَهْدُ وَ اٰخِرُهٗ اللَّحْدُ وَ فِيْمَا بَيْنَهُمَا مَنَازِلُ مَعْدُوْدَةٌ ،وَ إِنَّ كُلَّ سَنَةٍ كَمَنْزِلَةٍ ،وَ كُلَّ شَهْرٍ كَفَرْسَخٍ ،وَ كُلَّ يَوْمٍ كَمِيْلٍ، وَ كُلَّ نَفْسٍ كَخُطْوَةٍ وَ هُوَ يَسِيْرُ دَائِمًا دَائِمًا فَيَبْقٰى لِوَاحِدٍ مِنْ طَرِيْقِهٖ فَرْسَخٌ وَالْأُخَرِ أَقَلُّ أَوْ أَكْثَرُ. (للغزالی)

حل لغات: زُهْدٌ: کنارہ کش ہونا، مصدر (س) حَدَّثَ: ماضی معروف واحد غائب، بیان کیا، روایت کیا (تفعیل) تَحْدِيْثًا روایت کرنا (مادہ حدث، صحیح)۔ صَحِبْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں ساتھ ہوا، صَحِبَ (س) صُحْبَةً ساتھ ہونا (مادہ صحب، صحیح)۔ خَبِّرْنِی: امر حاضر معروف، مجھے خبر دے (تفعیل) تَخْبِيْرًا خبر دینا (مادہ خبر، صحیح)۔ بَدْءٌ: شروعات، ابتدا، مصدر (ف) مُلُوْكٌ: بادشاہ، (واحد) مَلِكٌ۔ شَابٌّ: جوان، جمع شُبَّانٌ:۔ رَكِبْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں سوار ہوا رَكِبَ (س) رُكْبَانًا سوار ہونا (مادہ رکب، صحیح)۔ دَابَّةٌ: چوپایہ، جاندار (جمع) دَوَابُّ۔ اَلصَّيْدُ: شکار (جمع) صُيُوْدٌ ۔أَثَرْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں نے پیچھا کیا، أَثَرَ (ن) أَثَرًا پیچھا کرنا (مادہ أثر، مہموز فا)۔ ثَعْلَبٌ: لومڑی (جمع) ثَعَالِبُ ۔هَتَفَ: ماضی معروف واحد غائب، غیبی آواز آئی (ض) هَتْفًا غیبی آواز آنا (مادہ هتف، صحیح)۔ هَاتِفٌ: آواز دینے والا اسم فاعل۔ أُمِرْتَ: ماضی مجہول واحد حاضر، تمھیں حکم دیا گیا، أَمَرَ (ن) أَمْرًا حکم دینا (مادہ أمر، مہموز فا)۔ فَزِعْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں ڈر گیا، گھبرا گیا، فَزِعَ (ف) فَزْعًا ڈرنا، گھبرانا (مادہ فزع، صحیح)۔ وَقَفْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں ٹھہر گیا، وَقَفَ (ض) وُقُوْفًا ٹھہرنا (مادہ وقف، مثال واوی)۔ عُدْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں واپس ہوا، عَادَ (ن) عَوْدًا لوٹنا (مادہ عود، اجوف واوی)۔ رَكَضْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں نے ایڑ لگائی، رَكَضَ (ن) رَكْضًا ایڑ لگانا (مادہ رکض، صحیح)۔ فَكَّرْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں نے غور کیا، فَكَّرَ (تفعیل) تَفْكِيْر غور کرنا (مادہ فکر، صحیح)۔ نَزَلْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں اترا، نَزَلَ (ض) نُزُوْلًا اترنا۔ صَادَفْتُ: ماضی معروف، واحد متکلّم، اچانک میں نے پایا، صَادَفَ (مفاعلت) مُصَادَفَةً اچانک پانا (مادہ صدف، صحیح)۔ رَعْيًا: چرواہا جمع رُعَاةٌ۔ أَلْجُبَّةُ: جبہ جمع جُبَبُ۔ صُوْفٌ: اون جمع أَصْوَافٌ ۔ لَبِسْتُ: ماضی معروف، واحد متکلّم، میں نے

پہن لیا ، لَبِسَ (س) لُبْسًا پہننا(مادہ لبس،صحیح)۔ بَادِيَةٌ : جنگل جمع بَادِيَاتٌ۔ يَخْسِرُ :مضارع معروف واحد غائب،نقصان اٹھاتاہے خَسَرَ (ض) خُسْرَانًا نقصان اٹھانا(مادہ خسر ،صحیح)۔اَلْمَهْدُ: پالنا، گہوارہ جمع مُهُوْد ۔اَللَّحَدُ :قبر جمع لُحُوْدٌ۔مَنَازِلُ : مکان ،کنارہ (واحد) مَنْزِلٌ ۔ مَعْدُوْدَةٌ : چند، کئی ، کافی ۔ سَنَةٌ:سال (جمع) سَنَوَاتٌ ۔ شَهْرٌ : مہینہ، جمع أَشْهُرٌ۔ فَرْسَخٌ :تین میل ہاشمی، جمع فَرَاسِخُ۔ مِيْلٌ: نشان راہ، مسافت جمع أَمْيَالٌ۔ خُطْوَةٌ: قدم، جمع خُطُوَاتٌ ۔يَسِيْرُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ چلتا ہے ،سَارَ (ض) سَيْرًا چلنا(مادہ سیر ،اجوف یائی)۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کی دنیا سے بے رغبتی کا بیان

(۱۶)-ترجمہ:۔ابراہیم بن بشار نے بیان کیا،انہوں نے کہا،کہ میں ملک شام میں ابراہیم بن ادہم بن منصور بن اسحاق بلخی کی صحبت میں تھا،تو میں نے ان سے کہا،اے ابواسحاق مجھے اپنے معاملے کی ابتدا کے بارے میں بتائیے کیسے ہوا؟تو انہوں نے کہا:"میرے باپ خراسان کے ایک بادشاہ تھے اور میں جوان تھا،ایک دن میں ایک جانور (گھوڑے) پر سوار ہوا اور میرے ساتھ ایک کتا تھا،اور میں شکار کے لیے نکلا،تو میں نے ایک لومڑی کا پیچھا کیا،اسی دوران جب کہ میں اس کی تلاش میں تھا،تواچانک غیب سے آواز دینے والے نے مجھے آواز دی،کیا تو اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہے؟یا تجھے اس کام کا حکم دیا گیا ہے؟تو(اس بات پر)میں گھبرا گیا اور ٹھہر گیا،پھر میں واپس ہوا تو دوبارہ ایڑ لگائی،تو اسی کے مثل تین مرتبہ کیا گیا،(یعنی آواز آنے پر میں ٹھہر جاتا پھر سکون کے بعد ایڑ لگاتا اور ایسا تین بار ہوا)تو میں نے اپنے دل میں سوچا(اور کہا)نہیں اللہ کی قسم میں اس کے لیے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ مجھے اس کا حکم دیا گیا،پھر میں (جانور سے)اترا اور اپنے باپ کے ایک چرواہے سے ملا،تو اس سے اون کا ایک جبہ لیا،پھر اسے پہن لیا،اور گھوڑا اور جو کچھ میرے پاس تھا اسے (والد کے چرواہے کو)دے دیا،پھر جنگل میں داخل ہوا(اور یاد خدا میں مشغول ہو گیا) (شریشی)

(۱۷)-لقمان حکیم نے کہا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا کے عوض بیچتا ہے وہ دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے (ثعالبی)

(۱۸)-کہا گیا ہے کہ دنیا کی مثال راستے کے اس مسافر کی طرح ہے جس کی ابتدا گہوارہ اور جس

کی انتہا قبر ہے، اور ان دونوں کے درمیان کافی منزلیں ہیں، اور بلا شبہ ہر سال ایک منزل کی طرح اور ہر مہینہ ایک فرسخ کی طرح اور ہر دن ایک میل کے مانند ہے، اور ہر سانس دو قدموں کے درمیان کے فاصلے کے مثل ہے، اور وہ (مسافر) برابر چل رہا ہے، تو کسی (مسافر) کے لیے اس کے راستے سے ایک فرسخ باقی رہ گیا ہے، اور دوسرے (مسافر) کے لیے اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ (باقی رہ گیا ہے) (غزالی)

(۱۹) قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخَلِيْلُ: اَلدُّنْيَا أَمَدٌ وَالْاٰخِرَةُ أَبَدٌ وَقَالَ أَيْضًا: اَلدُّنْيَا أَضْدَادٌ مُّتَجَاوِرَةٌ وَأَشْبَاهٌ مُّتَبَائِنَةٌ وَّأَقَارِبُ مُتَبَاعِدَةٌ وَأَبَاعِدُ مُتَقَارِبَةٌ.

قَالَ بَعْضُهُمْ:

إِنَّمَا الدُّنْيَا فَنَاءٌ لَيْسَ لِلدُّنْيَا ثُبُوْتُ ... إِنَّمَا الدُّنْيَا كَبَيْتٍ نَسَجَتْهُ الْعَنْكَبُوْتُ

كُلُّ مَا فِيْهَا لَعُمْرِیْ عَنْ قَلِيْلٍ سَيَفُوْتُ ... وَلَقَدْ يَكْفِيْكَ مِنْهَا أَيُّهَا الْعَاقِلُ قُوْتُ

(۲۰) قَالَ أَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ:

فَلَوْ كَانَ هَوْلُ الموْتِ لَا شَیْءَ بَعْدَهٗ ... لَهَانَ عَلَيْنَا الأَمْرُ وَاحْتَقَرَ الْأَمْرُ

وَلٰكِنَّهٗ حَشْرٌ وَنَشْرٌ وَجَنَّةٌ ... وَنَارٌ وَمَا قَدْ يَسْتَطِيْلُ بِهِ الْخَبَرُ

(۲۱) سُئِلَ بَعْضُ الْفَلَاسَفَةِ مَنِ الَّذِیْ لَا عَيْبَ فِيْهِ فَقَالَ اَلَّذِیْ لَا يَمُوْتُ (للمستعصی)

قَالَ الْمَيْدَانِی:

اَلْعُمْرُ مِثْلُ الضَّيْفِ أَوْ ... كَالطَّيْفِ لَيْسَ لَهٗ إِقَامَهْ

وَأَخُو الحِجَافِیْ سَائِرِ ... الأَحْوَالِ مُرْتَقِبٌ حِمَامَهْ

وَالْجَاهِلُ المُغْتَرُّ مَنْ ... لَمْ يَجْعَلِ التَّقْوٰی إِغْتِنَامَهْ

حل لغات: اَمَدٌ: غایت، آخری حد، (مراد فنا ہونے والی) جمع آمَادٌ۔ اَبَدٌ: ازلی، ہمیشہ رہنے والا، جمع آبَادٌ ۔ اَضْدَادٌ: مخالف، واحد ضِدٌّ۔ مُتَجَاوِرَةٌ: پڑوس میں رہنے والی، اسم فاعل (تفاعل) اَشْبَاهٌ: مثل، مانند، واحد شِبْهٌ۔ مُتَبَاينَةٌ: باہم تفاوت، دور، مخالف، اسم فاعل (تفاعل)۔ اَقَارِبُ: بہت قریب والے، رشتہ دار واحد اَقْرَبُ۔ مُتَبَاعِدَةٌ: دور ہونے والی، اسم فاعل (تفاعل) اَبَاعِدُ: بہت دور ہونے والے، واحد اَبْعَدُ ۔فَنَاءٌ: فنا

ہونا، مصدر (ض) اسم فاعل کے معنی میں مستعمل ہے۔ثُبُوْتٌ: ثابت رہنا، قائم رہنا، مصدر (ن)۔بَیْتٌ: گھر، جمع بُیُوْتٌ ۔نَسَجَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے بنا، نَسَجَ (ن) نَسْجًا بنا (مادہ نسج، صحیح)۔عَنْکَبُوْتٌ :مکڑی، جمع عَنَاکِبُ ۔یَفُوْتُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ختم ہوجائے گی، فَاتَ (ن) فَوْتًا وَ فَوَاتًا ختم ہونا (مادہ فو ت، اجوف واوی)۔قُوْتٌ :خوراک، جمع اَقْوَاتٌ۔ هَوْلٌ: ڈر، جمع اَهْوَالٌ ۔هَانَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب آسان ہوا، هَانَ (ن) هَوْنًا آسان ہونا۔ اَلضَّیْفُ: مہمان، جمع ضُیُوْفٌ۔ طَیْفٌ: خیال، جمع اَطْیَافٌ ۔حِجَا :عقل ، جمع اَحْجَاءٌ۔ مُرْتَقِبٌ: انتظار کرنے والا اسم فاعل (افتعال)۔حِمَامٌ: موت۔ مُغْتَرٌّ: دھوکا کھانے والا، اسم فاعل (افتعال) (مادہ غرر، مضاعف)۔اِغْتِنَامٌ: غنیمت سمجھنا، مصدر (افتعال) (مادہ غنم، صحیح)۔یَسْتَطِیْلُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، لمبا ہوتا ہے (استفعال) لمبا ہونا (مادہ طول، اجوف واوی)۔
(۱۹) ترجمہ:- ابوعبدالرحمٰن خلیل نے کہا ہے، دنیا ختم اور فنا ہوجانے والی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے، اور انھوں نے مزید کہا ہے کہ دنیا (چند ایسی چیزوں کا نام ہے) جو (حقیقت میں) ایک دوسرے سے متضاد اور (بظاہر) ایک دوسری سے ملی ہوئی ہیں، اور چند چیزیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی اور (حقیقت میں) ایک دوسرے سے جداگانہ ہیں، اور (دنیا میں) چند ایسی چیزیں ہیں جو (بظاہر) ایک دوسرے سے قریب اور (حقیقت میں) دور ہیں، اور ایک دوسرے سے دور (لیکن حقیقت میں) قریب ہیں ۔ (شریشی)
(۱)- بے شک دنیا فنا ہونے والی ہے دنیا کے لیے ثبوت نہیں، بلاشبہ دنیا اس گھر کی طرح ہے جسے مکڑی نے بنا ہو۔
(۲)- میری زندگی کی قسم جو کچھ اس (دنیا) میں ہے تھوڑے زمانے میں ختم ہوجائے گی، اور اے عقلمند تجھے اس (دنیا) سے گزارے کی مقدار کافی ہے۔
(۲۰)- ابو العتاہیہ نے کہا ہے (۱) تو اگر (صرف) موت کا خوف ہوتا اس کے بعد کچھ نہ ہوتا، تو ضرور ہم پر معاملہ آسان اور حقیر ہوتا۔ (۲) لیکن (صرف موت ہی کا خوف نہیں بلکہ اس کے ساتھ) حشر ونشر جنت اور جہنم ہے اور وہ چیزیں ہیں جن کی داستان لمبی ہے۔
(۲۱)-کسی فلسفی سے پوچھا گیا وہ ذات کون ہے جس کے اندر کوئی عیب نہیں تو اس نے

جواب دیا وہ ذات جس کو مرنا نہیں ہے۔
میدانی نے کہا ہے:(۱) زندگی مہمان یا خیال کی طرح ہے جس کے لیے ہمیشہ رہنا نہیں۔(۲) اور عقلمند تمام حالتوں میں اپنی موت کا منتظر رہتا ہے۔(۳) اور جاہل دھوکا کھانے والا وہ شخص ہے جو پرہیز گاری کو غنیمت نہ سمجھے۔

اَلْبَابُ الثَّانِی فِی الْحِکَمِ

(۲۲) مَا اکْتَسَبَ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ یَهْدِیْهِ إِلٰی هُدیً وَ یَرُدُّهٗ عَنْ رَدًی
(للمستعصی)

(۲۳) اَلمُهَلَّبُ ابْنُ اَبِی صَفْرَةَ قَالَ عَجِبْتُ لِمَنْ یَشْتَرِی الْعَبِیْدَ بِمَالِهٖ وَ لَا یَشْتَرِی الْأَحْرَارَ بِفَعَالِهٖ ،قِیْلَ وَالسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللهِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللهِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ
(للمستعصی)

(۲۴) مِنْ ظَرِیْفِ کَلَامِ نَصْرِبْنِ سَیَّارٍ ،کُلُّ شَیْءٍ یَبْدُوْ صَغِیْرًا ثُمَّ یَکْبُرُ إِلَّا الْمُصِیْبَةُ فَإِنَّهَا تَبْدُوْ کَبِیْرَةً ثُمَّ تَصْغُرُ ،وَ کُلُّ شَیْءٍ یَرْخُصُ إِذَا کَثُرَ إِلَّا الْأَدَبُ فَإِذَا کَثُرَ غَلَا .   (من لطائف الملوك)

(۲۵) قَالَ أَنُوْ شِرْوَانُ إِنَّ المُرُوْءَةَ اَنْ لَا تَعْمَلَ فِی السِّرِّ تَسْتَحْیِ مِنْهُ فِی الْعَلَانِیَةِ   (للشریشی)

حل لغات: مَا اکْتَسَبَ: ماضی منفی معروف ،اس نے نہیں کمایا،نہیں حاصل کیا، (افتعال)(مادہ کسب،صحیح)۔ اَحَدٌ:کوئی ایک،جمع آحادٌ. عَقْلٌ: دماغ،جمع عُقُوْلٌ. هُدٰی: رہنمائی کرنا، مصدر (ض)(مادہ هدی،معتل لام یائی) . یَرُدُّ:مضارع معروف باز رکھے رَدَّ(ن)رَدًّا روکنا(مادہ ردد،مضاعف ثلاثی) .رَدًیٰ : ہلاک ہونا، مصدر (س)۔ عَبِیْدٌ : غلام،واحد عَبْدٌ . اَحْرَارٌ :آزاد لوگ،واحد حُرٌّ. فَعَالٌ: اچھا کام۔اَلسَّخِیُّ : فیاض، جمع اَسْخِیَاءُ .اَلْبَخِیْلُ: کنجوس آدمی،جمع بُخَلَاءُ.ظَرِیْفٌ:خوش مزاج ،جمع ظُرَفَاءُ .یَبْدُو :مضارع معروف وہ ظاہر ہوتا ہے ،(ف)(مادہ بدء ،مہموز لام)۔یَکْبُرُ : مضارع معروف،وہ بڑا ہوتا ہے، کَبُرَ (ک) کَبِیْرًا بڑا ہونا۔اَلمُصِیْبَةُ : پریشانی ،جمع

مَصَائِبُ. تَصْغُرُ: مضارع معروف، چھوٹا ہوتا ہے، صَغُرَ (ک) صِغَرًا چھوٹا ہونا . یَرْخُصُ: مضارع معروف سستا ہوتا ہے، رَخُصَ (ک) رُخْصًا سستا ہونا. غَلَا : ماضی معروف مہنگا ہوا، غَلَا (ن) غَلَاءً مہنگا ہونا (مادہ غلو، معتل لام واوی)۔ مُرُوْءَةٌ: کامل مردانگی (مادہ مرء، مہموز لام۔ سِرٌّ: راز، بمعنی پوشیدہ طور پر، جمع اَسْرَارٌ. عَلَانِیَةٌ: ظاہر، آشکارا (مادہ علن، صحیح)۔ تَسْتَحْيِ : مضارع معروف توشرم کرتا ہے، (استفعال) (مادہ حیي، لفیف مقرون)۔

دوسرا باب حکمتوں کے بیان میں

(۲۲)-ترجمہ: کسی شخص نے اس عقل سے اچھی کوئی چیز حاصل نہیں کی جو اسے ہدایت کی طرف لے جائے اور ہلاک ہونے سے باز رکھے (مستعصی)

(۲۳)- مہلب بن ابی صفرہ نے کہا ہے: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال سے غلاموں کو خریدتا ہے، اور اچھے کام سے آزادوں کو نہیں خریدتا، کہا گیا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، اور بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور جہنم سے قریب ہے۔ (مستعصی)

(۲۴)- نصر بن سیار کے اچھے کلام میں سے یہ ہے کہ، ہر چیز چھوٹی ظاہر ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے سوائے مصیبت کے اس لیے کہ وہ بڑی ہوکر ظاہر ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے، اور ہر چیز سستی ہوتی ہے جب زیادہ ہوجاتی ہے مگر ادب کیونکہ جب وہ زیادہ ہوجاتا ہے تو وہ زیادہ مہنگا ہوجاتا ہے۔ (من لطائف الملوک)

(۲۵)- نوشرواں نے کہا ہے کہ کامل مردانگی یہ ہے کہ تو پوشیدہ طور پر ایسا کام نہ کرے جسے علانیہ کرنے میں تجھے شرم آئے۔ (شریشی)

(۲۶) قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ اَلْعُلُوْمُ اَرْبَعَةٌ، اَلْفِقْهُ لِلْأَدْيَانِ، وَالطِّبُّ لِلْأَبْدَانِ، وَالنُّجُوْمُ لِلْأَزْمَانِ وَالْبَلَاغَةُ لِلِّسَانِ . (للابشیهی)

(۲۷) قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ سُرُجُ الْأَزْمِنَةِ كُلُّ عَالِمٍ سِرَاجُ زَمَانِهِ يَسْتَضِيءُ بِهِ اَهْلُ عَصْرِهِ . (وله)

(۲۸) قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِی طَالِبٍ،مَا أَتَی اللهُ عَالِمًا عِلْمًا إِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ المِيْثَاقَ أَنْ لَا يَكْتُمَهُ ،وَ قَالَ أَيْضًا مَا أَخَذَ اللهُ عَلَى الْجُهَّالِ أَنْ يَتَعَلَّمُوْا حَتّٰى أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِأَنْ يُعَلِّمُوْا .(للشريشی)

(۲۹) قِيْلَ لِأَفْلَاطُوْنَ مَا هُوَ الشَّيْءُ الَّذِیْ لَا يَحْسُنُ أَنْ يُقَالَ وَ إِنْ كَانَ حَقًّا قَالَ مَدْحُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهٗ . (للأبشيهی)

(۳۰) قَالَ إِبْنُ قُرَّةٍ رَاحَةُ الْجِسْمِ فِیْ قِلَّةِ الطَّعَامِ ،وَ رَاحَةُ النَّفْسِ فِیْ قِلَّةِ الْاٰثَامِ،وَ رَاحَةُ الْقَلْبِ فِیْ قِلَّةِ الْإِهْتِمَامِ ،وَ رَاحَةُ اللِسَّانِ فِیْ قِلَّةِ الْكَلَامِ. (من لطائف الوزراء)

حل لغات: اَلسَّلَفُ: گزرا ہوا انسان، جمع اَسْلَافٌ (مادہ سلف، صحیح)۔اَدْيَانٌ: مذہب، واحد دِيْنٌ (مادہ دین، معتل عین یائی)۔ اَبْدَانٌ: جسم،واحد بَدَنٌ (مادہ بدن، صحیح)۔اَزْمَانٌ :زمانہ،واحد زَمَانٌ(مادہ زمن،صحیح) .لِسَانٌ: زبان،جمع اَلْسِنَةٌ (مادہ لسن، صحیح)۔حُكَمَاءُ : دانش ور لوگ،واحد حَكِيْمٌ (مادہ حکم،صحیح)۔عُلَمَاءُ:عالم حضرات،واحد عَلِيْمٌ،عَالِمٌ:کی جمع عَلَّامٌ وَعَالِمُوْنَ ہے(مادہ علم، صحیح) ۔سُرُجٌ : چراغ،واحد سِرَاجٌ (مادہ سرج،صحیح)۔ يَسْتَضِيءُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ روشنی حاصل کرتا ہے(استفعال)(مادہ ضوء،معتل عین واوی ، ومہموز لام)۔ مِيْثَاقٌ : وعدہ، جمع مَوَاثِيْقُ(مادہ وثق معتل فاواوی)يَكْتُمُ:مضارع معروف واحد غائب وہ چھپاتا ہے،كَتَمَ (ن)كَتْمًا چھپانا(مادہ کتم،صحیح).يَتَعَلَّمُوْا:مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ سیکھیں،(تفعل)(مادہ علم،صحیح)۔يُعَلِّمُوْا:مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ سکھائیں (تفعیل)۔اَلطَّعَامُ :کھانا،خوراک،جمع اَطْعِمَةٌ (مادہ طعم،صحیح)۔ آثَامٌ : گناہ ، واحد اِثْمٌ(مادہ اثم،مہموز فا)۔

(۲۶-۵ترجمہ:)۔سلف میں سے کسی نے کہا ہے:علم چار ہیں،(۱)فقہ مذاہب کے لیے، (۲)اور طب بدنوں کے لیے،(۳) اور نجوم اوقات کے لیے،(۴)اور بلاغت زبان کے لیے۔(ابشیہی)

(۲۷)۔کسی دانشور نے کہا ہے:بلاشبہ علماء زمانے کے چراغ ہیں،ہر عالم اپنے زمانے کا چراغ

ہے جس سے اس کے زمانے والے روشنی حاصل کرتے ہیں۔(ایضًا)

(۲۸)- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی عالم کو علم نہیں دیا مگر اس سے وعدہ لیا کہ وہ اسے نہیں چھپائے گا، اور یہ بھی فرمایا، اللہ تعالی نے جاہلوں سے (وعدہ) نہیں لیا کہ وہ سیکھیں یہاں تک کہ علماء سے (وعدہ) لیا کہ وہ علم سکھائیں۔ (شریشی)

(۲۹)- افلاطون سے کہا گیا، کہ وہ کونسی چیز ہے جس کا کہنا اچھا نہیں ہے اگرچہ وہ سچ ہو، اس نے جواب دیا، آدمی کا خود اپنی تعریف کرنا (اچھا نہیں ہے اگرچہ سچ ہو)۔(ابشیہی)

(۳۰)- ابن قرہ نے کہا ہے: جسم کا آرام کم کھانے میں ہے، نفس کا آرام کم گناہ کرنے میں ہے، دل کا آرام کم اہتمام کرنے میں ہے، اور زبان کا آرام کم بولنے میں ہے۔(من لطائف الوزراء)

(۳۱)- قَالَ اَفْلَاطُوْنُ الْحَكِيْمُ لَا تَطْلُبْ سُرْعَةَ الْعَمَلِ وَاطْلُبْ تَجْوِيْدَهٗ فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَسْئَالُوْنَ فِيْ كَمْ فَرَغَ، وَ إِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى إِتْقَانِهٖ وَ جُوْدَةِ صَنْعَتِهٖ . (امثال العرب)

(۳۲)- مَثَلُ الَّذِيْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَ لَا يَعْمَلُ بِهٖ كَمَثَلِ اَعْمٰى بِيَدِهٖ سِرَاجٌ يَسْتَضِيْءُ بِهٖ غَيْرُهٗ وَ هُوَ لَا يَرَاهُ. (امثال العرب)

(۳۳)- قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ إِذَا خَرَجَتِ الْكَلِمَةُ مِنَ الْقَلْبِ دَخَلَتْ فِي الْقَلْبِ وَ إِذَا خَرَجَتْ مِنَ اللِّسَانِ لَمْ تَتَجَاوَزِ الْاٰذَانَ.

(۳۴)- قَالَ الْاَصْمَعِي سَمِعْتُ بَعْضَ النَّاسِ يَقُوْلُ :اَلْفَقْرُ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ وَالْغِنَى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ وَ قَالَ الْاٰخَرُ :إِخْتَرْ وَطَنًا مَا اَرْضَاكَ فَإِنَّ الْحُرَّ يَضِيْعُ فِيْ بَلَدِهٖ وَ لَا يُعْرَفُ قَدْرُهٗ . (للشريشى)

(۳۵)- قِيْلَ عَشَرَةٌ تَقْبُحُ فِيْ عَشَرَةٍ، ضِيْقُ الصَّدْرِ فِي الْمُلُوْكِ ، وَالْعُذْرُ فِي الأَشْرَافِ، وَالْكِذْبُ فِي الْقُضَاةِ، وَالْخَدِيْعَةُ فِي الْعُلَمَاءِ، وَالْغَضَبُ فِي الأَبْرَارِ، وَالْحِرْصُ فِي الأَغْنِيَاءِ، وَالسَّفْهُ فِي الشُّيُوْخِ، وَالْمَرْضُ فِي الأَطِبَّاءِ ، وَالتَّهَزُّؤُ فِي الْفُقَرَاءِ، وَالْفَخْرُ فِيْ مَنْ لَا اٰلَ لَهٗ. (للشريشى)

حل لغات: سُرْعَةٌ: جلدی کرنا، مصدر (س)۔ تَجْوِيْدٌ: عمدہ بنانا، مصدر (تفعیل) (مادہ

جود، معتل عین واوی)۔ فَرَغَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ فارغ ہوا (ن) يَنْظُرُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ دیکھتے ہیں (ن) (مادہ نظر، صحیح)۔ إِتْقَانٌ: مضبوط کرنا مصدر (افعال) (مادہ تقن، صحیح)۔ جَوْدَةٌ: عمدگی، مصدر (ن) (مادہ جود، معتل عین واوی)۔ صَنْعَةٌ: بناوٹ، مصدر (ف) (مادہ صنع، صحیح)۔ اَعْمىٰ: اندھا، جمع عُمْيٌ. يَرىٰ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دیکھتا ہے (ف) (مادہ رأي، مہموز عین و معتل لام یائی). تَتَجَاوَزُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ آگے بڑھتا ہے (تفاعل) (مادہ جوز، معتل عین واوی). آذَانٌ: کان، واحد اُذْنٌ. اَلْفَقْرُ: محتاجی۔ غُرْبَةٌ: پردیس. اَلْغِنىَ: مالدار ہونا، مصدر (س)۔ إِخْتَرْ: امر حاضر معروف واحد مذکر تو انتخاب کر (افتعال) (مادہ خیر، معتل عین یائی). تَقْبُحُ: واحد مؤنث غائب مضارع معروف بری ہوتی ہے (ک) (مادہ قبح، صحیح). صَدْرٌ: دل، جمع صُدُوْرٌ. اَلْعُذْرُ: بہانہ، جمع اَعْذَارٌ (مادہ عذر، صحیح)۔ اَشْرَافٌ: اچھے لوگ، واحد شَرِيْفٌ (مادہ شرف، صحیح)۔ قُضَاةٌ: قاضی لوگ، واحد قَاضٍ (مادہ قضي، معتل لام یائی)۔ اَلْخَدِيْعَةُ: دھوکا، جمع خُدَعٌ (مادہ خدع، صحیح)۔ اَبْرَارٌ: نیک لوگ، واحد بِرٌّ. اَلْحِرْصُ: لالچ. اَغْنِيَاءُ: مالدار لوگ، واحد غَنِيٌّ. اَلسَّفْهُ: بیوقوفی، مصدر (مادہ سفہ، صحیح)۔ شَيْخٌ: بوڑھا، بزرگ، جمع شُيُوْخٌ. اَطِبَّاءُ: حکیم لوگ، واحد طَبِيْبٌ (مادہ طبب، مضاعف)۔ تَهَزُّءٌ: ٹھٹھا کرنا، مصدر (تفعل) (مادہ ہزء، مہموز لام)۔

(۳۱)- ترجمہ:- حکیم افلاطون نے کہا ہے، کام میں جلدی مت چاہو (بلکہ) اس کے عمدہ بنانے کو چاہو، اس لیے کہ لوگ نہیں پوچھتے ہیں کہ وہ کتنے وقت میں فارغ ہوا، (بلکہ) لوگ اس کام کی مضبوطی اور اس کی بناوٹ کی عمدگی کو دیکھتے ہیں۔ (امثال العرب)۔

(۳۲)- اس آدمی کی مثال جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اس پر (خود) عمل نہیں کرتا ہے اس اندھے کی طرح ہے جس کے ہاتھ میں چراغ ہو اس (چراغ) سے اس کے علاوہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ اس کو نہیں دیکھتا۔ (امثال العرب)

(۳۳)- عامر بن عبد القیس نے کہا ہے: کہ جب بات دل سے نکلتی ہے تو دل میں داخل (اثر کرتی ہے) ہوتی ہے اور جب زبان سے نکلتی ہے تو کانوں سے آگے نہیں بڑھتی۔

(۳۴)-اصمعی نے کہاہے:میں نے کسی عرب کوکہتے ہوئے سنا،کہ غریبی وطن میں (بھی) مسافرت ہے،اور مالداری پردیس میں (بھی) وطن ہے،اور دوسرے شخص نے کہاایساوطن اختیار کر جو تجھے خوش کرے کیونکہ آزاد اپنے شہر میں گمنام ہوتا ہے اوراس کی قدر نہیں پہچانی جاتی۔(شریشی)

(۳۵)-کہا گیا ہے کہ دس (چیزیں) دس (قسم کے لوگوں) میں بری ہوتی ہیں،بادشاہوں میں تنگ دلی،شریفوں میں عذر خواہی،قاضیوں میں جھوٹ،علماء میں فریب،نیک لوگوں میں غصہ،مالداروں میں لالچ،سرداروں،بزرگوں میں بے وقوفی،ڈاکٹروں میں مرض،محتاجوں میں ہنسی مذاق،اور فخر اس آدمی میں جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔

(۳۶) نَظَرَ فَيَلْسُوْفُ إِلىٰ غُلَامٍ حَسَنِ الْوَجْهِ يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ إِنْ قَرَنْتَ بِحُسْنِ خَلْقِكَ حُسْنَ خُلْقِكَ. (ثعالبی)

(۳۷)قَالَتِ الْعَرَبُ لَيْسَ عَلىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ قَبِيْحٌ إِلَّا وَوَجْهُهُ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْهِ (وله)

(۳۸) اَضْعَفُ النَّاسِ مَنْ ضَعُفَ عَنْ كِتْمَانِ سِرِّهٖ،وَ اَقْوَاهُمْ مَنْ قَوِيَ عَلىٰ غَضَبِهٖ وَ اَصْبَرَهُمْ مَنْ سَتَرَ فَاقَتَهٗ،وَ اَغْنَاهُمْ مَنْ قَنِعَ بِمَا تَيَسَّرَ لَهٗ. (امثال العرب)

(۳۹) قِيْلَ قِسُ بْنُ سَاعِدَةَ يَفِدُ عَلىٰ قَيْصَرَ زَائِرًا فَيُكْرِمُهٗ وَ يُعَظِّمُهٗ ،فَقَالَ لَهٗ قَيْصَرُ مَا اَفْضَلُ الْعِلْمِ ،قَالَ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهٗ،قَالَ وَمَا اَفْضَلُ الْعَقْلِ قَالَ وُقُوْفُ المَرْءِ عِنْدَ عِلْمِهٖ،قَالَ فَمَا المَالُ،قَالَ مَاقُضِيَ بِحَقٍّ. (للأصبهانی)

(۴۰) قَالَ حَكِيْمٌ مَنْ ذَا الَّذِيْ بَلَغَ مَقَامًا جَسِيْمًا لَمْ يَبْطَرْ،وَاتَّبَعَ الْهَوٰى فَلَمْ يَعْطَبْ،رَغِبَ إِلَى اللِّئَامِ فَلَمْ يَهُنْ،وَوَاصَلَ الأَشْرَارَ فَلَمْ يَنْدَمْ ،وَصَحِبَ السُّلْطَانَ فَدَامَتْ سَلَامَتُهٗ . (للمستعصی)

حل لغات: قَرَنْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے ملایا، قَرَنَ (ض) قَرْنًا ملانا (مادہ قرن،صحیح)۔خَلْقٌ: پیدائش. خُلْقٌ: عادت (مادہ خلق،صحیح). قَبِيْحٌ: برا، جمع قِبَاحٌ (مادہ

فتح،صحیح)۔ ضَعُفَ :، ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ کمزور ہوا،ضَعُفَ (ک)(مادہ ضعف،صحیح) ضُعْفًا کمزور ہوناکِتْمَانٌ : چھپانا،مصدر (ن)(مادہ کتم،صحیح)۔قَوِیَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ طاقت ور ہوا،قَوِیَ (س)(مادہ قوی،لفیف مقرون) قُوَّۃً طاقتور ہونا.سَتَرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے چھپایا، سَتَرَ (ن)سَتْرًا چھپانا(مادہ ستر،صحیح).قَنِعَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ مطمئن ہوا، قَنِعَ (س)قَنْعًا مطمئن ہونا.یَفِدُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ قاصد بن کر آتا ہے، وَفَدَ (ض)وَفْدًا قاصد بن کر آنا(مادہ وفد،معتل فا واوی).وُقُوْفٌ: ٹھر جانا،مصدر (ض)۔قُضِیَ :ماضی مجہول واحد مذکر غائب فیصلہ کیا گیا، قَضَی (ض)قَضَاءً فیصلہ کرنا(مادہ قضي،معتل لام یائی).جَسِیْمٌ:زبردست۔لَمْ یَبْطَرْ:نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ نہیں اترایا،بَطِرَ(س)بَطَرًا اترانا(مادہ بطر،صحیح).لَمْ یَعْطَبْ:نفی جحد بلم واحد مذکرغائب وہ ہلاک نہیں ہوا،عَطِبَ(س)عَطَبًا ہلاک ہونا(مادہ عطب،صحیح).رَغِبَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ مائل ہوا، رَغِبَ(س)رَغْبَۃً اِلیَ مائل ہونا(مادہ رغب،صحیح) ۔اَللِّئَامُ : کمینہ،واحد لِئَامٌ . لَمْ یَهُنْ:نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ ذلیل نہیں ہوا،هَانَ(ن)هَوَانًا ذلیل ہونا (مادہ ھون،معتل عین واوی)۔اَشْرَارٌ:برے لوگ،واحد شَرِیْرٌ ، مادہ شرر ، مضاعف ثلاثی) ۔لَمْ یَنْدَمْ:نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ شرمندہ نہ ہوا،نَدِمَ(س)نَدَمًا وَ نَدَامَۃً پشیمان ہونا(مادہ ندم،صحیح)۔

(۳۶)-ترجمہ: ۔ایک فلسفی نے ایک خوب صورت بچے کو دیکھا کہ وہ علم حاصل کر رہا ہے تو اس سے کہا،اگر تو اپنی خوب صورتی کے ساتھ اپنی عادت کی اچھائی کو ملالے تو اچھا ہوگا۔ (ثعالبی)

(۳۷)-عرب والوں نے کہا ہے،روئے زمین پر کوئی بدصورت نہیں ہے مگر اس کا چہرہ سب سے خوبصورت ہے۔

(۳۸)-لوگوں میں سب سے کمزور وہ شخص ہے جو اپنا راز چھپانے میں کمزور ہو،اور لوگوں میں طاقتور وہ شخص ہے جو اپنے غصہ پر قابو پالے،اور لوگوں میں سب سے زیادہ صابر وہ شخص ہے جو اپنے فاقہ کو چھپالے،اور لوگوں میں سب سے مالدار وہ شخص ہے جو اسے میسر آئے

اس پر مطمئن ہوجائے۔ (امثال العرب)

(۳۹)- کہا گیا ہے، کہ قس بن ساعدہ قیصر سے ملاقات کرنے آتا تھا تو وہ (قیصر) اس کی تعظیم و توقیر کرتا، قیصر نے (ایک دن) اس سے کہا، سب سے افضل علم کیا ہے؟ اس نے کہا، انسان کا اپنے آپ کو پہچان لینا، اس (قیصر) نے کہا، اور سب سے بڑھ کر عقل کیا ہے؟ کہا، آدمی کا اپنے علم پر ٹھہر جانا، اس (قیصر) نے کہا، تو مال (میں سب سے افضل) کون ہے؟ اس نے کہا، وہ جس کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا گیا ہو۔ (اصبہانی)

(۴۰)- کسی دانشور نے کہا ہے، کون ہے وہ شخص جو کسی بلند مرتبہ پر پہنچا تو اترایا نہیں، اور خواہش نفس کی پیروی کی تو رسوا نہیں ہوا، اور کمینوں کی طرف مائل ہوا تو رسوا نہیں ہوا، اور برے لوگوں سے ملا تو شرمندہ نہیں ہوا، اور بادشاہ کی صحبت اختیار کی تو اس کی سلامتی برقرار رہی۔ (مستعصی)

(۴۱) قَالَ حَكِيْمٌ لِاٰخَرَ يَااَخِي كَيْفَ اَصْبَحْتَ وَ بِنَا مِنْ نِعَمِ اللهِ مَالَا نُحْصِيْهِ مَعَ كَثِيْرِمَا نَعْصِيْهِ،فَمَا نَدْرِيْ اَيَّهُمَا نَشْكُرُ،أَجَمِيْلٌ مَايَنْشُرُ اَوْ قَبِيْحٌ مَا يَسْتُرُ .(امثال العرب)

(۴۲) لَا تَحْمِلْ عَلٰى يَوْمِكَ هَمَّ سَنَتِكَ كَفَاكَ كُلَّ يَوْمٍ مَا قُدِّرَ لَكَ فِيْهِ،فَإِنْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمْرِكَ فَإِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ سَيَاتِيْكَ فِى كُلِّ غَدٍ جَدِيْدٍ بِمَا قَسَّمَ لَكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ عُمْرِكَ فَمَا هَمُّكَ بِمَا لَيْسَ لَكَ.

(۴۳) قَالَ عَلِيٌّ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمْنَعَ نَفْسَهُ مِنْ اَرْبعِ خِصَالٍ فَهُوَ خَلِيْقٌ أَنْ لَا يَنْزِلَ بِهٖ مَكْرُوْهٌ،اَللَّجَاجُ،اَلْعَجَلَةُ،وَالتَّوَانِي وَالْعُجْبُ،وَ ثَمْرَةُ اللَّجَاجِ اَلْحَيْرَةُ وَ ثَمْرَةُ الْعَجَلَةِ اَلنَّدَامَةُ،وَ ثَمْرَةُ التَّوَانِي اَلذِلَّةُ،وَ ثَمْرَةُ الْعُجْبِ اَلْبِغْضَةُ. (للمستعصی)

(۴۴) ذُو الشَّرَفِ لَا تُبْطِرُهٗ مَنْزِلَةٌ نَالَهَا وَإِنْ عَظُمَتْ كَالْجَبَلِ الَّذِىْ لَا تُزَعْزِهُ الرِّيَاحُ ،وَالدَّنِيُّ تُبْطِرُهٗ اَدْنٰى مَنْزِلَةً كَالْكَلَأِ الَّذِىْ يُحَرِّكُهٗ مَرُّ النَّسِيْمِ.(امثال العرب)

حل لغات: اَخٌ: بھائی، جمع اِخْوَانٌ (مادہ اخو، مہموز فا و معتل لام واوی)۔ اَصْبَحْتَ:

ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے صبح کی (افعال). نِعَمٌ: نعمت، واحد نِعْمَةٌ. لَا نُحْصِی: مضارع معروف جمع متکلّم ہم شمار نہیں کرتے ہیں، (افعال) (مادہ حصي، معتل لام یائی)۔ نَعْصِی: مضارع منفی معروف جمع متکلّم ہم نافرمانی کرتے ہیں. عَصَی (ض) عِصْيَانًا نافرمانی کرنا.) (مادہ عصي، معتل لام یائی) مَا نَدْرِیْ: مضارع منفی معروف جمع متکلّم ہم نہیں جانتے ہیں، دَرَی (ض) دِرَايَةٌ جاننا (مادہ دري، معتل لام یائی). يَنْشُرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ظاہر کرتا ہے، نَشَرَ (ن) نَشْرًا پھیلانا، ظاہر کرنا (مادہ نشر، صحیح)۔ لَا تَحْمِلْ: نہی حاضر معروف توبوجھ مت لاد، (ض) (مادہ حمل، صحیح)۔ هَمٌّ: غم، جمع هُمُوْمٌ (مادہ همم، مضاعف ثلاثی). كَفَاكَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب تجھے کافی ہے، كَفَی (ض) كِفَايَةٌ کافی ہونا (مادہ کفي، معتل لام یائی). قَسَّمَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تقسیم کر دیا ہے (تفعیل)۔ إِسْتَطَاعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے طاقت رکھی، (استفعال) (مادہ طوع، معتل عین واوی)۔ خِصَالٌ: عادت، واحد خَصْلَةٌ. لَا يَنْزِلُ: مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ نہ اترے، یا نہ پیش آئے، نَزَلَ (ض) نَزُوْلًا اترنا (مادہ نزل، صحیح). اَللَّجَاجُ: جھگڑا کرنا، خوشامد کرنا مصدر (ض) (مادہ لجج، مضاعف)۔ اَلْعَجَلَةُ: جلدی کرنا، مصدر (س) اَلتَّوَانِی: سستی کرنا مصدر (تفاعل) (مادہ وني، لفیف مفروق). اَلْعُجْبُ: غرور. ثَمَرَةٌ: پھل، نتیجہ، جمع ثَمَرَاتٌ. اَلْحَيْرَةُ: حیران ہونا، مصدر (س) اَلْبِغْضَةُ: سخت دشمنی. لَا تُبْطِرُ: مضارع منفی معروف واحد مؤنث غائب نہ اترائے، اتراہٹ میں نہ ڈالے، (افعال) ۔ مَنْزِلَةٌ: مرتبہ، جمع مَنَازِلُ. نَالَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پایا، نَالَ (س) نَيْلًا پانا (مادہ نيل، معتل عین یائی). جَبَلٌ: پہاڑ، جمع جِبَالٌ. لَا تُزَعْزِعُ: مضارع منفی معروف واحد مؤنث غائب ہلا نہیں سکتی، (فعلل رباعی مجرد)۔ رِيَاحٌ: آندھی، آسمانی فضا، واحد رِيْحٌ ۔ دَنِيٌّ: کمینہ، گھٹیا، جمع أَدْنِيَاءُ (مادہ دني، معتل لام یائی)۔ كَلَأٌ: گھاس، جمع اَكْلَاءٌ (مادہ كلأ، مہموز لام)۔ مَرُّ النَّسِيْمِ: ہوا کا گزرنا (ن)۔

(۴۱)-ترجمہ: ایک حکیم نے دوسرے سے کہا: اے میرے بھائی! تونے کیسے صبح کی اس نے کہا، میں نے صبح کی اس حال میں کہ ہمارے پاس اللہ کی اتنی نعمتیں ہیں جن کو ہم شمار نہیں کر

سکتے حالانکہ ہم اس کی بہت زیادہ نافرمانی کرتے ہیں، تو ہم نہیں جانتے کہ ان دونوں میں سے کس پر شکریہ کریں، کیا اس اچھائی پر جسے وہ ظاہر کرتا ہے یا اس برائی پر جسے وہ چھپاتا ہے۔ (امثال العرب)

(۴۲)- تو اپنے ایک دن پر اپنے ایک سال کا غم مت لاد، تیرے لیے ہر دن وہی کافی ہے جو تیرے لیے (دن) میں مقرر کیا گیا ہے، تو اگر وہ سال تیری زندگی کا ہے، تو بلاشبہ اللہ سبحانہ ہر نیے آنے والے دن میں تجھے وہ دے گا جو تیرے لیے تقسیم فرما دیا ہے، اگر وہ سال تیری زندگی کا نہیں ہے تو تجھے کیا غم ہے اس چیز کا جو تیری نہیں ہے۔

(۴۳)- حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، جو شخص چار عادتوں سے اپنے آپ کو روکنے کی طاقت رکھے تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے کوئی ناپسندیدہ چیز پیش نہ آئے (وہ چار عادتیں یہ ہیں) (۱) جھگڑا کرنا، (۲) جلدی کرنا، (۳) سستی کرنا، (۴) غرور کرنا، تو جھگڑا کرنے کا نتیجہ حیرانی ہے، اور جلدی کرنے کا نتیجہ شرمندگی ہے، اور سستی کرنے کا نتیجہ رسوائی ہے، اور غرور کا نتیجہ سخت دشمنی ہے۔ (مستعصی)

(۴۴)- شریف آدمی کو وہ مرتبہ جس کو اس نے پالیا ہو مغرور نہیں بناتا ہے اگرچہ وہ مرتبہ عظیم ہو اس پہاڑ کی طرح جس کو ہوائیں ہلا نہ سکیں، اور کمینہ کو ادنی مرتبہ مغرور بنا دیتا ہے اس گھاس کی طرح جسے نرم ہوا کا گزرنا بھی ہلا دیتا ہے۔ (امثال العرب)

(۴۵) قَالَ الْحَكِيْمُ ثَمَانِيَةٌ تَجْلُبُ الذِلَّةَ عَلَى اَصْحَابِهَا وَهِيَ جُلُوْسُ الرَّجُلِ عَلٰى مَائِدَةٍ لَمْ يُدْعَ إِلَيْهَا وَالتَّأَمُّرُ عَلٰى صَاحِبِ الْبَيْتِ ، وَالطَّمَعُ فِى الإِحْسَانِ مِنَ الْأَعْدَاءِ،وَ مَضَي الْمَرْءِ إِلٰى حَدِيْثِ اثْنَيْنِ لَمْ يُدْخِلاَهُ بَيْنَهُمَا ، وَإِخْتِفَارُ السُّلْطَانِ،وَ جُلُوْسُ الْمَرْءِ فَوْقَ رُتْبَتِهٖ،وَالتَّكَلُّمُ عِنْدَ مَنْ لَا يَسْتَمِعُ الْكَلَامَ وَ مُصَادَفَةُ مَنْ لَيْسَ بِأَهْلٍ. (للغزالی)

(۴۶) قَالَ الرَّشِيْدُ لِحَاجِبِهٖ اُحْجُبْ عَنِّي مَنْ إِذَا قَعَدَ اَطَالَ وَ إِذَا سَأَلَ اَحَالَ وَلَا تَسْتَخِفَّنَّ(۱) بِذِى الْحُرْمَةِ،وَ قَدِّمْ اَبْنَاءَ الدَّعْوَةِ. (للثعالبی)

(۴۷) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ،وَمَنْ يُرِى النَّاسَ أَنَّ فِيْهِ خَيْرًا وَلَا خَيْرَ فِيْهِ. (للسیوطی)

(۴۸) لَا تَحْمَدَنَّ إِمْرَأً حَتّٰی تُجَرِّبَهٗ وَلَا تَـذُمَّنَّهٗ مِـنْ غَيْـرِ تَجْـرِيْبٍ
إِنَّ الرِّجَالَ صَنَادِيْقُ مُقَفَّـلَةٌ وَمَا مَفَا تِيْحُهَا غَيْرَ التَّجَارِيْبِ
(للشبراوی)

(۴۹) قَدْ قِيْلَ إِنَّ الْكِتَابَ هُوَ الْجَلِيْسُ الَّذِيْ لَا يُنَافِقُ وَلَا يُمِلُّ وَلَا يُعَاتِبُكَ إِذَا جَفَوْتَهٗ وَلَا يُفْشِي سِرَّكَ. (لابن الطقطقی)

(۵۰) قَالَ إِبْنُ الْأَحْوَصِ يَذُمُّ مَنْ نَفَعَ الْأَبَاعِدَ دُوْنَ الْأَقَارِبِ
مِنَ النَّاسِ مَنْ يَغْشَى الْأَبَاعِدَ نَفْعُهٗ وَ يَشْقىٰ بِهٖ حَتَّى الْمَمَاتِ أَقَارِبُه
وَمَا خَيْرٌ مَنْ لَا يَنْفَعُ الْأَهْلَ عَيْشُهٗ وَ إِنْ مَاتَ لَمْ يَجْزَعْ عَلَيْهِ قَرَائِبُـهٗ

(۱) نوٹ: قدیم نسخہ میں تَخِفَّنَّ ہے جس کا معنی ہلکا ہونا ہوتا ہے اور اس کا صلہ باؔ بھی نہیں ہے حالاں کہ کتاب میں باصلہ کے ساتھ ہے اس لیے یہ معنی موقع کے اعتبار سے درست نہیں ہوتا ہے اور اصل صیغہ باب استفعال سے باصلہ کے ساتھ وَلَا تَسْتَخِفَنَّ بِذِی الْحِرْمَةِ ہے جس کا معنی حقیر سمجھنا ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم۔

حل لغات: تَجْلُبُ: مضارع معروف وہ سبب بنتی ہے، جَلَبَ عَلیٰ (ن) جَلْبًا سبب بننا، ہانک کر لانا (مادہ جلب، صحیح)۔ مَائِدَةٌ: دسترخوان، جمع مَوَائِدُ، وَمَائِدَاتٌ (مادہ مید، معتل عین یائی)۔ لَمْ يُدْعَ: مضارع منفی مجہول وہ نہیں بلایا گیا، دَعَا (ن) دُعَاءً بلانا (مادہ دعو، معتل لام واوی)۔ اَلتَّأَمُّرُ: زبردستی کرنا، سازش کرنا، حکومت جتانا مصدر (تفعل) (مادہ أمر، مہموز فا)۔ اَلطَّمَعُ: لالچ کرنا، مصدر (ف)۔ اَعْدَاءٌ: دشمن، واحد عَدُوٌّ۔ حَدِيْثٌ: گفتگو، جمع اَحَادِيْثٌ۔ إِخْتِفَارٌ: عہد توڑنا، مصدر (افتعال) (مادہ خفر، صحیح)۔ اَلسُّلْطَانُ: بادشاہ، جمع سَلَاطِيْنُ۔ لَا يَسْتَمِعُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب غور سے نہیں سنتا ہے، (افتعال) (مادہ سمع، صحیح)۔ مُصَادَقَةٌ: باہم دوستی کرنا، مصدر (مفاعلت) (مادہ صدق، صحیح)۔ حَاجِبٌ: دربان، جمع حُجَّابٌ۔ اُحْجُبْ: امر حاضر معروف تو روک دے (ن)۔ قَعَدَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ بیٹھا، قَعَدَ (ن) قُعُوْدًا بیٹھنا۔ اَطَالَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دراز کیا، (افعال) (مادہ طول، معتل عین واوی)۔ اَحَالَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے محال بات کہی، (افعال) (مادہ

حول، معتل عین واوی)۔ لَا تَسْتَخِفَّنَّ: نہی حاضر معروف واحد مذکر حاضر بانون ثقیلہ، ہر گز حقیر نہ جان، (استفعال) (مادہ خفف، مضاعف ثلاثی)۔ ذِی الْحُرْمَةِ: عزت والے لوگ۔ اَبْنَاءُ الدَّعْوَةِ: مبلغین۔ جَائِرٌ: اسم فاعل ظلم کرنے والا، (ن)۔ یُرِی: مضارع معروف واحد مذکر غائب دکھاتا ہے، (افعال)۔ لَا تَحْمَدَنَّ: نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ تو ہر گز تعریف مت کر، (س) (مادہ حمد، صحیح)۔ لَا تَذُمَّنَّ: نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ ہر گز برائی نہ کر، (ن) (مادہ ذمم، مضاعف)۔ صَنَادِيْقُ: بکس پیٹی، واحد صُنْدُوْقٌ. مُقَفَّلَةٌ: اسم مفعول بند کیے ہوئے، (تفعیل) (مادہ قفل، صحیح)۔ مَفَاتِيْحُ: چابیاں، واحد مِفْتَاحٌ. تَجَارِيْبُ: تجربات، واحد تَجْرِبَةٌ. اَلْجَلِيْسُ: ہمنشین، جمع جُلَسَاءُ. لَا يُنَافِقُ: مضارع منفی معروف وہ نفاق نہیں کرتا ہے، (مفاعلت) (مادہ نفق، صحیح)۔ لَا يُمِلُّ: مضارع منفی معروف وہ ملال واکتاہٹ میں نہیں ڈالتا ہے، (افعال) (مادہ ملل، مضاعف)۔ لَا يُعَاتِبُكَ: مضارع منفی معروف تجھے ملامت نہیں کرتا ہے (مفاعلت) (مادہ عتب، صحیح)۔ جَفَوْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تو نے سختی کی، جَفْوٌ (ن) جَفَاءَةٌ سختی کرنا (مادہ جفو، ناقص واوی)۔ اَبَاعِدُ: غیر منصرف، دور رہنے والے لوگ، واحد اَبْعَدُ (مادہ بعد، صحیح)۔ اَقَارِبُ: غیر منصرف، زیادہ قریب کے لوگ، واحد اَقْرَبُ (مادہ قرب، صحیح)۔ يَغْشِي: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ڈھانپتا ہے، غَشِيَ (س) غَشْيًا ڈھانپنا گھیر لینا (مادہ غشي، ناقص یائی)۔ يَشْقِي: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ نامراد ہوتا ہے، شَقِيَ (س) شَقَاءً بدبخت ہونا نامراد ہونا (مادہ شقي، ناقص یائی)۔ لَمْ يَجْزَعْ: نفی جحد بلم وہ پریشان نہیں ہوا، جَزِعَ (س) جَزَعًا پریشان ہونا (مادہ جزع، صحیح)۔

(۴۵)- **ترجمہ**۔ ایک حکیم نے کہا، آٹھ چیزیں وہ ہیں جو اپنے اصحاب پر ذلت کا سبب بنتی ہیں اور وہ (آٹھ چیزیں یہ ہیں) آدمی کا ایسے دسترخوان پر بیٹھنا جس پر اسے بلایا نہیں گیا ہے، اور صاحب خانہ پر حکمرانی کرنا، دشمنوں سے اچھے سلوک کی امید کرنا، آدمی کا ایسے دو شخصوں کی بات میں دخل دینا جنہوں نے اپنے درمیان اسے شامل نہ کیا ہو، بادشاہ کا عہد توڑنا، انسان کا اپنے مرتبہ سے اوپر بیٹھنا، ایسے شخص سے گفتگو کرنا جو بات کو غور سے نہیں سنتا ہو، اور اس شخص سے دوستی کرنا جو اس (دوستی) کا اہل نہ ہو۔ (غزالی)

(۴۶)-ہارون رشید نے اپنے دربان سے کہا: تم مجھ سے اس شخص کو روکو جو بیٹھے تو (بیٹھنا) لمبا کرے، اور جب سوال کرے تو محال بات کا سوال کرے، اور ہر گز عزت والے کو حقیر نہ سمجھو، مبلغین کو (دوسروں پر) مقدم رکھو۔ (ثعلبی)

(۴۷)-لوگوں میں سب سے سخت عذاب قیامت کے دن ظالم حاکم کو ہوگا اور اس شخص کو ہوگا جو لوگوں کو دکھائے کہ اس (مجھ) میں بھلائی ہے حالاں کہ اس میں بھلائی نہ ہو۔ (سیوطی)

(۴۸)-کسی آدمی کی ہرگز تعریف مت کر جب تک اس کا تجربہ نہ کر لے، اور بغیر تجربہ کے ہر گز اس کی مذمت مت کر۔ بیشک لوگ بند کیے ہوئے صندوق ہیں، اور تجربات کے علاوہ ان کی کنجیاں نہیں ہیں۔ (شبراوی)

(۴۹)-کہا گیا ہے کہ کتاب وہ ہم نشیں ہے جو دھوکہ نہیں دیتا ہے اور نہ اکتاہٹ میں ڈالتا ہے اور نہ تجھے ملامت کرتا ہے جب تو اس کے ساتھ بد سلوکی کرے اور نہ تیرے راز کو فاش کرتا ہے۔ (ابن الطقطقی)

(۵۰)-ابن احوص نے اس شخص کی مذمت کرتے ہوئے کہا جو قریبی لوگوں کے بجائے دور کے لوگوں کو فائدہ پہنچائے:

(۱)-کچھ لوگ وہ ہیں جن کا نفع دور کے لوگوں کو ڈھانپ لیتا ہے، اور اس کے قریبی لوگ مرنے تک محروم (نامراد) رہتے ہیں۔

(۲)-اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کی زندگی سے اس کے گھر والوں کو نفع نہ پہنچے اور اگر وہ مرجائے تو اس کے رشتہ دار اس پر بے تاب و پریشان نہ ہوں۔

(۵۱)- قِيْلَ مَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهُ وَجَبَتْ مَحَبَّتُهُ وَطَلَاقَةُ الْوَجْهِ عُنْوَانُ الضَّمِيْرِ، وَ شِرَاكُ الْاٰمِلِ الْبَصِيْرُ،وَقِيْلَ حُسْنُ الْبَشَرِ إِكْتِسَابُ الذِّكْرِ، وَالبَشَاشَةُ مِصْيَدَةُ المَوَدَّةِ.

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ :

بُنَيَّ إِنَّ الْبِرَّ شَيْئٌ هَيِّنٌ ۔۔۔ وَجْهٌ طَلِيْقٌ وَكَلَامٌ لَيِّنٌ

(للثعالبی)

(۵۲)-قِيْلَ ثَلَاثَةٌ تُوْرِثُ ثَلَاثَةً .اَلنَّشَاطُ يُوْرِثُ الْغِنىٰ،وَالْكَسْلُ يُوْرِثُ الْفَقْرَ ،وَالشَّرَاهَةُ تُوْرِثُ المَرَضَ.

صَاحِبُ الشَّهْوَةِ عَبْدٌ فَإِذَا　　غُلِبَتِ الشَّهْوَةُ صَارَ مَلِكًا.

(۵۳)-اَلْعِلْمُ شَجَرَةٌ وَالْعَمَلُ ثَمَرُهَا وَلَوْ قَرَأتُ الْعِلْمَ مِأَةَ سَنَةٍ ،وَجَمَعَتُ اَلْفَ كِتَابٍ لَا اَكُوْنُ مُسْتَعِدًّا لِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالىٰ إِلَّا بِالْعَمَلِ لِأَنَّ لَيْس لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعىٰ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا لِأَنَّ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلٰئِكَ هُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا. (للغزالی)

(۵۴)-قَالَ مُعَاوِيَةُ عَجِبْتُ لِمَنْ يَطْلُبُ أَمْرًا بِالْغَلَبَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِالْحُجَّةِ وَلِمَنْ يَطْلُبُهُ بِخُرْقٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِرِفْقٍ.

(۵۵)- وَكَانَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَثَرَ عَلىٰ رَجُلٍ سَرَقَ دُرَّةً فَبَاعَهَا فَلَمَّا بَصَرَ بِالرَّجُلِ إِسْتَحىٰ،فَقَالَ لَهُ اَلَمْ تَكُنْ طَلَبْتَ هٰذِهِ الدُّرَّةَ مِنِّی فَوَهَبْتُهَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ فَخَلَّى سَبِيْلَهُ.

(۵۶)-جَنِّبْ كَرَامَتَكَ اللِّئَامَ فَإِنَّكَ إِنْ إَحْسَنْتَ إِلَيْهِمْ لَمْ يَشْكُرُوْا وَإِنْ أَنْزَلْتَ بِهِمْ شَدِيْدَةً لَمْ يَصْبِرُوْا. (للثعالبی)

أَنْشَدَ بَعْضُهُمْ:

إِنْ قَلَّ مَالِی فَلَا خُلٌّ يُصَاحِبُنِی　　أَوْ زَادَ مَالِی فَكُلُّ النَّاسِ خُلَّانِی

فَكَمْ عَدُوٍّ لِبَذْلِ الـمَالِ صَاحَبَنِی　　وَصَاحِبٍ عِنْدَ فَقْدِ المَالِ خَلَّانِی

(الف ليلة وليلة)

حل لغات: لاَنَتْ : ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ نرم ہوئی۔ لَانَ (ض) لِيْناً نرم ہونا(مادہ لين،اجوف يائی)۔طَلَاقَةُ الْوَجْهِ : ہنس مکھ ،خندہ روئی۔ عُنْوَانٌ: پتہ،وہ جس کے ظاہر سے باطن کا حال معلوم ہو،جمع عَنَاوِيْنُ،غیر منصرف(مادہ عنو،ناقص واوی) ۔ ضَمِيْرٌ:دل،جمع ضَمَائِرُ۔ شَرَكٌ: پھندا،جمع أَشْرَاكٌ۔ آمِلٌ: امید کرنے والا اسم فاعل،واحد اَمَلٌ، جمع آمِلُوْنَ۔بَصِيْرٌ:ہوشیار،دانا،جمع بُصَرَاءُ۔ إِكْتِسَابٌ :حاصل کرنا، مصدر(افتعال)(مادہ کسب ،صحیح) ۔ذِكْرٌ: شہرت،جمع ذُكُوْرٌ ۔ اَلْبَشَاشَةُ: خندہ رو

ہونا،مصدر (س)۔ مِصْيَدَةٌ : جال اسم آلہ،جمع مَصَائِدُ (س)(مادہ صید،اجوف یائی)۔ مَوَدَّةٌ: محبت (مادہ ودد،مضاعف ثلاثی) . اَلْبِرُّ :نیکی ۔ هَيِّنٌ: آسانی (مادہ ھون،اجوف واوی هَيِّنٌ اصل میں هَيْوِنٌ تھاسَيِّدٌ کا قاعدہ جاری کرکے واو کو یاکیا پھریا کا یامیں ادغام کردیا) ۔وَجْهٌ طَلِيْقٌ: ہنس مکھ چہرہ۔ لَيِّنٌ : نرم(مادہ لین،اجوف یائی،اس میں بھی سید کا قاعدہ جاری ہے). اَلنَّشَاطُ: چستی ،ہشاش بشاش ہونا،مصدر (ن)۔يُوْرِثُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب سبب بنتا ہے،(افعال)(مادہ ورث،معتل فا واوی)۔ اَلْكَسَلُ: سست ہونا مصدر (س)۔ اَلشَّرَاهَةُ: کھانے کی خواہش ، بہت لالچی ہونا ،مصدر (س)۔ اَلمَرْضُ :بیماری،جمع اَمْرَاضٌ۔شَجَرَةٌ: درخت، جمع اَشْجَارٌ. ثَمَرٌ: پھل،نتیجہ جمع اَثْمَارٌ۔ مُسْتَعِدٌّ: حقدار ہونا،(استفعال)(مادہ عدد ، مضاعف)۔ سَعَيَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے کوشش کی ،سَعَيَ (ف)سَعْياً کوشش کرنا(مادہ سعي،ناقص یائی)۔ يَرْجُوْ : مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ امید کرتا ہے ،رَجَا (ن)رَجَاءً وَ رَجْواً امید کرنا(مادہ رجو،معتل لام واوی)۔خُرْقٌ: سختی ۔رِفْقٌ: نرمی۔ عَثَرَ عَلیَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ مطلع ہوا،عَثَرَ (ن)عُثُوْراً مطلع ہونا۔سَرَقَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے چرایا،سَرَقَ (ض)سَرَقاً چرانا .دُرَّةٌ: موتی جمع دُرَرٌ. خَلَّیَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے چھوڑ دیا(تفعیل)(مادہ خلو ناقص واوی)۔جَنِّبْ: امر حاضر معروف تو بچا، (تفعیل) ۔لِئَامٌ: کمینے ،واحد لَئِيْمٌ (مادہ لئم،مھموز عین)۔ قَلَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب کم ہوا،قَلَّ (ض)قِلَّةً تھوڑا ہونا(مادہ قلل،مضاعف)۔خُلٌّ: دوست جمع اَخْلَالٌ۔ يُصَاحِبُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دوستی کرتا ہے (مفاعلت)۔خُلَّانٌ: خالص دوست،واحد خَلِيْلٌ۔بَذْلٌ: خرچ کرنا،مصدر (ن)۔

ترجمہ:(۵۱)- کہا گیا ہے کہ جس کی بات نرم ہو اس کی محبت ضروری ہو جاتی ہے ،اور ہنس مکھ چہرہ دل کا پتہ ہے ،ہوشیار آرزومند کا پھندا ہے ،اور کہا گیا ہے کہ انسان کی خوبصورتی شہرت کا حاصل کرنا ہے اور ہنس مکھ ہونا دوستی کا جال ہے۔

سفیان بن عینیہ نے کہا:اے میرے بیٹو! بلاشبہ نیکی بہت آسان چیز ہے ہنس مکھ چہرہ اور نرم بات۔

(۵۲)- کہا گیا ہے کہ تین (چیزیں) تین (چیزوں) کا سبب بنتی ہیں، چستی مالداری کا سبب ہوتی ہے، سستی محتاجی کا سبب ہوتی ہے، اور کھانے کی خواہش مرض کا سبب ہوتی ہے، شہوت والا غلام ہے، (جب تک وہ مغلوب رہے) اور جب شہوت مغلوب ہوجائے تو وہ بادشاہ ہو جائے گا۔

(۵۳)- علم ایک درخت ہے اور عمل اس کا پھل ہے اور اگر میں سو سال تک علم پڑھوں اور ہزاروں کتابیں جمع کرلوں تو پھر (بھی) بغیر عمل کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حقدار نہ بنوں گا، اس لیے کہ انسان کے لیے نہیں ہے مگر وہی جو اس نے کوشش کی، تو جو اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے، اس لیے کہ جو اچھا عمل کرتے ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۵۴)- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی کام کو غلبہ سے طلب کرے حالانکہ وہ دلیل کے ذریعہ اس کو حاصل کرنے پر قادر ہو اور (تعجب ہے) اس شخص پر جو کسی کام کو سختی سے طلب کرے حالانکہ وہ نرمی کے ذریعہ اس کو حاصل کرنے پر قادر ہو۔

(۵۵)- جعفر بن سلیمان ایک ایسے آدمی پر مطلع ہوئے جس نے ایک موتی چرایا پھر اسے بیچ دیا جب انھوں نے اس شخص کو دیکھا تو وہ شرمندہ ہوا، تو حضرت جعفر بن سلیمان نے اس (چور) سے کہا، کیا تم نے مجھ سے موتی نہیں طلب کیا تھا تو میں نے اس کو تمہیں دیدیا تھا؟ اس شخص نے کہا، ہاں تو جعفر نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

(۵۶)- تو اپنی عزت کمینوں سے بچا، اس لیے کہ اگر تو ان پر احسان کرے گا تو وہ شکریہ ادا نہیں کریں گے اگر تو ان پر سختی کرے گا تو وہ صبر نہیں کریں گے۔ (ثعالبی)

کسی شاعر نے (حسب ذیل) اشعار پڑھے۔

(۱)- اگر میرا مال کم ہو جائے تو میرے ساتھ رہنے والا کوئی دوست نہیں اور اگر (میرا مال) زیادہ ہو جائے تو سبھی لوگ میرے دوست ہیں۔

(۲)- تو کتنے دشمن ہیں جو مال خرچ کرنے کی وجہ سے میرے ساتھ رہے، اور کتنے دوست ہیں جنھوں نے مال ختم ہونے کے وقت میرا ساتھ چھوڑ دیا۔ (الف لیلہ ولیلہ)۔

(۵۷) – قَالَ اَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ ذَاكِرَ الْمَوْتِ:

لَيْتَ شَعْرِیْ فَإِنَّنِی لَسْتُ أَدْرِیْ أَیُّ يَوْمٍ يَكُوْنُ آخِرُ عُمْرِیْ
وَ بِأَیِّ الْبِلَادِ تُقْبَضُ رُوْحِیْ وَ بِأَیِّ الْبِقَاعِ يُحْفَرُ قَبْرِیْ

(۵۸) – قَالَ شَمْسُ الدِّيْنِ اَلنَّوَاجِی:

خَلْوَةُ الْإِنْسَانِ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ عِنْدَهُ
وَ جَلِيْسُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ

(۵۹)– قَالُوْا اَلْمَمْلَكَةُ تَخْصِبُ بِالسَّخَاءِ وَتَعْمُرُ بِالْعَدْلِ وَتَثْبُتُ بِالْعَقْلِ وَتُحْرَسُ بِالشُّجَاعَةِ وَتُسَاسُ بِالرِّ يَاسَةِ وَقَالُوْا اَلشَّجَاعَةُ لِصَاحِبِ الدَّوْلَةِ. (عن الفخری)

إِذَا مَلِكٌ لَمْ يَكُنْ ذَاهِبَةٍ فَدَعْهُ فَدَوْلَتُهُ ذَاهِبَةٌ

(۶۰)– قَالَ إِبْلِيْسُ إِذَا ظَفِرْتُ مِنْ إِبْنِ آدَمَ بِثَلٰثَةٍ لَمْ أُطَالِبْهُ بِغَيْرِهَا إِذَا أُعْجِبَ بِنَفْسِهٖ وَاسْتَكْثَرَ عَمَلَهٗ وَنَسِیَ ذَنْبَهٗ. (للثعالبی)

(۶۱)سَأَلَ الْأَسْكَنْدَرُ اَرَسْطَاطَالِيْس أَيُّهُمَا أَفْضَلُ لِلْمُلُوْكِ أَلشُّجَاعَةُ أَمِ الْعَدْلُ ،فَقَالَ اَرَسْطَاطَالِيْسُ إِذَا عَدَلَ السُّلْطَانُ لَمْ يَحْتَجْ إِلَی الشُّجَاعَةِ. (للغزالی)

(۶۲)۔ قَالَ الشَّافِعِیُّ أَنْفَعُ الْأَشْيَاءِ أَنْ يَعْرِفَ الرَّجُلُ قَدْرَ مَنْزِلَتِهٖ وَمَبْلَغَ عَقْلِهٖ ثُمَّ يَعْمَلُ بِحَسْبِهٖ.(للثعالبی)

(۶۳)۔قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاأَيُّهَاالنَّاسُ إِيَّكُمْ وَالْبِطْنَةَ فَإِنَّهَا مُكْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوةِ وَمُفْسِدَةٌ لِلْقَلْبِ وَمُوْرِثَةٌ لِلسَّقْمِ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ إِذَا كُنْتَ بَطِنًا فَعُدَّ نَفْسَكَ زَمِنًا.

(۶۴)-قَالَ لُقْمَانُ لِإِبْنِهٖ يَا بُنَیَّ لَا تُجَالِسِ الْفُجَّارَ وَلَا تُمَاشِهِمْ ،إِتَّقِ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَيُصِيْبُكَ مَعَهُمْ،وَجَالِسِ الْفُضَلَاءَ وَالْعُلَمَاءَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰی يُحْیِ الْقُلُوْبَ الْمَيْتَةَ بِالْفَضِيْلَةِ وَالْعِلْمِ كَمَا يُحْیِ الْأَرْضَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ.(للشريشی)

حل لغات: لَيْتَ شَعْرِیْ: کاش میں جانتا۔ يُحْفَرُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب کھودی جائے گی، حَفَرَ (ض) حَفْرًا کھودنا (مادہ حفر، صحیح) أَدْرِیْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب میں جانتا ہوں، دَرَی (ض) دِرَايَةً جاننا (مادہ دري، ناقص یائی)۔ تُقْبَضُ: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب روح قبض کی جائے گی، قَبَضَ (ض) قَبْضًا روح قبض کرنا۔ بِقَاعٌ: زمین کے ٹکڑے، واحد بُقْعَةٌ۔ قَبْرٌ: قبر جمع قُبُوْرٌ۔ خَلْوَةٌ: تنہا رہنا، خالی رہنا مصدر (ن) (مادہ خلو، ناقص واوی)۔ تَخْضَبُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب زرخیز ہوتی ہے، خَضِبَ (س) خُضُوْبًا سرسبز ہونا۔ تَعْمُرُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب آباد ہوتی ہے عَمَرَ (ن) عَمْرًا آباد ہونا۔ تُحْرَسُ: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب دیکھ بھال کی جاتی ہے حَرَسَ (ن) حَرْسًا حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرنا۔ تَثْبُتُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب ثابت وباقی رہتی ہے ثَبَتَ (ن) ثَبَاتًا وَثُبُوْتًا قائم رہنا، ثابت قدم ہونا۔ تُسَاسُ: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب دیکھ بھال کی جاتی ہے، سَاسَ (ن) سِيَاسَةً دیکھ بھال کرنا (مادہ سوس، اجوف واوی)۔ اَلرِّيَاسَةُ: سرداری۔ ذَاهِبَةٍ: یہ لفظ مرکب ہے، ذُو بمعنی والا اور هِبَةٍ عطیہ ہے۔ ذَاهِبَةٌ: اسم فاعل جانے والی (ف)۔ ظَفِرْتُ: ماضی معروف واحد مذکر غائب میں غالب آگیا، کامیاب ہوگیا، ظَفِرَ (س) ظَفْرًا کامیاب ہونا۔ أُطَالِبُ: مضارع معروف واحد متکلم میں طلب کرتا ہوں (مفاعلت)۔ أُعْجِبَ: ماضی مجہول اس نے تکبر کیا، (افعال)۔ نَسِیَ: ماضی معرود واحد مذکر غائب وہ بھول گیا، نَسِیَ (س) نِسْيَانٌ بھولنا (مادہ نسي، ناقص یائی)۔ لَمْ يَحْتَجْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ محتاج نہیں ہوا (افتعال) (مادہ حوج، اجوف واوی، لَمْ يَحْتَجْ اصل میں لَمْ يَحْتَوِجْ تھا لم کی وجہ سے حرف علت واؤ گر گیا)۔ بِطْنَةٌ: بسیار خوری۔ مُكْسِلَةٌ: سست بنانے والی اسم فاعل (افعال)۔ مُفْسِدَةٌ: بگاڑنے والی، اسم فاعل (افعال)۔ مُوْرِثَةٌ: سبب بننے والی، اسم فاعل (افعال)۔ اَلسَّقْمُ: بیماری، جمع اَسْقَامٌ۔ بَطِنٌ: زیادہ کھانے والا، پیٹو۔ عُدَّ: فعل امر واحد حاضر معروف، توشمار کر (ن) (مادہ عدد، مضاعف)۔ زَمِنٌ: اپاہج، دائم المرض۔ لَا تُجَالِسْ: نہی حاضر معروف، توساتھ نہ بیٹھ (ض)۔ اَلْفُجَّارُ: بدکار لوگ، واحد فَاجِرٌ۔ لَا تُمَاشِ: نہی حاضر معروف، توساتھ نہ چل (مفاعلت) (مادہ مشي، ناقص یائی)۔ إِتَّقِ: فعل امر

حاضر معروف توڑر (افتعال)(مادہ وقی، لفیف مفروق)۔ وَابِلٌ: تیز بارش (مادہ وبل، مثال واوی)۔ مَطَرٌ: بارش، جمع اَمْطَارٌ۔

(۵۷)-ترجمہ: ابوالعتاہیہ نے موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:(۱) کاش میں جانتا تو یقیناً میں نہیں جانتا ہوں کہ کون سا دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا،(۲) اور کس شہر میں میری روح قبض کی جائے گی اور کس زمین کے حصہ پر میری قبر کھودی جائے گی۔

(۵۸)-شمس الدین نواجی نے کہا ہے:(۱) انسان کا تنہا رہنا بہتر ہے، اس کے پاس برا ہمنشین ہونے سے۔(۲) اور اچھا ہمنشین بہتر ہے، آدمی کے تنہا بیٹھنے سے۔

(۵۹)- لوگوں نے کہا ہے کہ سلطنت سخاوت سے سبز و شاداب ہوتی ہے، انصاف سے آباد ہوتی ہے، عقل سے قائم رہتی ہے، بہادری سے حفاظت کی جاتی ہے اور سرداری سے دیکھ بھال کی جاتی ہے مزید کہا ہے کہ بہادری حکومت والے کے لیے ضروری ہے۔(فخری)

(۱)-جب بادشاہ بخشش کرنے والا نہ ہو تو اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کی حکومت جانے والی ہے۔

(۶۰)-شیطان نے کہا: جب میں انسان پر تین چیزوں کے ذریعہ کامیاب ہو جاتا ہوں تو میں اس سے اس کے علاوہ کا مطالبہ نہیں کرتا ہوں (۱) جب وہ تکبر کرے (۲) اپنے عمل کو زیادہ سمجھے (۳) اور اپنے گناہ کو بھول جائے۔(ثعالبی)

(۶۱)- سکندر نے ارسطاطالیس (حکیم) سے سوال کیا کہ بادشاہوں کے لیے کونسی چیز افضل ہے بہادری یا انصاف! تو ارسطاطالیس نے جواب دیا کہ جب بادشاہ انصاف کرے تو وہ بہادری کا محتاج نہیں ہوگا۔(غزالی)

(۶۲)-امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تمام چیزوں میں سب سے زیادہ نفع بخش چیز آدمی کے لیے یہ ہے کہ اپنے مرتبہ کی مقدار اور اپنی عقل کی انتہا کو پہچانے، پھر اس کے مطابق عمل کرے۔(ثعالبی)

(۶۳)- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! زیادہ کھانے سے بچو کیونکہ وہ (بسیار خوری) نماز سے سست بنانے والی ہے، دل کو بگاڑنے والی ہے اور بیماری میں مبتلا کرنے والی ہے۔اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو کھانے کا حریص (پیٹو) بن جائے تو اپنے آپ کو ہمیشہ بیمار شمار کر۔

(۶۴)-لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا:اے میرے بیٹے!بدکاروں کے ساتھ مت بیٹھ، نہ ان کے ساتھ چل،اور اس بات سے ڈر کہ ان پر آسمان سے عذاب نازل ہو تو وہ ان کے ساتھ تجھے بھی نہ پہنچ جائے،اور علما وفضلا کے ساتھ بیٹھ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ علم اور فضیلت کی بنیاد پر مردہ دلوں کو زندہ فرمادیتا ہے جس طرح (مردہ) زمین کو تیز بارش سے زندہ فرماتا ہے (شریشی)

(۶۵) قِيْلَ لِلأَسْكَنْدَرِ مَا بَالُكَ تُعَظِّمُ مُؤَدِّبَكَ أَكْثَرَ مِنْ تَعْظِيْمِكَ لِأَبِيْكَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي سَبَبُ حَيَاتِي الْفَانِيَةِ وَ مُؤَدِّبِي سَبَبُ حَيَاتِي الْبَاقِيَةِ وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ :

أُقَدِّمُ أُسْتَاذِيْ عَلىٰ نَفْسِ وَالِدِيْ　وَإِنْ نَالَنِي مِنْ وَالِدِيْ اَلْفَضْلُ وَالشَّرَفُ

فَذٰاكَ مُرَبِّي الرُّوْحِ وَالرُّوْحُ جَوْهَرٌ　وَهٰذَا مُرَبِّي الْجِسْمِ وَالْجِسْمُ مِنْ صَدَفٍ

وَقَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ :

كُنْ إِبْنَ مَنْ شِئْتَ وَاكْتَسِبْ أَدَباً　يُغْنِكَ مَحْمُوْدُهُ عَنِ النَّسَبِ

إِنَّ الْفَتَى مَنْ يَقُوْلُ هَا أَنَا ذَا　لَيْسَ الْفَتَى مَنْ يَقُوْلُ كَانَ اَبِي

(۶۶)۔ سَمِعَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا يَقُوْلُ أَنَا غَرِيْبٌ ،فَقَالَ لَهُ كَلَّا اَلْغَرِيْبُ مَنْ لَا أَدَبَ لَهُ.

(۶۷)۔ قِيْلَ اَلْمَرْءُ مِنْ حَيْثُ يَثْبُتُ لَا مِنْ حَيْثُ يَنْبُتُ ،وَمِنْ حَيْثُ يُوْجَدُ لَا مِنْ حَيْثُ يُوْلَدُ .(للابشيهی)

قَالَ الشَّاعِرُ:

لِكُلِّ شَيْءٍ زِيْنَةٌ فِي الْوَرىٰ　وَزِيْنَةُ الْمَرْءِ تَمَامُ الأَدَبِ

قَدْ يَشْرُفُ الْمَرْءُ بِآدَابِهٖ　فِيْنَا وَإِنْ كَانَ وَضِيْعَ النَّسَبِ

(۶۸) وَ قِيْلَ اَلْفَضْلُ بِالْعَقْلِ وَالأَدَبِ لَا بِالأَصْلِ وَالْحَسَبِ وَقِيْلَ اَلْمَرْءُ بِفَضِيْلَتِهٖ لَا بِفَضِيْلَتِهٖ وَ بِكَمَالِهٖ لَا بِجَمَالِهٖ وَ بِآدَابِهٖ لَا بِثِيَابِهٖ. (للابشيهی)

قَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ :

لَيْسَ الْجَمَالُ بِأَثْوَابٍ تُزَيِّنُنَا　إِنَّ الْجَمَالَ جَمَالُ الْعِلْمِ وَالأَدَبِ

لَيْسَ الْيَتِيْمُ اَلذِّیْ قَدْ مَاتَ وَالِدُہٗ بَـلِ الْيَتِيْـمُ يَتِيْمُ الْعِـلْمِ وَالْـحَسَبِ

(۷۹)۔ قَالَ اَمِيْرُالمُؤْمِنِيْنَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَلاَدَبُ حُلِیٌّ فِی الْفَتٰی كَنْزٌ عِنْدَ الْحَاجَةِ عَوْنٌ عَلَی الْمُرُوْءَةِ ،صَاحِبٌ فِی الْمَجْلِسِ مُوْنِسٌ فِی الْوَحْدَةِ تَعْمُرُ بِهِ الْقُلُوْبُ الْوَاهِيَةُ ،وَتُحْيِ بِهِ اَلْأَلْبَابُ الْمَيْتَةُ ،وَ تَنْفُذُ بِهِ اَلْأَبْصَارُ الْكَلِيْلَةُ وَ يُدْرِكُ بِهِ اَلطَّالِبُوْنَ مَا يُحَاوِلُوْنَ .(امثال العرب)

حل لغات: بَالٌ:حالت ۔مَابَالُكَ :تمھاری حالت کیا ہے ۔تُعَظِّمُ:مضارع معروف واحد مذکر حاضر تو احترام کرتا ہے،(تفعیل)(مادہ عظم،صحیح)۔مُؤَدِّبٌ:ادب سکھانے والا،اسم فاعل (تفعیل)(مادہ أدب،مہموز فا)۔اَلْفَانِيَةُ:ختم ہونے والی ،اسم فاعل ، (س) (مادہ فنی،ناقص یائی)۔اَلْبَاقِيَةُ :باقی رہنے والی اسم فاعل ،(س)(مادہ بقی،ناقص یائی)۔دَرٌّ:خوبی،اچھائی۔أُقَدِّمُ:مضارع معروف واحد متکلّم ،میں آگے کرتا ہوں (تفعیل) (مادہ قدم،صحیح)۔نَالَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پایا،نَالَ(س) نَيْلاً پانا(مادہ نیل ،اجوف یائی)۔مُرَبِّیْ:پرورش کرنے والا اسم فاعل ،(تفعیل)۔جَوْهَرٌ:موتی ،جمع جَوَاهِرُ۔ صَدَفٌ :سیپ،جمع اَصْدَافٌ۔ شِئْتَ :ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے چاہا،شَاءَ (ف)شَيْئاً چاہنا،ارادہ کرنا(مادہ شيء،اجوف یائی و مہموز لام)۔إِكْتَسِبْ:امر واحد حاضر معروف تو حاصل کر،(افتعال)(مادہ کسب،صحیح)۔يُغْنِكَ:مضارع معروف واحد مذکر غائب تجھے بے نیاز کردے گا،(افعال)۔هَا أَنَا ذَا:میں یہ ہوں،هَا:حرف تنبیہ ہے۔ غَرِيْبٌ:اجنبی،پردیسی،جمع غُرَبَاءُ:كَلَّا:ہرگز نہیں،یہ حرف ردع ہے۔يَنْبُتُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ اگتا ہے ،نَبَتَ (ن) نَبَاتاً اگنا ۔اَلْوَرَی:اسم ہے الوریٰ کا، مخلوق،جمع وَرَايَا۔ يَشْرُفُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ قابل تکریم ہوتا ہے شَرُفَ (ک)شَرَافَةً باعزت ہونا۔وَضِيْعٌ:ذلیل ،کم تر(مادہ وضع،مثال واوی)۔ اَلأَصْلُ:جڑ،والد ،جمع اُصُوْلٌ ۔حَسَبٌ: خاندانی شرافت ۔فَصِيْلَةٌ:کنبہ،گھرانہ ،جمع فَصائِلُ۔ثِيَابٌ:کپڑے،واحد ثَوْبٌ ۔تُزَيِّنُ:مضارع معروف واحد مؤنث غائب زینت دیتی ہے (تفعیل)(مادہ زین،اجوف یائی)۔اَلْيَتِيْمُ:وہ جس کے والد فوت ہوگیے ہوں،جمع

يَتَامىٰ ۔ حُلِيٌّ: زیور، واحد حَلْيٌ ۔ كَنْزٌ: خزانہ، جمع كُنُوْزٌ ۔ عَوْنٌ: مددگار، جمع اَعْوَانٌ ۔ مُرُوْءَةٌ: وہ آداب نفسانیہ جو انسان کو اخلاق حسنہ پر برانگیختہ کریں ۔ مُؤْنِسٌ: مانوس کرنے والا اسم فاعل (افعال) (مادہ انس، مہموز فا)۔ اَلْوَاهِيَةُ: کمزور ہونے والی، اسم فاعل (ض)(مادہ وهي، لفیف مفروق)۔ اَلْبَابٌ: عقل، واحد لُبٌّ ۔ اَلأَبْصَارُ الْكَلِيْلَةُ: کمزور نگاہیں ۔ يُحَاوِلُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ کوشش کرتے ہیں، (مفاعلت) (مادہ حول، اجوف واوی)۔

(٦٥)-ترجمہ:- سکندر سے کہا گیا تجھے کیا ہوا کہ تو اپنے استاد کی تعظیم اپنے باپ سے زیادہ کرتا ہے، اس نے جواب دیا، اس لیے کہ میرا باپ میری ختم ہونے والی زندگی کا سبب ہے اور میرا استاد میری باقی رہنے والی زندگی کا سبب ہے ۔

کسی کہنے والے کی خوبی اللہ ہی کے لیے ہے:

(١)- میں اپنے استاد کو اپنے والد پر مقدم کرتا ہوں، حالانکہ مجھے فضل و شرف میرے والد کی طرف سے ملا ہے ۔

(٢)- اس لیے کہ وہ (استاد) روح کی پرورش کرنے والا ہے اور روح موتی ہے، اور یہ (والد) جسم کی پرورش کرنے والا ہے اور جسم سیپ ہے ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(١)- تو چاہے جس کا لڑکا ہو ادب حاصل کر اس لیے کہ ادب کی خوبی تجھے نسب سے بے نیاز کر دے گی ۔

(٢)- بے شک (مکمل) نوجوان وہ ہے جو یہ کہے کہ میں یہ ہوں اور نوجوان وہ نہیں ہے جو یہ کہے کہ میرا باپ وہ تھا۔

(٦٦)- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: "کہ میں پردیسی ہوں" تو انہوں نے اس سے فرمایا ہرگز نہیں، بلکہ پردیسی وہ ہے جس کے پاس ادب نہ ہو۔

(٦٧)- کہا گیا ہے کہ آدمی کی پہچان وہاں سے ہوتی ہے جہاں وہ رہتا ہے نہ کہ وہاں سے جہاں وہ پروان چڑھتا ہے اور آدمی کی پہچان وہاں سے ہوتی ہے جہاں وہ موجود رہتا ہے نہ کہ وہاں سے جہاں وہ پیدا ہوتا ہے۔(الشیھی)

ایک شاعر نے کہا ہے:

(ا)-ہر چیز کے لیے مخلوق میں ایک زینت ہے اور آدمی کی زینت ادب کا کامل ہونا ہے۔

(۲)-آدمی اپنے آداب کی وجہ سے ہم میں معظم ہوتا ہے اگر چہ وہ نسب میں کم تر، خسیس ہو

(۶۸)-کہا گیا ہے: کہ فضل و بزرگی عقل اور ادب کی بنیاد پر ہے نہ کہ نسب اور خاندانی شرافت کی وجہ سے، اور کہا گیا ہے کہ آدمی اپنی فضیلت کی وجہ سے (بلند) ہے نہ کہ کنبہ اور گھرانہ کی وجہ سے، اور آدمی (بلند ہے) اپنے کمال کی وجہ سے نہ کہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے، اور ادب کی وجہ سے بلند ہے نہ کہ اپنے کپڑوں کی وجہ سے۔ (ابشیہی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(ا)-خوبصورتی ان کپڑوں کی وجہ سے نہیں ہے جو ہمیں زینت دیتے ہیں، بے شک خوبصورتی علم وادب کی خوبصورتی ہے۔

(۲)- یتیم وہ شخص نہیں ہے جس کے والد فوت ہو چکے ہوں بلکہ یتیم وہ ہے جو علم و شرافت کا یتیم ہے (یعنی علم سے ناآشنا ہے)۔

(۶۹)-امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ادب نوجوان کا زیور ہے، ضرورت کے وقت خزانہ ہے، کامل مردانگی پر مددگار ہے، مجلس میں ساتھی ہے، تنہائی میں انسیت دینے والا ہے، کمزور دل اس کے ذریعہ آباد ہوتے ہیں، مردہ عقلیں اس کے ذریعہ زندہ ہوتی ہیں، کمزور آنکھیں اس سے روشن ہوتی ہیں اور اس کے ذریعہ طلب کرنے والے اس چیز کو پا لیتے ہیں جس کی وہ کوشش کرتے ہیں۔ (امثال العرب)

(۷۰)- قَالَ الشَّبْرَاوِيْ فِيْ أَدَبِ الأَحْدَاثِ:

قَدْ يَنْفَعُ الأَدَبُ الأَطْفَالَ فِيْ صِغَرٍ   وَلَيْسَ يَنْفَعُهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ أَدَبُ

إِنَّ الْغُصُوْنَ إِذَا قَوَّمْتَهَا إِعْتَدَلَتْ   وَلَا يَلِيْنُ وَلَوْ قَوَّمْتَهُ الْخَشَبُ

وَقَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ يُفَاخِرُ الأَغْنِيَاءَ الْجُهَّالَ:

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا   لَنَا عِلْمٌ وَلِلجُهَّالِ مَالُ

فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيْبٍ   وَإِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ لَهٗ زَوَالُ

وَلِلّٰهِ مَا قَالَ الآخَرُ:

اَلْعِلْمُ فِی الصُّدُوْرِ مِثْلُ الشَّمْسِ فِی الْفَلَكِ وَالْعَقْلُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ التَّاجِ لِلْمَلِكِ

فَاشْدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ الْعِلْمِ مُعْتَصِمًا فَالْعِلْمُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ الْمَاءِ لِلسَّمَكِ

وَقَالَ عَلِيٌّ فِیْ حِفْظِ اللُّغَاتِ:

بِقَدْرِ لُغَاتِ الْمَرْءِ يَكْثُرُ نَفْعُهُ وَتِلْكَ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ أَعْوَانُ

فَبَادِرْ إِلَی حِفْظِ اللُّغَاتِ مُسَارِعاً فَكُلُّ لِسَانٍ بِالْحَقِيْقَةِ إِنْسَانُ

(۷۱)- سَأَلَ الْأَسْكَنْدَرُ يَوْمًا جَمَاعَةً مِنْ حُكَمَائِهِ وَكَانَ عَزَمَ عَلَی سَفَرٍ فَقَالَ أَوْضِحُوْا لِی سَبِيْلاً مِنَ الْحِكْمَةِ أُحْكِمْ فِيْهِ أَعْمَالِیْ وَأُتْقِنْ بِهِ أَشْغَالِیْ ،قَالَ كَبِيْرُ الْحُكَمَاءِ أَيُّهَا الْمَلِكُ لَا تَدْخُلْ قَلْبَكَ مَحَبَّةَ شَيْءٍ وَلَا بُغْضَتَهُ،لِأَنَّ الْقَلْبَ خَاصِيَتُهُ كَإِسْمِهِ وَإِنَّمَا سُمِّیَ قَلْبًا لِتَقَلُّبِهِ ،وَاعْمَلِ الْفِكْرَ وَاتَّخِذْهُ وَزِيْرًا ،وَاجْعَلِ الْعَقْلَ صَاحِبًا وَ مُشِيْرًا،وَاجْتَهِدْ أَنْ تَكُوْنَ فِیْ لَيْلِكَ مُسْتَيْقِظًا وَلَا تَشْرَعْ فِیْ أَمْرٍ بِغَيْرِ مَشْوَرَةٍ وَتَجَنَّبِ الْمَيْلَ وَالْمُحَابَاةَ فِیْ وَقْتِ الْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ جَرَتِ الْأُمُوْرُ عَلَی إِيْثَارِكَ وَ تَصَرَّفْتْ بِإِخْتِيَارِكَ .(للغزالی) قَالَ بَعْضُهُمْ:

سُرُوْرُ الْمَرْءِ فِی الدُّنْيَا غُرُوْرٌ غُرُوْرُ الْمَرْءِ فِی الدُّنْيَا سُرُوْرُ

خَلِيْلُ الْمَرْءِ فَهُوَ دَلِيْلُ الْعَقْلِ وَعَقْلُ الْمَرْءِ مِصْبَاحٌ يُنِيْرُ

(۷۲)-اَلْعِلْمُ خَلِيْلُ الْمُؤمِنِ ،وَالْحِلْمُ وَزِيْرُهُ،وَالْعَقْلُ دَلِيْلُهُ ، وَ الْعَمَلُ قَائِدُهُ،وَالرِّفْقُ وَالِدُهُ ،وَالصَّبْرُ أَمِيْرُ جُنُوْدِهِ،فَنَاهِيْكَ بِخَصْلَةٍ تَتَأَمَّرُ عَلَی هٰذِهِ الْخَصْلَةِ الشَّرِيْفَةِ.

حل لغات: اَحْدَاثٌ:نوعمر لوگ،واحد حَدَثٌ۔أَطْفَالٌ:بچے،واحد طِفْلٌ۔صِغْرٌ: کم عمری،بچپن۔غُصُوْنٌ:شاخیں،واحد غُصنٌ۔قَوَّمْتَ:فعل ماضی معروف واحد مذکر حاضر،تونے سیدھا کیا(تفعیل)(مادہ قوم،اجوف واوی)۔إِعْتَدَلَتْ:ماضی معروف واحد مؤنث غائب،وہ سیدھی ہوئی (افتعال) (مادہ عدل،صحیح)۔ لَايَلِيْنُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ نرم نہیں ہوتی ہے،لَانَ (ض)لِيْنًا نرم ہونا(مادہ لین،اجوف یائی۔

خَشَبٌ:موٹی لکڑی،جمع خُشُبٌ ۔اَلْأَغْنِيَاءُ: مالدار لوگ،واحد غَنِيٌّ۔ جُھَّالٌ: جاہل لوگ،واحد جَاھِلٌ۔رَضِيْنَا:فعل ماضی معروف جمع متکلّم ہم راضی ہوئے، رَضِيَ (س)رِضًا وَرَضَاءً رضا مند ہونا(مادہ رضي،ناقص یائی)۔اَلصُّدُوْرُ:دل ،واحد صَدْرٌ۔ اَلْفَلَكُ: آسمان،جمع اَفْلَاكٌ ۔اَلشَّمْسُ :سورج،جمع شُمُوْسٌ۔اُشْدُدْ:فعل امر معروف واحد حاضر تو باندھ لے(ن)۔مَاءٌ:پانی،جمع مِيَاهٌ(مادہ موہ،اجوف واوی)۔ سَمَكٌ: مچھلی،جمع اَسْمَاكٌ ۔ اَللُّغَاتُ :زبان،واحد لُغَةٌ ۔اَلشَّدَائِدُ :مصیبتیں،واحد شِدَّةٌ۔ بَادِرْ:فعل امر واحد حاضر معروف تو جلدی کر، (مفاعلت) ۔مُسَارِعًا : کوشش کرنے والا،اسم فاعل ،(مفاعلت) ۔لِسَانٌ :زبان،جمع اَلْسِنَةٌ۔عَزَمَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پختہ ارادہ کیا،عَزَمَ(ض)عَزْمًا پختہ ارادہ کرنا۔اَوْضِحُوْا جمع مذکر حاضر تم بیان کرو ،(افعال)۔سَبِيْلٌ:راستہ ،طریقہ ،جمع سُبُلٌ۔حِكْمَة:دانش مندانہ بات۔ أُحْكِمُ:مضارع معروف واحد متکلّم میں مضبوط کرتا ہوں(افعال)۔أَعْمَالٌ:کام،واحد عَمَلٌ۔ أُتْقِنُ:مضارع معروف واحد متکلّم میں پختہ کرتا ہوں۔أَشْغَالٌ:کام ،حالتیں ،واحد شُغْلٌ۔حُكَمَاءُ:دانش مند لوگ،واحد حَكِيْمٌ ۔تَقَلُّبٌ :پلٹنا،مصدر (تفعل)(مادہ قلب،صحیح)۔ سُمِّيَ :ماضی مجہول واحد مذکر غائب ،نام رکھا گیا،(تفعیل)(مادہ سمو،ناقص واوی)۔إِتَّخِذْ:واحد حاضر امر معروف،تو بنالے،(افتعال)(مادہ وخذ،مثال واوی،اصل میں اِوْتَخِذْ تھا)۔وَزِيْرٌ:ساتھی،جمع وُزَرَاءَ۔إِجْتَهِدْ:واحد حاضر معروف تو کوشش کر، (افتعال)۔مُسْتَيْقِظاً :جاگنے والا اسم فاعل(استفعال)(مادہ یقظ،مثال یائی) ۔ لَا تَشْرَعْ:فعل نہی واحد حاضر معروف،تو شروع مت کر (ف)۔تَجَنَّبْ:فعل امر واحد حاضر معروف تو دور رہ،(تفعل)۔مَيْلٌ: جھک جانا،مائل ہونا،(حاصل مصدر)۔مُحَابَاةٌ :انصاف سے ہٹ کر مائل ہونا ،طرف داری مصدر (مفاعلت) (مادہ حبو،ناقص واوی)۔ إِيْثَارٌ :پسند،چننا،چناؤ،مصدر(افعال)(اصل میں إِأْثار تھا ایمانٌ کے قاعدے کے مطابق ہمزۂ ثانیہ کو ی سے بدل دیا إِيْثَارٌ ہوگیا)تَصَرَّفْتَ :فعل ماضی معروف واحد مذکر حاضر، تو نے تصرف کیا،(تفعل)۔إِخْتِيَارٌ :اختیار کرنا،چننا،مصدر،(افتعال)(مادہ خیر،اجوف یائی)۔سُرُوْرٌ:خوش ہونا، مصدر، (ن)۔ غُرُوْرٌ :دھوکا دینا، مصدر (ن)۔خَلِيْلٌ:

دوست، جمع خُلَّانٌ ۔مِصْبَاحٌ : چراغ، جمع مَصَابِيْحُ ۔يُنِيْرُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ روشن کرتا ہے ، (افعال) (مادہ نور، اجوف واوی)۔ اَلْحِلْمُ : صبرو بردباری ،دور اندیشی ۔قَائِدٌ:رہنما،اسم فاعل (ن) (مادہ قود، اجوف واوی)۔ نَاهِيْكَ :تجھے کافی ہے ،اسم فاعل،(ض) (یہ کلمہ مقام مدح میں بطور تعجب بولا جاتا ہے پھر کثرت استعمال سے ہر تعجب میں بولا جاتا ہے اور چونکہ یہ اسم فاعل ہے اس لیے اس سے مؤنث اور تثنیہ اور جمع سب آتے ہیں)۔ تَتَأَمَّرُ :مضارع معروف واحد مؤنث غائب ، قابض ہوتی ہے، مسلط ہوتی ہے (تفعل)(مادہ امر،مہموز فا)۔خَصْلَةٌ :عادت، جمع خَصَائِلُ ۔جُنْدٌ :لشکر، جمع جُنُوْدٌ۔

(۷۰)-ترجمہ:-شبراوی نے نوخیز لوگوں کے ادب کے سلسلہ میں کہا ہے:

(۱)- بے شک ادب بچوں کو بچپن (کم عمری) میں فائدہ دیتا ہے اور بچپن کے بعد انہیں ادب فائدہ نہیں دیتا ہے۔

(۲)-یقیناً شاخوں کو جب تو سیدھا کرے گا تو وہ سیدھی ہو جائیں گی اور اگر تو سوکھی لکڑی کو سیدھا کرے تو وہ نرم (سیدھی) نہیں ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جاہل مالداروں پر اس بات سے فخر کرتے ہوئے فرمایا:

(۱)-ہم اپنے اندر اللہ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمارے لیے علم ہے اور جاہلوں کے لیے مال ہے۔

(۲)-تو مال جلد ہی ختم ہو جائے گا اور بے شک علم کے لیے زوال (فنا) نہیں۔

اور اللہ ہی کے لیے خوبیاں ہیں جو دوسرے نے کہا ہے:

(۱)-علم سینوں میں ایسے ہی ہے جیسے سورج آسمان میں اور عقل آدمی کے لیے ایسے ہی ہے جیسے تاج بادشاہ کے لیے۔

(۲)-تو اپنے دونوں ہاتھوں کو علم کی رسی سے مضبوطی سے باندھ لے ،کیونکہ علم آدمی کے لیے ایسے ہی ہے جیسے پانی مچھلی کے لیے۔

زبانوں کو یاد رکھنے کے متعلق حضرت علی نے فرمایا ہے:

(۱)- زبانوں (کی یادداشت) کے مطابق آدمی کا نفع زیادہ ہوگا اور وہ (جانکاری) اس کے لیے مصیبتوں کے وقت مددگار ہوگی۔

(۲)- تو زبانوں کو یاد کرنے کی طرف کوشش کرتے ہوئے جلدی کر، اس لیے کہ ہر زبان حقیقت میں (ایک مستقل) انسان ہے۔

(۷۱)- سکندر نے ایک دن اپنے دانش وروں کی جماعت سے پوچھا جبکہ وہ سفر کا ارادہ کیے ہوئے تھا، تو اس (سکندر) نے کہا، میرے لیے حکمت کا ایسا راستہ بیان کرو جس سے میں اپنے کاموں کو مضبوط کرو اور اس (راستہ) میں اپنی حالتوں کو پختہ کروں، (یہ بات سن کر) ایک بڑے حکیم نے کہا، اے بادشاہ! اپنے دل میں کسی چیز کی محبت اور نہ کسی چیز کی دشمنی داخل کر، کیونکہ دل کی خاصیت اس کے نام کی طرح ہے اور (اس کا) نام قلب رکھا گیا اس کے الٹنے پلٹنے کی وجہ سے، اور غور و فکر کرکے کام کر اور اسے وزیر بنا، عقل کو دوست اور مشیر (مشورہ دینے والا) بنا، تو رات کو بیدار ہونے کی کوشش کر، اور کسی کام کو بغیر مشورہ کے شروع نہ کر، عدل وانصاف کے وقت جھکاؤ اور طرفداری سے بچ، اور جب آپ اسے کریں گے تو تمام کام آپ کی پسند سے جاری ہوں گے، اور آپ اپنے اختیار سے کام کریں گے۔ (غزالی)

کسی نے کہا ہے:

(۱)- آدمی کا دنیا میں خوش ہونا دھوکا ہے، اور دنیا میں آدمی کا دھوکا ہی خوشی ہے۔

(۲)- آدمی کا دوست تو وہ عقل کی دلیل ہے، اور انسان کی عقل وہ چراغ ہے جو (دوسروں کو) روشن کرتا ہے۔

(۷۲)- علم مومن کا دوست ہے، بردباری اس کا وزیر ہے، عقل اس کی دلیل ہے، عمل اس کا رہنما ہے، نرمی اس کا باپ ہے، صبر اس کے لشکر کا امیر ہے، تو تیرے لیے ایسی عادت کافی ہے جو اس شریف عادت پر قابض ہو۔ (شبراوی)

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِی الْفَضَائِلِ وَ النَّقَائِصِ

اَلنَّصِیْحَۃُ وَالْمَشْوَرَۃُ

(۱۰۰) إِنَّ الْحَكِيْمَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا شَاوَرَ فِيْهِ الرِّجَالَ وَإِنْ كَانَ عَالِمًا خَبِيْرًا لِأَنَّ مَنْ أَعْجَبَ بِرَائِهِ ضَلَّ،وَمَنِ اسْتَغْنىٰ بِعَقْلِهٖ زَلَّ،قَالَ الْحَسَنُ: اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ فَرَجُلٌ رَجُلٌ، وَرَجُلٌ نِصْفُ رَجُلٍ، وَرَجُلٌ لَا رَجُلٌ ، فَأَمَّاالرَّجُلُ اَلرَّجُلُ فَذُوْ الرَّاىِ وَالْمَشْوَرَةِ،وَأَمَّاالرَّجُلُ اَلذِّیْ هُوَ نِصْفُ رَجُلٍ فَالَّذِیْ لَهٗ رَایٌ وَلَا يُشَاوِرُ، وَأَمَّاالرَّجُلُ اَلذِّیْ لَيْسَ بِرَجُلٍ فَالَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ رَایٌ وَلَا يُشَاوِرُ.

(۱۰۱) وَقَالَ الْمَنْصُوْرُ لِوَلَدِهٖ خُذْ عَنِّیْ ثِنْتَيْنِ لَا تَقُلْ مِنْ غَيْرِ تَفْكِيْرٍ وَلَا تَعْمَلْ بِغَيْرِ تَدْبِيْرٍ ،وَقَالَ الْفَضْلُ الْمَشْوَرَةُ فِيْهَا بَرْكَةٌ،وَقَالَ أَعْرَابِیٌّ لَا مَالَ أَوْفَرُ مِنَ الْعَقْلِ ،وَلَا فَقْرَ أَعْظَمُ مِنَ الْجَهْلِ،وَلَا ظَهْرَ أَقْوىٰ مِنَ الْمَشْوَرَةِوَقِيْلَ اَلرَّاىُ السَّدِيْدُ أَحْمىٰ مِنَ الْبَطَلِ الشَّدِيْدِ،وَقَالَ أَرْدشَيْر لَا تَسْتَحْقِرِ الرَّاىَ الْجَزِيْلَ مِنَ الرَّجُلِ الْحَقِيْرِ فَإِنَّ الدُّرَّةَ لَا يُسْتَهَانُ بِهَا لِهَوَانِ غَائِصِهَا.

(۱۰۲)قَالَ بَعْضُ الْخُلَفَاءِ لِجَرِيْرِ بنِ يَزِيْدَ ،إِنِّی قَدْ أَعْدَدْتُكَ لِأَمْرٍ قَالَ يَااَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ إِنَّ اللهَ تَعَالیٰ قَدْ أَعَدَّ لَكَ مِنِّیْ قَلْبًا مَعْقُوْدًا بِنَصِيْحَتِكَ وَ يَدًا مَبْسُوطَةً لِطَاعَتِكَ وَسَيْفًا مُجَرَّدًا عَلیٰ عَدُوِّكَ .

أَنْشَدَ الْأَصْمَعِیْ:

أَلنَّصْحُ أَرْخَصُ مَابَاعَ الرِّجَالُ فَلَا ۔۔۔ تَرَدَّدْ عَلیٰ نَاصِحٍ نَصْحًا وَلَا تَلُمْ
إِنَّ النَّصَائِحَ لَا تَخْفٰی مَنَاهِلُهَا ۔۔۔ عَلیٰ الرَّجُلِ ذَوِی الْأَلْبَابِ وَالْفَهَمِ

حل لغات: اَلْفَضَائِلُ: یہ بغیر الف لام کے غیر منصرف ہے، خوبیاں، واحد: فَضِيْلَةٌ (مادہ فضل،صحیح)۔ اَلنَّقَائِصُ : یہ بھی بغیر الف لام کے غیر منصرف ہے، خامیاں، خرابیاں، واحد: نَقْصٌ (مادہ نقص،صحیح)۔ أَمْرٌ: کام جمع: أُمُوْرٌ۔ شَاوَرَ، ماضی معروف واحد مذکر غائب: اس نے مشورہ کیا(مفاعلۃ) (مادہ شور،اجوف واوی)۔ أَعْجَبَ: ماضی

معروف، واحد مذکر غائب: اس نے غرور کیا، پسند کیا (افعال) رَأْيٌ: رائے، خیال، فکر۔ جمع: آرَاءٌ۔ ضَلَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب: گمراہ ہوا ضَلَّ: (ض) ضَلالَةً، گمراہ ہونا (مادہ ضلل، مضاعف)۔ اِسْتَغْنٰی: ماضی معروف، واحد مذکر غائب: اس نے اکتفا کیا، (استفعال) (مادہ غني، ناقص یائی)۔ زَلَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ پھسل گیا، زَلَّ (ن، ض) زَلًّا وَ زَلَلًا پھسل کر گرنا (مادہ زلل، مضاعف)۔ خُذْ: فعل امر واحد حاضر معروف تو لے، پکڑ (ن) (مادہ أخذ، مہموز فا)۔ تَدْبِيْرٌ: نظم و نسق، انتظام، سیاست، مصدر (تفعیل) جمع تَدَابِيْرُ۔ ظَهْرٌ: پیٹھ، جمع اَظْهَرٌ (مددگار سے کنایہ ہے)۔ اَقْوٰی: اسم تفضیل زیادہ طاقتور، مضبوط (س) (مادہ قوي، لفیف مقرون)۔ اَلرَّايُ السَّدِيْدُ: دانش مندانہ رائے، ٹھیک رائے۔ اَحْمٰی: زیادہ حفاظت کرنے والا، اسم تفضیل (ض)۔ بَطَلٌ: بہادر، جمع اَبْطَالٌ۔ لَا تَسْتَحْقِرْ: فعل نہی واحد حاضر حقیر نہ سمجھ (استفعال) (مادہ حقر، صحیح)۔ اَلرَّايُ الْجِزِيْلُ: زبردست رائے۔ دُرَّةٌ: موتی جمع دُرَرٌ۔ لَا يُسْتَهَانُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب حقیر نہیں سمجھا جاتا ہے، (استفعال) (مادہ هون، اجوف واوی)۔ غَائِصٌ: غوطہ لگانے والا، اسم فاعل (ن) (مادہ عوص، اجوف واوی)۔ اَعْدَدْتُّ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے تیار کیا، مہیا کیا (افعال) (مادہ عدد، مضاعف)۔ مَفْقُوْدٌ: اسم مفعول گرہ لگا ہوا، بندھا ہوا (ض)۔ مَبْسُوْطَةٌ: اسم مفعول پھیلا ہوا، کشادہ ہوا (ن) (مادہ بسط، صحیح)۔ سَيْفٌ: تلوار، جمع سُيُوْفٌ۔ مُجَرَّدٌ: اسم مفعول، برہنہ کی ہوئی (تفعیل) (مادہ جرد، صحیح)۔ عَدُوٌّ: دشمن، جمع اَعْدَاءٌ۔ اَرْخَصُ: اسم تفضیل زیادہ سستی (ن)۔ لَا تُرَدِّدْ: نہی حاضر معروف نہ لوٹاؤ (تفعیل) (مادہ ردد، مضاعف ثلاثی)۔ لَا تَلُمْ: نہی حاضر معروف تو ملامت نہ کر (ن) (مادہ لوم، اجوف واوی)۔ نَصَائِحُ: نصیحت، واحد نَصِيْحَةٌ۔ لَا تَخْفٰی: مضارع منفی معروف واحد مؤنث غائب پوشیدہ نہیں رہتا ہے خَفِيَ (س) خَفَاءً پوشیدہ ہونا۔ مَنْهَلٌ: گھاٹ، اسم ظرف مَنَاهِلُ جمع منتهی الجموع۔ لُبٌّ: عقل، دل، جمع اَلْبَابٌ (مادہ لبب، مضاعف ثلاثی)۔

نوٹ: مرتب مجانی الادب نے پہلا اور دوسرا باب بیان کرنے کے بعد اچانک پانچواں باب شروع کیا ہے اور جب پانچواں باب شروع ہوتا ہے تو ۱۰۰ نمبر سے شروع ہوتا

ہے جبکہ اس سے پہلے دوسرے باب تک صرف ۲۷ نمبر ہوتے ہیں تو درمیان سے تیسرا اور چوتھا باب غائب ہے اس کی کیا وجہ ہے، ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ وہ دونوں باب کوئی اہم موضوع پر مشتمل نہ تھے اس لیے انھیں ترک دیا جو کہ ۳۷ سے ۹۹ تک تھے اور پھر گنتی کی ترتیب پانچویں باب میں ۱۰۰ سے شروع ہوئی یا یہ ہوسکتا ہے کہ جنھوں نے اسے بعد میں ترتیب دیا ہے تو انھیں اسی طرح یہ نسخہ ملا اور اس میں تیسرا اور چوتھا باب نہ تھا انہوں نے اسی طرح طبع کردیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پانچواں باب خوبیوں اور خامیوں کے بیان میں

نصیحت اور مشورہ

(۱۰۰)- ترجمہ: بے شک عقلمند جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس میں لوگوں سے مشورہ کرتا ہے، اگرچہ وہ جان کار واقف کار ہو، اس لیے کہ جس شخص نے اپنی رائے کو پسند کیا وہ بھٹک گیا، اور جس شخص نے اپنی عقل پر اکتفا کیا وہ ٹھوکر کھا گیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ لوگ تین (طرح کے) ہوتے ہیں، ایک مرد (کامل مرد) ہے، اور ایک مرد آدھا مرد ہے، اور ایک مرد مرد نہیں ہے، لیکن جو مرد (کامل) مرد ہے تو وہ تدبیر اور مشورہ (سے کام کرنے) والا ہے، اور رہا وہ مرد جو آدھا مرد ہے تو وہ خود تدبیر کرنے والا ہو اور مشورہ نہ کرتا ہو، اور وہ مرد جو مرد نہیں ہے تو وہ شخص ہے جو نہ خود تدبیر والا ہو اور نہ مشورہ کرتا ہو۔

(۱۰۱)- اور منصور نے اپنے لڑکے سے کہا کہ مجھ سے دو باتیں لے لے: (۱)- بغیر سوچے کچھ نہ کہہ (۲) اور بغیر سوچے کچھ نہ کر، فضل نے کہا ہے: مشورہ میں برکت ہے۔

اور ایک اعرابی نے کہا ہے: عقل سے بڑھ کر کوئی مال نہیں ہے، اور جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں ہے، اور مشورہ سے طاقتور کوئی پیٹھ (مراد مددگار، سہارا) نہیں ہے، اور کہا گیا ہے درست رائے سخت بہادر سے زیادہ بچانے والی ہوتی ہے۔

اردشیر نے کہا ہے: حقیر آدمی کی عمدہ رائے کو حقیر نہ سمجھو، اس لیے کہ موتی کو اس کے نکالنے والے کے حقیر ہونے کی وجہ سے حقیر نہیں سمجھا جاتا ہے۔

(۱۰۲)- کسی حاکم نے جریر بن یزید سے کہا: بے شک میں نے تجھے ایک کام کے لیے تیار کیا ہے، اس نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے میری

جانب سے وہ دل تیار کیا ہے جو آپ کی ہمدردی اور خیر خواہی سے بندھا ہوا ہے ،اور ایسا ہاتھ (تیار کیا) ہے جو آپ کی اطاعت وفرمابرداری کے لیے پھیلا ہوا ہے ،اور ایسی تلوار (تیار کی ہے) جو آپ کے دشمن پر برہنہ کی ہوئی ہے۔

اصمعی نے شعر کہا ہے:

(۱)- نصیحت زیادہ سستی ہے ان تمام چیزوں سے جو لوگوں نے بیچیں ،توکسی نصیحت کرنے والے پر اس کی نصیحت کو مت لوٹا،اور نہ ملامت کر۔

(۲)- بے شک نصیحتوں کے گھاٹ عقل منداور دانش مند لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہوتے۔

اَلمَوَدَّةُ وَالصَّدَاقَةُ

(۱۰۳) قَالَ لُقْمَانُ لِإِبْنِهِ يَابُنَيَّ لِيَكُنْ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكْسِبُهُ بَعْدَ الإِيْمَانِ خَلِيْلًا صَالِحًا فَإِنَّمَا مَثَلُ الْخَلِيْلِ كَمِثْلِ النَّخْلَةِ ،إِنْ قَعَدْتَ فِي ظِلِّهَا أَظَلَّتْكَ وَإِنْ اَحْطَبْتَ مِنْ حَطَبِهَا نَفَعَكَ وَإِنْ أَكَلْتَ مِنْ ثَمَرِهَا وَجَدتَّهُ طَيِّبًا .(امثال العرب)

(۱۰۴) قَدْ جَاءَ فِي كِتَابِ اَلْفِ لَيْلَةٍ وَلَيْلَةٍ:

اَلمَرْءُ فِيْ زَمَنِ الْإِقْبَالِ كَالشَّجَرَةِ   وَالنَّاسُ مِنْ حَوْلِهَا مَادَامَتِ الثَّمْرَةُ
حَتّٰى إِذَا رَاحَ عَنْهَا حَمْلُهَا إِنْصَرَفُوْا   وَخَلَّفُوْهَا تُقَاسِي الْحَرَّ وَالْغَبْرَةَ

قَالَ زُهَيرٌ:

اَلْوَدُّ لَا يَخْفىٰ وَإِنْ أَخْفَيْتَهُ   وَالبُغْضُ تُبْدِيْهِ لَكَ الْعَيْنَانِ

وَقَالَ اٰخَرُ:

إِحْـــذَرْ عَـدُوَّكَ مَـرَّةً   وَاحْذَرْ صَدِيْقَكَ أَلْفَ مَرَّةٍ
فَرُبَّمَا إِنْقَلَـبَ الْصَّـــدِيْقُ   فَكَـانَ أَعْلَـمَ بِالْـمَضَرَّةِ

حل لغات: مَوَدَّةٌ: محبت۔ صَدَاقَةٌ: میل جول، دوستی (مادہ ودد، مضاعف)۔ تَكْسِبُ: مضارع معروف واحد مذکر حاضر تو حاصل کرتا ہے، كَسَبَ (ض) كَسَبًا حاصل کرنا۔ خَلِيْلٌ: دوست، جمع خُلَّانٌ۔ اَلنَّخْلَةُ: کھجور کا درخت، أَظَلَّتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے سایہ دیا (افعال) (مادہ ظلل، مضاعف) قَعَدتَّ: ماضی معروف واحد مذکر

حاضر تو بیٹھا، قَعَدَ(ن)قُعُوْدًا بیٹھنا۔ظِلٌّ: سایہ جمع أَظْلَالٌ۔ أَحْطَبْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے لکڑی تراشی ، (افعال) ۔حَطَبٌ :جلانے کی لکڑی ،جمع أَحْطَابٌ۔نَفَعَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے نفع دیا،نَفَعَ (ف)نَفْعًا نفع دینا۔ ثَمَرٌ:پھل ،جمع ثِمَارٌ۔وَجدتَّ:ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے پایا، وَجَدَ (ض)وُجُوْدًا پانا(مادہ وجد،مثال واوی)۔مَرْءٌ،إِمْرُءٌ انسان جمع رِجَالٌ ۔ إِقْبَالٌ: مقبولیت،مصدر (افعال) ۔ شَجَرَةٌ:درخت جمع أَشْجَارٌ ۔ حَوْلٌ قریب ، آس پاس ۔ مَادَامَتْ:فعل ناقص،جب تک ۔رَاحَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ گیارَاحَ (ض) رَوَاحًا جانا(مادہ روح،اجوف واوی) ۔ حَمْلٌ : بوجھ ،بار (مراد پھل)،جمع أَحْمَالٌ ۔ إِنْصَرَفُوْا:ماضی معروف جمع مؤنث غائب وہ لوگ واپس ہوئے (انفعال)(مادہ صرف ، صحیح)۔خَلَّفُوْا :ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے پیچھے چھوڑ دیا(تفعیل)(مادہ خلف،صحیح)۔تُقَاسِي :مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ تکلیف برداشت کرتا ہے (مفاعلت)(مادہ قسي،ناقص یائی) ۔حَرٌّ:گرمی ، تپش۔غَبَرَةٌ: غبار،گرد۔ لَا يَخْفىَ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پوشیدہ نہیں ہوتا ہے ،خَفِيَ (س)خَفَاءً پوشیدہ ہونا (مادہ خفي،ناقص یائی)۔تُبْدِيْ :مضارع معروف واحد مؤنث غائب ظاہر کرتا ہے،(افعال)(مادہ بدو، معتل لام واوی)۔عَيْنٌ: آنکھ،جمع عُيُوْنٌ۔إِحْذَرْ: فعل امر واحد حاضر تومحتاط رہ،توبچ (س) ۔عَدُوٌّ:دشمن،جمع أَعْدَاءٌ ۔ صَدِيْقٌ:دوست،جمع أَصْدِقَاءٌ ۔إِنْقَلَبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ پلٹ گیا ،الٹ گیا(انفعال)(مادہ قلب ، صحیح)۔ مَضَرَّةٌ:نقصان،جمع مَضَارُّ۔

محبت اور سچی دوستی

(۱۰۳)- ترجمہ: لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا،اے میرے بیٹے،چاہیے کہ پہلی وہ چیز جس کو تم ایمان کے بعد حاصل کرو نیک دوست ہو،اس لیے کہ دوست کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے ،اگر تو اس کے سایہ میں بیٹھے گا تو وہ تجھے سایہ دے گا،اور اگر تو اس کی لکڑی تراشے تو وہ تجھے نفع دے گی ،اور اگر تو اس کا پھل کھائے تو اس کو لذیذ عمدہ پائے گا۔(امثال العرب)

(۱۰۴)- الف لیلہ ولیلہ کتاب میں آیا ہے:(۱) انسان مقبولیت کے زمانہ میں (پھلدار)درخت کی طرح ہے، جب تک پھل رہے لوگ اس کے ارد گرد رہتے ہیں۔(۲) یہاں تک کہ جب اس کا پھل چلا جاتا ہے تو وہ واپس ہوجاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ گرمی اور گرد وغبار برداشت کرے۔

زہیر نے کہا ہے:

(۱)- محبت نہیں چھپتی ہے اگر تو اسے چھپائے، اور تمھاری دونوں آنکھیں دشمنی کو ظاہر کردیتی ہیں۔

اور ایک دوسرے شاعر نے کہا:

(۱) اپنے دشمن سے ایک مرتبہ محتاط رہ، اور اپنے دوست سے ہزار بار محتاط رہ۔

(۲) اس لیے کہ بعض اوقات دوست پھر جاتا ہے تو وہ نقصان دہ چیزوں کو زیادہ جانتا ہے۔

اَسْبَابُ الْعَدَاوَةِ

(۱۰۵)-قِيْلَ لِلشَّبِيْبِ بْنِ شَيْبَةَ مَا بَالُ فُلَانٍ يُعَادِيْكَ، فَقَالَ لِأَنَّهُ شَقِيْقِي فِي النَّسَبِ وَجَارِيْ فِي الْبَلَدِ وَرَفِيْقِيْ فِي الصَّنَاعَةِ وَقَالَ رَجُلٌ لِأَخَرَ إِنِّيْ أَخْلُصُ لَكَ الْمَوَدَّةَ، فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ، قَالَ وَكَيْفَ عَلِمْتَ؟ وَلَيْسَ مَعِيْ مِنَ الشَّاهِدِ إِلَّا قَوْلِي قَالَ لِأَنَّكَ لَسْتَ بِجَارٍ قَرِيْبٍ وَلَا بِإِبْنِ عَمٍّ نَسِيْبٍ وَلَا بِمُشَاكِلٍ فِي صَنَاعَةٍ. (للثعالبی)

حل لغات: أَسْبَابٌ: جمع قلت، وجہ، اصل، واحد سَبَبٌ۔ بَالٌ: عقل، دل، حالت (مادہ بول، اجوف واوی)۔ يُعَادِيْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دشمنی کرتا ہے، (مفاعلت) (مادہ عدو، معتل لام یائی)۔ شَقِيْقٌ: سگا بھائی، جمع تکسیر أَشِقَّاءُ۔ نَسَبٌ: رشتہ داری، تعلق، جمع قلت اَنْسَابٌ۔ جَارٌ: پڑوسی، جمع تکسیر جِيْرَانٌ (مادہ جور، اجوف واوی) رَفِيْقٌ: ساتھی، دوست، ہمسفر، جمع تکسیر رُفَقَاءُ۔ اَلصَّنَاعَةُ: پیشہ، جمع صَنَاعَاتٌ۔ أَخْلُصُ: مضارع معروف واحد متکلّم میں خالص ہوتا ہوں، خَلَصَ (ن) خُلُوْصًا خالص ہونا۔ شَاهِدٌ: گواہ، دیکھنے والا، جمع تکسیر، وکثرت شُهُوْدٌ وَاَشْهَادٌ۔ عَمٌّ: چچا، جمع أَعْمَامٌ۔ مُشَاكِلٌ: مشابہ ہونے والا اسم فاعل، (مفاعلت)۔

دشمنی کے اسباب کا بیان

(۱۰۵)-ترجمہ: شبیب بن شیبہ سے کہا گیا، کیا وجہ ہے کہ (فلاں کی کیا حالت ہے) فلاں تم سے دشمنی رکھتا ہے، اس نے کہا، اس لیے کہ وہ نسب میں میرا سگا بھائی ہے، اور شہر میں میرا پڑوسی ہے، اور پیشہ میں میرا ساتھی ہے، اور ایک آدمی نے دوسرے سے کہا، بے شک میں تجھ سے خالص محبت کرتا ہوں، تو اس نے کہا، مجھے معلوم ہے، اس نے کہا، تم کو کس طرح معلوم ہوا؟ حالانکہ میرے پاس میری بات کے علاوہ کوئی گواہ بھی نہیں ہے، اس نے کہا، اس لیے کہ تو میرا قریبی پڑوسی نہیں ہے، اور نہ رشتہ دار، نہ چچیرا بھائی، اور نہ پیشہ میں مشابہ ہے۔ (ثعالبی)

حِفْظُ الِلّسَانِ

(۱۰۶) قَدْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ أَلْزِمِ السُّكُوْتَ فَإِنَّ فِيْهِ سَلَامَةً، وَتَجَنَّبِ الْكَلَامَ الْفَارِغَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ النَّدَامَةُ. (کلیله و دمنه)

وَمِمَّا أَنْشَدُوْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ:

إِحْفَظْ لِسَانَكَ أَيُّهَا الإِنْسَانُ ... لَا يَلْدَغَنَّكَ أَنَّهُ ثُعْبَانُ

كَمْ فِي المَقَابِرِ مِنْ قَتِيْلِ لِسَانُهُ ... كَانَتْ تَهَابُ لِقَاءَهُ الشُّجْعَانُ

(۱۰۷) قَالَ لُقْمَانُ لِوَلَدِهٖ يَا بُنَيَّ إِذَا إِفْتَخَرَ النَّاسُ بِحُسْنِ كَلَامِهِمْ فَافْتَخِرْ أَنْتَ بِحُسْنِ صَمْتِكَ. (للابشیهی)

قَالَ الشَّبْرَاوِيُّ:

اَلصَّمْتُ زَيْنٌ وَالسُّكُوْتُ سَلَامَةٌ ... فَإِذَا نَطَقْتَ فَلَا تَكُنْ مِكْثَارًا

مَا إِنْ نَدِمْتُ عَلَى سُكُوْتِي مَرَّةً ... وَلَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى الْكَلَامِ مِرَارًا

(۱۰۸)۔ بَلَغَنَا أَنَّ قِسْ بِنْ سَاعِدَةَ وَأَكْثَمَ بْنَ صَيْفِي إِجْتَمَعَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ كَمْ وَجَدْتَّ فِيْ إِبْنِ آدَمَ مِنَ الْعُيُوْبِ، فَقَالَ هِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ، وَقَدْ وَجَدْتُّ خَصْلَةً إِنْ إِسْتَعْمَلَهَا الْإِنْسَانُ سَتَرَتِ الْعُيُوْبَ كُلَّهَا، قَالَ مَا هِيَ قَالَ حِفْظُ الِلّسَانِ. (للابشیهی)

حل لغات: احْفَظْ: فعل امر واحد حاضر معروف تو حفاظت کر (س)۔ اِلْزِمْ: فعل امر واحد

حاضر معروف ،تولازم کر،پابند بنا(افعال)۔اَلسُّکُوْتُ:مصدر خاموش ہونا (ن)۔ تَجَنَّبْ:فعل امر واحد حاضر معروف تو بچ،(تفعل)(مادہ جنب،صحیح)۔کَلَامٌ فَارِغٌ:بے معنی باتیں،فضول باتیں۔عَاقِبَۃٌ: نتیجہ،انجام۔اَلنَّدَامَۃ: مصدر: شرمندگی، پشیمانی،(س)۔ أَنْشَدُوا:فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے ترانہ کہا،شعر پڑھا،(افعال)(مادہ نشد،صحیح)۔لَا یَلْدَغَنَّکَ:فعل نہی لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ واحد مذکر غائب ہرگز تجھے نہ ڈسے (ف)(مادہ لدغ،صحیح)۔ثُعْبَانٌ:سانپ،جمع منتہی الجموع وغیر منصرف ثَعَابِیْنُ۔مَقَابِرُ: قبرستان،جمع منتہی الجموع،واحد مَقْبَرَۃٌ۔ تَھَابُ:فعل مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ ڈرتی ہے،ھَابَ (س)ھَیْبَۃً ڈرنا(مادہ ھیب،معتل عین یائی)۔ أَلِلِقَّاءُ:پانا،ملنا،واسطہ پڑنا،مصدر(س)۔شُجْعَانٌ:بہادر،دلیر،واحد شُجَاعٌ۔إِفْتَخَرَ:فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے فخر کیا،ناز کیا،(افتعال)(مادہ فخر،صحیح)۔صَمْتٌ:خاموشی،مصدر(ن)۔ زَیْنٌ :خوب صورت،سامان زینت۔مِکْثَارٌ:بہت زیادہ بولنے والا،مبالغہ (ن)(مادہ کثر،صحیح)۔إِجْتَمَعَ:فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اکٹھا ہوا،ملاقات کی(افتعال)(مادہ جمع،صحیح)۔عَیْبٌ:بگاڑ،نقص،خامی،جمع تکسیر عُیُوْبٌ ۔خَصْلَۃٌ:عادت،جمع کثرت،وتکسیر خِصَالٌ۔سَتَرَتْ:فعل ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے چھپایا،ڈھانکا(ن)۔

زبان کی حفاظت کا بیان

(۱۰۶)-ترجمہ:-علما نے کہا ہے:خاموشی لازم کرلو اس لیے کہ اس میں سلامتی ہے،اور فضول باتوں سے بچو،اس لیے کہ اس کا نتیجہ پشیمانی ہے۔(کلیلہ دمنہ)

اور یہ اشعار ان میں سے ہیں جنھیں لوگوں نے اس باب میں بیان کیا ہے:

(۱) اے انسان!اپنی زبان کی حفاظت کر کہ وہ کہیں تجھے نہ ڈس لے،اس لیے کہ وہ(زبان) سانپ ہے۔

(۲)-قبرستان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنی زبان کے مقتول ہیں،جن سے ملنے(ملاقات کرنے)سے بہادر بھی ڈرتے تھے۔

(۱۰۷)-(۱) لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا:اے میرے بیٹے!جب لوگ اپنے کلام کی عمدگی پر ناز کریں تو تو اپنی خاموشی کی خوبی پر ناز کر۔(الشیھی)

شبراوی نے کہا ہے:

(۱)- خاموشی سامان زینت ہے اور چپ رہنا سلامتی ہے، توجب تو بولے توزیادہ بات کرنے والا نہ ہو۔

(۲)- میں اپنی خاموشی پر ایک مرتبہ بھی شرمندہ نہ ہوا، اور بولنے پر کئی بار شرمندہ ہو چکا ہوں۔

(۱۰۸)- ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قس بن ساعدہ اور اکثم بن صیفی جمع ہوئے، توان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا آپ نے اولاد آدم میں کتنے عیب پائے ہیں؟ اس نے کہا وہ شمار (احاطہ کرنے) سے زیادہ ہیں، اور میں نے ایک ایسی عادت پائی ہے کہ اگر انسان اس کو استعمال کرے تو وہ (عادت) تمام عیبوں کو چھپالے، اس نے کہا وہ (عادت) کیا ہے؟ کہا، زبان کی حفاظت۔ (ابشیہی)

كِتْمَانُ السِّرِّ

(۱۰۹) قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجهَهُ سِرُّكَ أَسِيْرُكَ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ أَسِيْرَهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَلْقُلُوْبُ أَوْعِيَةٌ وَالشِّفَاهُ أَقْفَالُهَا وَالأَلْسِنُ مَفَاتِيْحُهَا فَلْيَحْفَظْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِفْتَاحَ سِرِّهِ .

(۱۱۰) :قَالَ الشَّاعِرُ:

صُنِ السِّرَّ عَنْ كُلِّ مُسْتَصْحَبٍ ‌ ‌ وَحَاذِرْ فَمَا الرَّأيُ إِلَّا الْحَذْرُ

أَسِيْرُكَ سِرُّكَ إِنْ صُنْتَهُ ‌ ‌ وَأَنْتَ أَسِيْرٌ لَهُ إِنْ ظَهَرَ

قَالَ غَيْرُهُ:

كُلُّ عِلْمٍ لَيْسَ فِي الْقِرْطَاسِ ‌ ‌ ضَاعَ كُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ الإِثْنَيْنِ شَاعَ

(۱۰۱) أَسَرَّ بَعْضُ النَّاسِ إِلىٰ رَجُلٍ حَدِيْثًا وَأَمَرَهُ بِكِتْمَانِهِ فَلَمَّا إِنْقَضَى الْحَدِيْثُ قَالَ لَهُ أَفَهِمْتَ؟ قَالَ بَلْ جَهِلْتُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَحَفِظْتَ؟ قَالَ بَلْ نَسِيْتُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصٍ إِذَا أَفْشَيتُ سِرِّيْ إِلىٰ صَدِيْقِى فَأَذَاعَهُ كَانَ اللَّوْمُ عَلَيَّ لَا عَلَيْهِ ،قِيْلَ لَهُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ لِأَنِّي أَنَا كُنْتُ أَوْلىٰ بِصِيَانَتِهِ مِنْهُ. (للثعالبی)

جَاءَ فِي الْفَخْرِيْ:

إِذَا ضَاقَ صَدْرُ المَرْءِ مِنْ سِرِّ نَفْسِهٖ فَصَدْرُ الْمَرْءِ اَلذِّیْ یُسْتَوْدَعُ السِّرَّ أَضْیَقُ.

حل لغات: اَلْکِتْمَانُ: چھپانا، پوشیدہ رکھنا، مصدر (ن)۔ سِرٌّ: راز، بھید، جمع قلت أَسْرَارٌ۔ أَسِیْرٌ: قیدی، جمع أَسَارٰی (مادہ اسر، مھموز فا)۔ صِرْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تو ہوگیا، صَارَ (ض) صَیْرُوْرَۃً ہونا، واقع ہونا۔ أَوْعِیَۃٌ: جمع قلت برتن، واحد وِعَاءٌ۔ اَلشِّفَاہُ: ہونٹ، واحد شَفَۃٌ۔ اَقْفَالٌ: جمع قلت، تالے، واحد قُفْلٌ۔ مَفَاتِیْحُ: جمع منتہی الجموع، وغیر منصرف، کنجیاں، واحد مِفْتَاحٌ۔ لِیَحْفَظْ: امر غائب معروف واحد مذکر غائب چاہیے کہ وہ حفاظت کرے حَفِظَ (س) حِفْظًا حفاظت کرنا۔ صُنْ: فعل امر واحد مذکر حاضر تو حفاظت کر (ن) (مادہ صون، اجوف واوی)۔ مُسْتَصْحَبٍ: اسم مفعول، ساتھی (استفعال) (مادہ صحب، صحیح)۔ رَأْیٌ: خیال، رائے، جمع آرَاءٌ۔ قِرْطَاسٌ: سادہ کاغذ، جمع منتہی الجموع قَرَاطِیْسُ۔ ضَاعَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ ضائع ہوا، ضَاعَ (ض) ضَیَاعًا ضائع ہونا (مادہ ضیع، اجوف یائی)۔ شَاعَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب پھیل گیا شَاعَ (ض) شُیُوْعًا پھیلنا (مادہ شیع، اجوف یائی)۔ أَسَرَّ إِلَیْہِ: راز کہنا، خفیہ بات کہنا، (افعال)۔ حَدِیْثٌ: بات، کلام جمع منتہی الجموع أَحَادِیْثٌ۔ اِنْقَضٰی: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب ختم ہوئی، پوری ہوئی (انفعال لازم ہے) (مادہ قضی، ناقص یائی)۔ نَسِیْتُ: فعل ماضی معروف واحد متکلّم میں بھول گیا، نَسِیَ (س) نِسْیَانًا بھولنا (مادہ نسی، ناقص یائی)۔ أَفْشَیْتُ: فعل ماضی معروف واحد متکلّم میں نے ظاہر کردیا (افعال) (مادہ فشی، ناقص یائی)۔ أَذَاعَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے شائع کردیا، پھیل دیا، (افعال) (مادہ ذیع، اجوف یائی)۔ لَوْمٌ: ملامت۔ ضَاقَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب تنگ ہوا، ضَاقَ (ض) ضَیْقًا تنگ ہونا (مادہ ضیق، اجوف یائی)۔ یُسْتَوْدَعُ: فعل مضارع مجہول واحد مذکر غائب، امانت رکھی جاتی ہے (استفعال) (مادہ ودع، مثال واوی)۔

راز کے پوشیدہ رکھنے کا بیان

(۱۰۹) ترجمہ:- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا راز تیرا قیدی ہے، تو جب تو اسے

بول دے گا تو تو اس کا قیدی ہو جائے گا۔اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل برتن ہیں اور ہونٹ ان کے تالے ہیں اور زبانیں ان کی چابیاں ہیں،تو چاہیے کہ ہر انسان اپنے راز کی چابی کی حفاظت کرے۔

(۱۱۰)-ایک شاعر نے کہا ہے:

(۱)-ہر ساتھی سے راز کی حفاظت کر،اور (ظاہر کرنے سے) پرہیز کر اس لیے کہ رائے نہیں ہے مگر پرہیز کرنا۔

(۲)-تیرا راز تیرا قیدی ہے اگر تو اس کی حفاظت کرے،اور تو اس کا قیدی ہے اگر وہ ظاہر ہو جائے۔

کسی شاعر نے کہا ہے: ہر وہ علم جو کاغذ میں نہیں ہے وہ ضائع ہو گیا،اور ہر راز جو دو شخصوں سے گزر گیا وہ پھیل گیا۔

(۱۱۱)-ایک شخص نے دوسرے شخص سے خفیہ بات کہی اور اس کو چھپانے کا حکم دیا جب بات پوری ہوئی،تو اس نے کہا کیا تو سمجھ گیا؟اس نے جواب دیا،بلکہ میں نہیں سمجھا،پھر اس نے کہا کیا تو نے یاد کر لیا؟اس نے کہا بلکہ میں بھول گیا،اور عمرو بن عاص نے فرمایا:جب میں راز اپنے دوست پر کھول دوں پھر وہ اس کو شائع کر دے تو ملامت مجھ پر ہوگی نہ کہ اس پر،ان سے کہا گیا وہ کیسے ؟(تم پر ملامت ہوگی) کہا اس لیے کہ میں اس (راز) کی حفاظت کا اس سے زیادہ حقدار تھا۔(ثعالبی)

فخری کتاب میں آیا ہے: جب انسان کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہو جائے تو اس شخص کا سینہ جس کو راز بطور امانت دیا جائے زیادہ تنگ ہوگا۔

اَلصِّدْقُ وَالْكِذْبُ

(۱۱۲) إِنَّ الصِّدْقَ عَمُوْدُ الدِّيْنِ وَ رُكْنُ الْأَدَبِ وَاَصْلُ الْمُرُوْءَةِ ،فَلَا تَتِمُّ هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ إِلَّا بِهٖ ،وَقَالَ اَرِسْطَا طَالِيْسُ اَحْسَنُ الْكَلَامِ مَا صَدَقَ فِيْهِ قَائِلُهٗ إِنْتَفَعَ بِهٖ سَامِعُهٗ،وَإِنَّ المَوْتَ مَعَ الصِّدْقِ خَيْرٌ مِنَ الْحَيَاةِ مَعَ الْكِذْبِ ،وَمَا جَاءَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ مَحْمُوْدِنِ الْوَرَّاقِ.

اَلصِدْقُ مَنْجَاةٌ لِأَرْبَابِهٖ وَقُـرْبَةٌ تُدْنِی مِـنَ الرَّبِّ

(للابشیھی)

(۱۱۳) وَ خَطَبَ الحَجَّاجُ فَأَطَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلصَّلٰوۃُ ،فَإِنَّ الْوَقْتَ لَا يَنْتَظِرُكَ وَالرَّبُّ لَا يَعْذِرُكَ فَأَمَرَ بِحَبْسِهٖ فَأَتَاهُ قَوْمُهٗ وَزَعَمُوْا أَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ وَسَأَلُوْهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَهٗ ،فَقَالَ ذٰلِكَ الْحَجَّاجُ إِنْ أَقَرَّ بِالْجُنُوْنِ خَلَّيْتُهٗ ،فَقَالَ مَعَاذَاللهِ لَا أَزْعُمُ اِنَّ اللهَ إِبْتَلَانِيْ وَقَدْ عَافَانِيْ ،فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْحَجَّاجُ فَعَفَا عَنْهُ لِصِدْقِهٖ .(للثعالبی)

(۱۱۴) قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ إِنّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَالْفُجُوْرُ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الصّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى البِرّ وَالْبِرُّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ .

وَمَا اَحْسَنَ مَا قَالَ الشَّاعِرُ:

إِذَا عَرَفَ الْإِنْسَانُ بِالْكِذْبِ لَمْ يَزَلْ لَدَى النَّاسِ كَذَّابًا وَلَوْ كَانَ صَادِقًا
فَإِنْ قَالَ لَا تُصْغِيْ لَـهٗ جُلَسَـاءُهٗ وَلَـمْ يَسْمَعُوْا مِنْهُ وَلَوْ كَانَ نَاطِقًا

وَقَالَ مَحْمُوْدُبْنُ اَبِي الْجُنُوْدِ:

لِيْ حِيْلَةٌ فِيْ مَـنْ يَنُمُّ وَلَيْسَ فِي الْكَذَّابِ حِيْلَةٌ
مَنْ كَانَ يَخْلُقُ مَايَقُوْلُ فَحِيْلَتِيْ فِيْهِ قَلِيْلَةٌ

حل لغات: عَمُوْدٌ: ستون، جمع قلت أَعْمِدَةٌ۔ دِيْنٌ: مذہب، عقیدہ، جمع قلت أَدْيَانٌ۔ رُكْنٌ: سہارا، ستون، جڑ، جمع قلت أَرْكَانٌ۔ مُرُوْءَةٌ: انسانیت ،ایسا جوہر جس سے انسان کامل کی خصلتیں ابھرتی ہیں (مادہ مرء، مہموز لام)۔ مَنْجَاةٌ: چھٹکارا، جائے فرار، باعث نجات جمع مَنَاجِ۔ رَبٌّ: مالک، سردار، صاحب، جمع قلت أَرْبَابٌ۔ قُرْبَةٌ: نیکی جمع قُرَبٌ۔ تُدْنِيْ: فعل مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ قریب کرتی ہے (افعال) (مادہ دنو، معتل لام واوی)۔ خَطَبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تقریر کی ، خَطَبَ (ن) خُطْبَةً تقریر کرنا (مادہ خطب، صحیح)۔ أَطَالَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دراز کردیا (افعال) (مادہ طول، معتل عین واوی)۔ لَا يَنْتَظِرُكَ: فعل مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب انتظار نہیں کرے گا (افتعال) (مادہ نظر، صحیح)۔ لَا يَعْذِرُكَ: مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ عذر قبول نہیں کرے گا، عَذَرَ (ض) عُذْرًا عذر قبول کرنا (مادہ عذر،

صحیح)۔حَبْسٌ:قید(مادہ حبس،صحیح)۔زَعَمُوْا:فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے دعوی کیا، زَعَمَ (ن ،ف)زُعْمًا دعوی کرنا (مادہ زعم،صحیح)۔مَجْنُونٌ : پاگل(مادہ جنن، مضاعف)۔خَلّٰی سَبِیْلَهٗ:رہاکرنا،آزادکرنا(تفعیل)(مادہ خلو،معتل لام واوی)۔عَفَا عَنْهُ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے درگزر کردیا،معاف کردیا(ن)(مادہ عفو،معتل لام واوی) حَکِیْمٌ :دانش مند،فلسفی،طبیب جمع تکسیر حُکَمَاءُ ۔فُجُوْرٌ :بدکاری،زنا(مادہ فجر، صحیح)۔لَدَی:پاس،سامنے۔أَصْغیٰ إِلَی:کان لگانا،غور سے سننا،توجہ سے سننا (افعال) (مادہ صغی،معتل لام یائی)۔حِلْیَةٌ:تدبیر۔یَنُمُّ:فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ چغلی کرتا ہے ،نَمَّ (ض،ن)نَمًّا چغلی لگانا (مادہ نمم ،مضاعف ثلاثی)۔یَخْلُقُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پیدا کرتا ہے،گھڑتا ہے،خَلَقَ(ن)خَلْقًا وَخَلْقَةً(مادہ خلق،صحیح)

سچ اور جھوٹ کا بیان

(۱۱۲)-ترجمہ:۔بے شک سچ دین کا ستون،ادب کا سہارا اور کامل انسانیت کی بنیاد ہے،تو یہ تینوں چیزیں اسی سچ کے ذریعہ مکمل ہوتی ہیں۔اور ارسطاطالیس نے کہا:سب سے اچھا کلام وہ ہے جس میں اس کا کہنا والا سچ بولے اور جس سے اس کا سننے والا فائدہ حاصل کرے،اور بے شک سچ کے ساتھ مرجانا جھوٹ کے ساتھ زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

اور اس باب میں محمود وراق کا قول آیا ہے:بلاشبہ سچ سچ بولنے والوں کے لیے باعث چھٹکارا ہے اور رب سے قریب کرنے والی نیکی ہے۔(ابشیہی)

(۱۱۳)-حجاج نے تقریر کی تو لمبی(تقریر)کی تو ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا نماز،(یعنی نماز کا وقت ہو چکا ہے)اس لیے وقت تیرا انتظار نہیں کرے گا اور رب تیرا عذر قبول نہیں کرے گا تو اس(حجاج)نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا تو اس(حجاج)کے پاس اس کی قوم آئی اور انہوں نے کہا کہ وہ پاگل ہے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اس کو رہا کردے،تو(اس بات پر)حجاج نے کہا اگر وہ پاگل پن کا اقرار کرلے تو میں اسے رہا کردوں گا،تو(خبر ملنے پر)اس نے کہا اللہ کی پناہ میں نہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری میں مبتلا کیا ہے،جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت بخشی ہے تو جب یہ خبر حجاج کو پہنچی تو اس نے اس کو سچ بولنے کی وجہ سے معاف کردیا۔(ثعالبی)

(۱۱۴)-کسی دانش مند نے کہا ہے: کہ جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری آگ (جہنم) کی طرف لے جاتی ہے، اور سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

کسی شاعر نے کتنی اچھی بات کہی ہے:

(۱)- جب انسان جھوٹ بولنے میں مشہور ہوجائے تو وہ لوگوں کے نزدیک ہمیشہ جھوٹا رہتا ہے اگرچہ سچا ہو۔

(۲)- تو اگر وہ کہتا ہے تو اس کے ہم نشین اس کی بات غور سے نہیں سنتے اور اس کی بات نہیں سنتے اگرچہ وہ بول رہا ہو۔

محمود بن ابی جنود نے کہا ہے:

(۱)- جو چغل خوری کرتا ہے اس کے بارے میں میرے پاس تدبیر ہے، اور جھوٹے آدمی کے بارے میں میرے پاس کوئی تدبیر نہیں ہے۔

(۲)- جو شخص گڑھ کر بات کہتا ہے تو اس کے بارے میں میری تدبیر کم ہے۔

مَذَمَّةُ الْحَسُوْدِ

(۱۱۵) وَقَفَ الْأَحْنَفُ عَلىٰ قَبْرِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللهُ كُنْتَ لَا تَحْقِرُ ضَعِيْفًا وَلَا تَحْسُدُ شَرِيْفًا. قَالَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ:

اِصْبِرْ عَلىٰ كَيْدِ الْحَسُوْدِ فَإِنَّ صَبْرَكَ قَاتِلُهٗ
كَالنَّارِ تَاكُلُ بَعْضَهَا إِنْ لَمْ تَجِدْ مَا تَاكُلُهٗ

(۱۱۶) قَالَ اَرِسْطَاطَالِيْسُ: اَلْحَسَدُ حَسَدَانِ مَحْمُوْدٌ وَمَذْمُوْمٌ فَالْمَحْمُوْدُ أَنْ تَرَى عَالِمًا فَتَشْتَهِيْ أَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ أَوْ زَاهِدًا فَتَشْتَهِيْ مِثْلَ فِعْلِهٖ، وَالْمَذْمُوْمُ أَنْ تَرَى عَالِمًا أَوْ فَاضِلًا فَتَشْتَهِيْ أَنْ يَمُوْتَ. (للثعالبی)

قَالَ مَنْصُوْرُ نِ الْفَقِيْهُ:

أَلَا قُلْ لِمَنْ كَانَ لِيْ حَاسِدًا أَتَدْرِيْ عَلىٰ مَنْ أَسَأْتَ الْأَدَبَ
أَسَأْتَ عَلىَ اللهِ فِيْ فَضْلِهٖ إِذَا أَنْتَ لَمْ تَرْضَ مَا قَدْ وَهَبَ

حل لغات: لَا تَحْقِرُ :مضارع منفی معروف واحد مذکر حاضر تم حقیر وذلیل نہیں سمجھتے تھے، حَقَرَ (ض) حَقْرًا ذلیل وحقیر سمجھنا (مادہ حقر، صحیح)۔ حَسُوْدٌ: حاسد (مادہ حسد، صحیح)۔ کَیْدٌ: دھوکا، مکر (مادہ کید، معتل عین یائی)۔ زَاھِدٌ: خدا رسیدہ، انتہائی عبادت گزار، تارک الدنیا، جمع تکسیر زُھَّادٌ (مادہ زھد، صحیح)۔ أَلَا: خبردار، حرف تنبیہ۔ أَسَأْتَ :فعل ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے بدسلوکی کی، گستاخی کی (افعال) (مادہ سوء، معتل عین واوی ومہموز لام)۔ وَھَبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دیا، وَھَبَ (ف) وَھْبًا دینا، ہبہ کرنا (مادہ وھب، معتل فاواوی)۔

حاسد کی برائی کا بیان

(۱۱۵)-ترجمہ: احنف حارث بن معاویہ کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے، تو کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم کسی کمزور کو حقیر نہیں سمجھتے تھے اور کسی شریف آدمی سے حسد نہیں کرتے تھے۔

کسی شاعر نے کہا ہے:

(۱)-حاسد کے مکر، دھوکا پر صبر کر اس لیے کہ تیرا صبر اس کو قتل کرنے والا ہے، (۲) جیسا کہ آگ خود کو کھا لیتی ہے اگر وہ اپنے کھانے کی چیز نہ پائے۔

(۱۱۶)- ارسطا طالیس نے کہا: کہ حسد دو طرح کا ہوتا ہے ایک اچھا اور ایک برا، تو اچھا (حسد) یہ ہے کہ تم کسی عالم کو دیکھو تو اس کی طرح ہونے کی خواہش کرو یا کسی عبادت گزار کو دیکھو تو اس کے کام کی طرح خواہش کرو، اور برا (حسد) یہ ہے کہ تم کسی عالم یا فاضل کو دیکھو تو اس کے مرنے کی خواہش کرو۔ (ثعالبی)

منصور فقیہ نے کہا ہے:

(۱) خبردار! اس شخص سے کہدو جو مجھ سے حسد کرتا ہے کیا تو جانتا ہے کہ کس کے ساتھ تونے سوءادب کیا؟

(۲) تونے اللہ کے احسان کی بے ادبی کی، اس لیے کہ تو اس سے راضی نہیں ہوا جو اس نے عطا کیا۔

❁❁❁

ذَمُّ سُوْءِ الْخُلْقِ

(۱۱۷) قَالَ عَمْرُ بْنُ مَعْدِیْ کَرَبَ :اَلْکَلَامُ اللَّیِّنُ یُلَیِّنُ الْقُلُوْبَ الَّتِیْ هِیَ أَقْسیٰ مِنَ الصُّخُوْرِ ،وَالْکَلَامُ الْخَشِنُ یُخَشِّنُ الْقُلُوْبَ الَّتِیْ هِیَ أَنْعَمُ مِنَ الْحَرِیْرِ. (للغزالی)

(۱۱۸) قِیْلَ سُوْءُ الْخُلْقِ یُعْدِیْ لِأَنَّهٗ یَدْعُوْا إِلیٰ أَنْ یُقَابِلَ بِمِثْلِهٖ، وَ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ :اَلْحُسْنُ الْخُلْقُ ذُوْ قَرَابَةٍ عِنْدَ الْأَجَانِبِ وَالسَّیِّءُالْخُلْقُ أَجْنَبِیٌّ عِنْدَ أَهْلِهٖ .(للأبشیهی)

(۱۱۹) صَحِبَ رَجُلٌ رَجُلًا بِسُوْءِ الْخُلْقِ فَلَمَّا فَارَقَهٗ قَالَ قَدْ فَارَقْتُهٗ وَخُلْقُهٗ لَمْ یُفَارِقْهُ .وَنَظَرَ فَیْلَسُوْفُ إِلیٰ رَجُلٍ حَسْنِ الْوَجْهِ خَبِیْثِ النَّفْسِ فَقَالَ بَیْتٌ حَسَنٌ وَفِیْهِ سَاکِنٌ نَذْلٌ .

حل لغات: سُوْءُ الْأَخْلَاقِ: بداخلاقی (مادہ خلق،صحیح)۔لَیِّنٌ:نرم،نرم دل (مادہ لین، معتل عین یائی)۔یُلَیِّنُ:مضارع معروف واحد مذکرغائب وہ نرم بناتا ہے (تفعیل) أَقْسیٰ: زیادہ سخت،اسم تفضیل(ن)(مادہ قسو،معتل لام واوی)۔اَلصُّخُوْرُ : جمع تکسیر،چٹانیں، واحد صَخْرٌ۔اَلْخَشِنُ:کھردرا،سخت صفت مشبہ(ن)۔یُخَشِّنُ : مضارع معروف واحد مذکر غائب کھردرا بناتا ہے، سخت بناتا ہے (تفعیل)۔أَنْعَمُ:زیادہ نرم ونازک،اسم تفضیل (ک)(مادہ نعم،صحیح)۔حَرِیْرٌ :ریشم ،سلک(مادہ حرر مضاعف ثلاثی)۔یُعْدِیْ:،مضارع معروف واحد مذکر غائب عیب لگاتی ہے،بیماری لگاتی ہے (افعال) (مادہ عدو،معتل لام واوی)۔سَلَفٌ :اگلے لوگ،آباؤ اجداد۔اَجَانِبُ:اجنبی شخص ،نامعلوم شخص،واحد اَجْنَبِیٌّ۔صَحِبَ:ماضی معروف واحد مذکرغائب وہ ساتھ ہوا، صَحِبَ (س) صُحْبَۃً ساتھ ہونا (مادہ صحب،صحیح)۔خَبِیْثُ النَّفْسِ :بد باطن ، کمینہ ، بدطینت،برا ۔ نَذْلٌ:خسیس،گھٹیا،کمینہ،بزدل،جمع قلت اَنْذَال .

(۱۱۷) ترجمہ:۔ عمروبن معدی کرب نے کہاہے:نرم بات ان دلوں کو نرم بنا دیتی ہے جو چٹانوں سے زیادہ سخت ہوتے ہیں،اور سخت بات ان دلوں کوسخت بنادیتی ہے جو ریشم سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔(غزالی)

(۱۱۸)- کہا گیا ہے کہ بد اخلاقی عیب لگاتی ہے اس لیے کہ وہ اس بات کی طرف دعوت دیتی ہے کہ اس کا اس کے مثل سے مقابلہ کیا جائے۔

کسی گزرے ہوئے بزرگ سے روایت کی گئی ہے کہ اچھے اخلاق والا اجنبی لوگوں میں رشتہ والا ہے اور برے اخلاق والا اپنے گھر والوں میں بھی اجنبی ہے۔(ابشیھی)

(۱۱۹)- ایک مرد بد اخلاق مرد کے ساتھ ہوا جب وہ اس سے جدا ہوا، کہا میں اس سے جدا ہو گیا لیکن اس کی (بری) عادت اس سے جدا نہیں ہوئی۔ ایک فلسفی نے بد طینت خوبصورت آدمی کو دیکھا تو کہا گھر اچھا ہے اور اس میں رہنے والا گھٹیا کمینہ ہے۔

ذَمُّ الْغَضَبِ

(۱۲۰) قِيْلَ لِحَكِيْمٍ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَثْقَلُ ،فَقَالَ اَلْغَضَبُ،وَرُوِيَ أَنَّ إِبْلِيْسَ قَالَ مَهْمَا أَعْجَزَنِيْ إِبْنُ آدَمَ فَلَنْ يُعْجِزَنِيْ إِذَ غَضِبَ لِأَنَّهُ يَنْقَادُ لِيْ فِيْمَا أَبْتَغِيْهِ وَ يَعْمَلُ بِمَا أُرِيْدُهُ وَأَرْتَضِيْهِ وَقِيْلَ لِأَبِيْ عُبَادٍ مَنْ أَبْعَدُ مِنَ الرَّشَادِ اَلسَّكْرَانُ أَمِ الْغَضْبَانُ ،فَقَالَ اَلْغَضْبَانُ،لَايَعْذِرُهُ أَحَدٌ فِيْ مَاْثِمٍ يَجْتَرِحُهُ وَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَعْذِرُ السَّكْرَانَ .

حل لغات: غَضَبٌ: ناراضگی، غصہ (مادہ غضب، صحیح)۔ اَلْأَعْمَالُ: جمع قلت، بوجھ، بار، واحد حَمْلٌ .أَثْقَلُ :زیادہ بھاری، اسم تفضیل۔ ثِقْلٌ: وزن، بوجھ، لوڈ جمع قلت أَثْقَالٌ .أَعْجَزَنِيْ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مجھے عاجز کر دیا، بے بس کر دیا، (افعال)۔ يَنْقَادُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پیچھے چلتا ہے پیروی کرتا ہے (انفعال) (مادہ قود، معتل عین واوی)۔ أَبْتَغِيْ :مضارع معروف واحد متکلّم میں چاہتا، پسند کرتا ہوں (افتعال) (مادہ بغی، معتل لام یائی)۔ أَرْتَضِيْ : مضارع معروف واحد متکلّم میں رضا مند ہوتا ہوں (افتعال) (مادہ رضو، معتل لام واوی)۔ اَلسَّكْرَانُ: نشہ والا، جمع سُكَارىٰ .اَلْغَضْبَانُ: غصہ والا، صفت مشبہ۔ لَايَعْذِرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب معذور نہیں سمجھتا ہے، عَذَرَ (ض) عُذْرًا معذور سمجھنا۔ مَاْثِمٌ: گناہ، واحد مَأْثَمَةٌ بمعنی إِثْمٌ ۔ يَجْتَرِحُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ارتکاب کرتا ہے، (افتعال) (مادہ جرح ، صحیح)۔

غصہ کی برائی کا بیان

(۱۲۰) **ترجمہ**:۔ کسی حکیم سے کہا گیا: کون سا بوجھ زیادہ بھاری ہے، تو اس نے کہا، غصہ، (کا بوجھ زیادہ بھاری ہے)۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ شیطان نے کہا جب آدمی مجھے عاجز بے بس کرتا ہے (تو ہوسکتا ہے کہ وہ عاجز کردے) لیکن جب وہ غصہ کرتا ہے تو ہرگز مجھے بے بس نہیں کر سکے گا، اس لیے کہ وہ اس کام میں میری پیروی کرتا ہے جس کو میں چاہتا ہوں اور وہ کام کرتا ہے جس سے میں راضی ہوتا ہوں اور پسند کرتا ہوں۔ اور ابو عباد سے کہا گیا ہدایت سے زیادہ دور کون ہے ؟ نشہ والا یا غصہ والا، تو اس نے کہا غصہ والا، (ہدایت سے زیادہ دور ہے) کوئی شخص اس کو معذور نہیں سمجھتا ہے ان گناہوں میں جن کا وہ ارتکاب کرتا ہے، اور زیادہ تر لوگ نشہ والے کو معذور سمجھتے ہیں۔

مَدْحُ التَّوَاضُعِ وَذَمُّ الْكِبْرِ

(۱۲۱) قِيْلَ مَنْ وَضَعَ نَفْسَهُ دُوْنَ قَدْرِهِ رَفَعَهُ النَّاسُ فَوْقَ قَدْرِهِ وَمَنْ رَفَعَهَا عَنْ حَدِّهِ وَضَعَهُ النَّاسُ عَنْ حَدِّهِ ،وَقِيْلَ لِبَزَرْ جَمْهَرْ هَلْ تَعْرِفُ نِعْمَةً لَا يُحْسَدُ عَلَيْهَا،قَالَ نَعَمْ :اَلتَّوَاضُعُ،قِيْلَ فَهَلْ تَعْرِفُ بَلَاءً لَا يُرْحَمُ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ ،قَالَ نَعَمْ اَلْكِبْرُ .

(۱۲۲) قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُرِيْدُ رَجُلًا إِذَا كَانَ فِي الْقَوْمِ وَهُوَ اَمِيْرُهُمْ كَانَ كَبَعْضِهِمْ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ اَمِيْرَهُمْ فَكَأَنَّهُ اَمِيْرُهُمْ .

قَالَ اَبُوْ تَمَّامٍ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى:

مُتَبَذِّلٌ فِي الْقَوْمِ وَهُوَ مُبَجَّلٌ　　مُتَوَاضِعٌ فِي الْحَيِّ وَهُوَ مُعَظَّمٌ

وَقَالَ آخَرُ:

مُتَوَاضِعٌ وَالنُّبْلُ يَحْرِسُ قَدْرَهُ　　وَاَخُو التَّوَاضُعِ بِالنَّبَاهَةِ يَنْبُلُ

وَقَالَ الْخَوَارَزْمِيْ:

عَجِبْتُ لَهُ لَمْ يَلْبَسِ الْكِبْرَ حُلَّةً　　وَفِيْنَا لَاِنْ جُزْنَا عَلٰى بَابِهِ كِبْرٌ

(للثعالبی)

(۱۲۳) مَنْ أَرَادَ الدُّخُوْلَ فِیْ مَجْلِسِ الْعُلَمَاءِ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِیَ بِالتَّوَاضُعِ وَالذُّلِّ وَالْخُشُوْعِ وَالإِنْكِسَارِ،فَمَنْ أَتیٰ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ يَنَالُ الْمَغْفِرَةَ مِنَ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ،وَمَنْ أَتیٰ مِثْلَ قَارُوْنَ بِالْكِبْرِ وَالْإِكْثَارِ يَجِدُ الْقَطِيْعَةَ وَالْعُقُوْبَةَ مِنَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ .(للسيوطی)

(۱۲۴).قَالَتِ الْحُكَمَاءُ كُلُّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ عَلَيْهِ، إِلَّا الْمُتَوَاضِعُ ،وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ اَفْضَلُ الرِّجَالِ مَنْ تَوَاضَعَ عَنْ رِفْعَةٍ وَعَفَا عَنْ قُدْرَةٍ وَأَنْصَفَ عَنْ قُوَّةٍ ،وَقَالَ رَجُلٌ لِبَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَلِّمْنِیْ الْتَوَاضُعَ ، فَقَالَ لَهُ إِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فَقُلْ سَبَقَنِیْ إِلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ فَهُوَ خَيْرٌ مِنِّی ، وَإِذَا رَأَيْتَ أَصْغَرَ مِنْكَ فَقُلْ سَبَقْتُهُ إِلَى الذُّنُوْبِ فَهُوْ خَيْرٌ مِنِّیْ .

وَقَالَ أَبُو الْعِتَاهِيَةِ :

يَا مَنْ تَشَرَّفَ فِی الدُّنْيَا وَلَذَّتِهَا	لَيْسَ التَّشَرُّفُ رِفْعَ الطِّيْنِ بِالطِّيْنِ
إِذَا أَرَدْتَّ شَرِيْفَ الْقَوْمِ كُلِّهِمْ	فَانْظُرْ إِلَى مَلِكٍ فِیْ زِیِّ مِسْكِيْنٍ

وَقَالَ أَبُو الْفَتَحْ اَلْبُسْتِیْ :

مَنْ شَاءَ عَيْشًا رَغِيْدًا يَسْتَفِيْدُ بِهٖ	فِیْ دِيْنِهٖ ثُمَّ فِیْ دُنْيَاهُ إِقْبَالًا
فَلْيَنْظُرَنَّ إِلَى مَنْ فَوْقَهُ أَدَبًا	وَلْيَنْظُرَنَّ إِلَى مَنْ دُوْنَهُ مَالًا

(للشريشی)

(۱۲۵)وَقِيْلَ دَعِ الْكِبْرَ مَتیٰ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ النُّبْلِ لَمْ يَضُرَّكَ التَبَذُّلَ وَمَتیٰ لَمْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهٖ لَمْ يَنْفَعْكَ التَنَبُّلَ .قَالَ الْمَامُوْنُ مَا تَكَبَّرَ أَحَدٌ إِلَّا لِنَقْصٍ وَجَدَهُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَا تَطَاوَلَ إِلَّا لِوَهْنٍ أَحَسَّ مِنْ نَفْسِهٖ.قَالَ بَزَرْجَمْهَرْ وَجَدْنَا التَّوَاضُعَ مَعَ الْجَهْلِ وَالْبُخْلِ أَحْمَدَ عِنْدَ الْحُكَمَاءِ مِنَ الْكِبْرِ مَعَ الْأَدَبِ وَالسَّخَاءِ .قَالَ مَنْصُوْرُ نِ الْفَقِيْهُ يَاقَرِيْبَ الْعَهْدِ بِالْمَخْرَجِ لِمَ لَا تَتَوَاضَعُ .(للثعالبی)

حل لغات: مَدْحٌ: تعریف،ثناخوانی(مادہ مدح،صحیح)۔کِبْرٌ :آن،شان،تکبر۔دُوْنَ : کم،کم درجہ،سامنے،ورے۔حَدٌّ :انتہا،آخری حد ،کنارہ ،سرحد،بونڈری۔مُتَبَذِّلٌ:چھچھورا انسان،وقار کے خلاف کرنے والا،روزانہ پہننے کے کپڑے استعمال کرنے والا،پرانا بوسیدہ

کپڑے پہننے والا(اسم فاعل، تفعل)(مادہ بذل، صحیح)۔مُبَجَّلٌ :اسم مفعول،لائق احترام، معزز (تفعیل)(مادہ بجل، صحیح)۔حَيٌّ:محلہ ،جمع أَحْيَاءٌ(مادہ حیی،لفیف مقرون) مُعَظَّمٌ:اسم مفعول، قابل تعظیم ،(تفعیل)(مادہ عظم،صحیح)۔اَلنُّبْلُ :ذکاوت، نجابت، شرافت۔یَحْرِسُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ حفاظت کرتا ہے، حَرَسَ (ض) حَرْسًا حفاظت کرنا (مادہ حرس، صحیح)۔ اَلنَّبَاهَةُ :شرافت ،عقل مندی،سمجھ، شہرت۔حُلَّةٌ : سوٹ، کپڑوں کا جوڑا، جمع تکسیر حُلَلٌ .جُزْنَا :مضارع معروف جمع متکلّم ہم گزرے، جَازَ(ن)جَوْزًا پاس کرنا ،عبور کرنا،گزرنا (مادہ جوز،معتل عین واوی)۔اَلذُّلُّ :تابعداری،(مصدر،ض)جَبَّارٌ: مبالغہ،زبردست عظیم(اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے)(مادہ جبر ،صحیح)۔اَلْإِكْبَارُ :بڑا سمجھنا ،(افعال ،مصدر)۔ قَطِيْعَةٌ :بے تعلقی ،علاحدگی ،جدائی ،جمع منتہی الجموع،وغیر منصرف قَطَائِعُ .قَهَّارٌ: مبالغہ،غالب ،زبردست (مادہ قہر ،صحیح)۔ تَشَرَّفَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ عزت حاصل کرتا ہے(تفعل) (مادہ شرف ،صحیح)۔ طِيْنٌ :مٹی۔رِفْعَةٌ :بلندی۔ زِيٌّ :بھیس ،لباس،فیشن،اسٹائل جمع تکسیر أَزْيَاءُ. رَغِيْدٌ :آسودہ ، خوش حال۔اِقْبَالٌ : مقبولیت۔دَعْ: فعل امر واحد حاضر معروف تو چھوڑ (ف)(مادہ ودع، معتل فا واوی)۔اَلتَّنَبُّلُ :ذکی ہونا،نجیب وشریف ہونا ،(مصدر، تفعل)۔تَطَاوَلَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تکبر کیا،فخر کیا(تفاعل) (مادہ طول،معتل عین واوی)۔ وَهْنٌ: کمزوری،(مصدر،ض) (مادہ وہن، معتل فا واوی)۔مَخْرَجٌ اسم ظرف نکلنے کی جگہ،پائخانہ کا مقام،جمع مَخَارِجُ (ض)(مادہ خرج،صحیح)

انکساری کی تعریف اور تکبر کی برائی کا بیان

(۱۲۱)-ترجمہ:۔کہا گیا جو شخص اپنے آپ کو اپنے رتبے سے نیچے رکھتا ہے تو لوگ اس کو رتبے سے اوپر اٹھا دیتے ہیں اور جو شخص اپنے آپ کو اپنے رتبے سے اوپر رکھتا ہے تو لوگ اس کو اس کے رتبے سے نیچے گرا دیتے ہیں ،بزرجمہر سے کہا گیا ،کیا آپ ایسی نعمت کو جانتے ہیں جس پر حسد نہ کیا جاتا ہو ؟انھوں نے کہا ہاں:وہ انکساری ہے۔کہا گیا تو آپ ایسی مصیبت کو جانتے ہیں جس مصیبت والے پر رحم نہ کیا جاتا ہو؟کہا ہاں:وہ تکبر ہے۔

(۱۲۲)۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے آدمی کو چاہتا ہوں جب قوم میں ان کا امیر ہو تو ان میں سے ایک فرد کی طرح رہے اور جب ان کا امیر نہ ہو تو (اس طرح رہے) گویا کہ وہ ان کا امیر ہے۔

ابو تمام نے اسی معنی کے بارے میں کہا ہے: وہ قوم میں وقار کے خلاف رہنے والا ہے حالانکہ وہ معزز ہے، محلہ میں انکساری کرنے والا ہے، حالانکہ وہ قابل تعظیم ہے۔

دوسرے شاعر نے کہا ہے: وہ انکساری کرنے والا ہے حالانکہ شرافت اس کے مرتبہ کی حفاظت کرتی ہے، اور انکساری کرنے والا عقل مندی کی وجہ سے شرافت میں غالب آجاتا ہے۔

خوارزمی نے کہا ہے: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس نے تکبر کا جوڑا نہیں پہنا، اور ہم میں تکبر ہو جائے گا اگر ہم اس کے دروازہ سے گزر جائیں۔ (ثعالبی)

(۱۲۳)۔جو شخص علما کی مجلس میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اس پر ضروری ہے کہ خاکساری، تابعداری عاجزی اور انکساری کے ساتھ آئے جو شخص ان اوصاف کے ساتھ آئے گا تو وہ زبردست بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف سے بخشش پائے گا اور جو شخص قارون کی طرح تکبر کے ساتھ اور بڑا سمجھتا ہوا آئے گا تو تنہا غالب (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے جدائیگی اور سزا پائے گا۔ (سیوطی)

(۱۲۴)۔دانشمندوں نے کہا ہے انکساری کرنے والے کے علاوہ ہر نعمت والے شخص پر حسد کیا جاتا ہے اور عبدالملک نے کہا لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو بلندی ہونے کے باوجود انکساری کرے، طاقت کے باوجود معاف کرے، اور قوت کے باوجود انصاف کرے، ایک آدمی نے بکر بن عبداللہ سے کہا: مجھے انکساری سکھاؤ، تو انہوں نے اس سے کہا جب تم اس شخص کو دیکھو جو تم سے (عمر میں) بڑا ہے تو کہو کہ وہ شخص نیک عمل میں مجھ سے آگے بڑھ گیا اور وہ اسی لیے مجھ سے بہتر ہے، اور جب تم اس شخص کو دیکھو جو تم سے (عمر میں) چھوٹا ہے تو کہو کہ میں اس سے گناہوں میں بڑھ گیا ہوں اور وہ اسی لیے مجھ سے بہتر ہے۔

ابو عتاہیہ نے کہا ہے:

(۱) اے وہ شخص جس نے دنیا اور اسکی پسندیدہ چیزوں میں عزت حاصل کی، مٹی کا مٹی سے

بلند ہونا عزت حاصل کرنا نہیں ہے۔

(۲)۔اگر تم پوری قوم میں شریف انسان کو(دیکھنا) چاہتے ہو تو غریب کے لباس میں بادشاہ کو دیکھو۔

ابوالفتح بستی نے کہا ہے:

(۱)۔جو شخص خوشحال زندگی چاہے،جس کے ذریعے سے اپنے دین میں پھر اپنی دنیا میں مقبولیت کا فائدہ اٹھائے۔

(۲)۔تو ضرور وہ شخص ایسے انسان کو دیکھ لے جو ادب میں اس سے بڑھ کر ہو،اور ضرور ایسے شخص کو دیکھ لے جو مال میں اس سے کمتر ہو۔(شریشی)

(۱۲۵)۔کہا گیا ہے تکبر کو چھوڑ دے اگر تو شریف لوگوں میں سے ہے تو پرانے بوسیدہ کپڑے پہننا تجھے نقصان نہیں دے گا اور اگر تو شریف لوگوں میں سے نہیں ہے تو نجیب و شریف ہونا تجھے فائدہ نہیں دے گا،مامون نے کہا ہے:کسی شخص نے تکبر نہیں کیا مگر اس کمی کی وجہ سے جس کو اس نے اپنے اندر پایا اور فخر نہیں کیا مگر اس کمزوری کی وجہ سے جس کو اس نے اپنے اندر محسوس کیا۔بزرجمھر نے کہا:ہم نے انکساری کو جہالت اور بخیلی کے ساتھ اس تکبر سے زیادہ قابل تعریف پایا جو ادب اور سخاوت کے ساتھ ہو۔اور منصور فقیہ نے کہا:اے وہ شخص جو عنقریب(دنیا سے)نکلنے والا ہے تو کیوں انکساری نہیں کرتا ہے۔(ثعالبی)

ذَمُّ مَنْ إِعْتَذَرَ فَأَسَاءَ

(۱۲۶) قِيْلَ فِي الْمَثَلِ عُذْرُهُ أَشَدُّ مِنْ جُرْمِهِ ،رُبَّ إِصْرَارٍ أَحْسَنُ مِنْ إِعْتِذَارٍ وَقِيْلَ تُبْ مِنْ عُذْرِكَ ثُمَّ مِنْ ذَنْبِكَ .

قَالَ الخبزري:

وَكَمْ مُذْنِبٍ لَمَّا أَتَىٰ بِإِعْتِذَارِهِ جَنى عُذْرُهُ ذَنْبًا مِنَ الذَّنْبِ أَعْظَمَا

(للثعالبي)

حل لغات:۔ مَثَلٌ:عبرت،ضَرْبُ المَثَلِ:مشہور مقولہ،تشبیہ،جمع قلت ، أَمْثَالٌ۔ أَسَاءَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب،اس نے بد سلوکی کی(افعال)(مادہ سوء،اجوف واوی ،مہموز لام)۔إِعْتَذَرَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب،اس نے معذرت کی(افتعال)(مادہ

عذر، صحیح)۔ أَلْإِصْرارُ: اصرار کرنا ،اڑ جانا (مصدر، افعال) (مادہ صرر ، مضاعف ثلاثی)۔ جَنٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب ،اسنے جرم کیا، جَنٰی (ض) جِنَايَةً ارتکاب جرم کرنا (مادہ جني، ناقص یائی)۔ أَعْظَمُ: زیادہ بڑا، اسم تفضیل (ن) (مادہ عظم، صحیح)۔

اس شخص کی برائی کا بیان جو معذرت کرے پھر برائی کرے

(۱۲۶)-ترجمہ: مشہور قول میں کہا گیا اس کا معذرت کرنا اس کے جرم سے زیادہ سخت ہے، بسا اوقات (گناہ پر) اڑے رہنا معذرت پیش کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اور کہا گیا ہے (پہلے) اپنے عذر سے توبہ کرلو پھر گناہ سے۔

خبزری نے کہا ہے: اور کتنے گناہ کرنے والے جب اپنے عذر کو پیش کرنے آئے، تو ان کی معذرت نے ایسا گناہ کیا جو ان کے گناہ سے بڑھ کر ہے۔ (ثعالبی)

ذَمُّ الْخَمَرِ

(۱۲۷) كَانَ الْعَبَّاسُ بَنْ عَلِيِّ المَنْصُوْرِ يَأْخُذُ الْكَأْسَ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهَا أَمَّا المَالُ فَتَبْلَعِيْنَ ،وَأَمَّاالْمُرُوْءَةُ فَتَخْلَعِيْنَ ،وَأَمَّا الْدِّيْنُ فَتَفْسُدِيْنَ.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ:

تَرَكْتُ النَّبِيْذَ وَشَرَّابَهٗ | وَصِرْتُ صَدِيْقًا لِمَنْ عَابَهٗ

شَرَابٌ يُضِلُّ طَرِيْقَ الْهُدَى | وَيَفْتَحُ لِلشَّرِّ أَبْوَابَهٗ

قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ :

تَرَكْتُ النَّبِيْذَ لِأَهْلِ النَّبِيْذِ | وَأَصْبَحْتُ أَشْرَبُ عَذْبًا قَرَاحًا

قَالَ إِبْنُ الْوَرْدِيْ:

أُتْرِكِ الْخَمْرَةَ إِنْ كُنْتَ فَتًى | كَيْفَ يَسْعٰى بِجُنُوْنٍ مَنْ عَقَلَ

(للشریشی)

حل لغات: كَأْسٌ: پیالہ، جام گلاس، جمع قلت، وتکسیر أَكْؤُسٌ وَكُؤُوْسٌ. تَبْلَعِيْنَ: مضارع معروف واحد مؤنث حاضر تو نگل لیتی ہے، بَلَعَ (ف) بَلْعًا نگلنا (مادہ بلع، صحیح)۔

تَخْلَعِيْنَ: مضارع معروف واحد مؤنث حاضر تو اتار دیتی ہے، خَلَعَ (ف) خَلْعًا اتارنا (مادہ خلع، صحیح)۔ نَبِيْذٌ: انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب، جمع قلت أَنْبِذَةٌ (مادہ نبذ، صحیح)۔ شَرَّابٌ: بہت پینے والا، مبالغہ۔ عَابَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے عیب لگایا، عَابَ (ض) عَيْبًا عیب لگانا، معیوب قرار دینا، عیب دار بنانا (مادہ عیب، معتل عین یائی)۔ عَذْبٌ: شیریں، میٹھا۔ قَرَاحٌ: خالص پانی، جمع قلت أَقْرِحَةٌ (مادہ قرح، صحیح)۔ عَقَلَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے سمجھا، عَقَلَ (ن، ض) عَقْلًا سمجھنا۔

شراب کی برائی کا بیان

(۱۲۷)۔ترجمہ:۔ عباس بن علی منصور (شراب کا) جام اپنے ہاتھ میں لیتے پھر اس سے کہتے رہا مال تو تو اسے نگل لیتی ہے، اور رہی کامل مردانگی تو تو اسے اتار دیتی ہے (ختم کر دیتی ہے) اور رہا دین تو تو اسے خراب کر دیتی ہے۔

احمد بن فضل نے کہا ہے:

(۱)۔ میں نے شراب اور اس کے پینے والوں کو چھوڑ دیا، اور میں اس شخص کا دوست ہو گیا جس نے اسے عیب لگایا۔

(۲)۔ شراب ایسی ہے جو ہدایت کا راستہ بھلا دیتی ہے اور برائی کے لیے اس کے دروازہ کو کھول دیتی ہے۔

ابو علی نے کہا ہے: میں نے شراب اور اس کے پینے والوں کو چھوڑ دیا، اور میں میٹھا خالص پانی پینے لگا۔

ابن وردی نے کہا ہے: اگر تو (واقعی میں) نوجوان ہے تو شراب کو چھوڑ دے، اور جو شخص سمجھ رکھتا ہو وہ پاگل ہونے کی کیسے کوشش کرے گا۔ (شریشی)

مَدْحُ الْكَرَمِ

(۱۲۸)۔ قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ: أَصْلُ الْمَحَاسِنِ كُلِّهَا اَلْكَرَمُ، وَأَصْلُ الْكَرَمِ نَزَاهَةُ النَّفْسِ عَنِ الْحَرَامِ وَ سَخَاءُهَا بِمَا تَمْلِكُ عَلَى الْخَاصِّ وَالْعَامِ وَإِنَّ الْجَاهِلَ السَّخِيَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيْلِ، قَالَ أَكْثَمُ بْنُ صَيْفِيْ

:صَاحِبُ الْمَعْرُوْفِ لَايَقَعُ وَإِنْ وَقَعَ يَجِدْ لَهٗ مُتَّكِأً. وَقِيْلَ لِلْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ لَاخَيْرَ فِي السَّرْفِ ،فَقَالَ لَاسَرْفَ فِي الْخَيْرِ فَقَلِبَ اللَّفْظَ وَاسْتَوْفَى الْمَعْنٰى .

(۱۲۹)۔سَأَلَ مُعَاوِيَةُ اَلْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ يَا أَبَا يَحْيٰى ! كَيْفَ الزَّمَانُ ؟قَالَ اَلزَّمَانُ أَنْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! إِنْ صَلَحْتَ صَلَحَ الزَّمَانُ وَإِنْ فَسَدتَّ فَسَدَ .(للغزالی)

حل لغات: كَرَمٌ :سخاوت،فیاضی،کشادہ دلی ،مہربانی(ک)۔اَلْمَحَاسِنُ: خوبیاں، احسان،نیک عمل،اعلی صفات واحد حُسْنٌ(مادہ حسن، صحیح)۔اَلنَّزَاهَةُ:برائی سے دور رہنا،پاک دامن ہونا(س،مصدر)۔وَقَعَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ گرا،وَقَعَ (ف)وَقْعًا گرنا(مادہ وقع،مثال واوی)۔اَلسَّرْفُ:فضول خرچی کرنا،حداعتدال سے تجاوز کرنا۔اِسْتَوْفٰى: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے وصول کرلیا،ادا کردیا(استفعال) (مادہ وفی،لفیف مفروق)۔

سخاوت وفیاضی کی تعریف کا بیان

(۱۲۸)-ترجمہ: کسی حکیم نے کہا ہے:تمام خوبیوں کی بنیاد سخاوت ہے،اور سخاوت کی بنیاد نفس کا حرام چیزوں سے دور ہونا ہے اور خاص وعام پر اس(نفس)کا اپنی مملوکہ چیز میں فیاض ہونا ہے(یعنی بخشش کی بنیاد یہ ہے کہ نفس کو حرام کام سے بچائے اور اپنی مملوکہ چیز کو لوگوں میں تقسیم کرتا رہے)اور بے شک سخی جاہل اللہ کو بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے ۔اکثم بن صیفی نے کہا:بھلائی کرنے والا گرتا نہیں ہے اور اگر گرتا ہے تو اپنے لیے سہارے کی چیز پالیتا ہے ۔اور حسن بن سہل سے کہا گیا:فضول خرچی میں کوئی بھلائی نہیں،تو انہوں نے جواب دیا بھلائی میں کوئی فضول خرچی نہیں تو انہوں نے لفظ کو پلٹ دیا اور پورا معنی ادا کردیا۔

(۱۲۹)- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس سے پوچھا،تو کہا،اے ابویحیٰ!زمانہ کیسا ہے ؟(یعنی میرے عہد خلافت میں لوگوں کا کیا حال ہے اور وہ کیا کہتے ہیں ؟)تو انہوں نے جواب دیا،زمانہ تو آپ ہی ہیں اے امیر المومنین !اگر آپ ٹھیک ونیک ہوں گے تو زمانہ ٹھیک ہوگا،اور اگر آپ خراب ہوں گے تو زمانہ خراب ہوگا۔(غزالی)

❁❁❁

مَدْحُ الْعَدْلِ

(۱۳۰)قَالَ أَنُوْشِرْوَان: اَلْعَدْلُ سُوْرٌ لَا يَغْرَقُهُ مَاءٌ وَلَا يَحْرُقُهُ نَارٌ وَلَا يَهْدِمُهُ مَنْجَنِيْقٌ ،وَقِيْلَ عَدْلٌ قَائِمٌ خَيْرٌ مِنْ عَطَاءٍ دَائِمٍ ،وَقِيْلَ أَيْضًا لَا يَكُوْنُ الْعُمْرَانُ حَيْثُ لَا يَعْدِلُ السُّلْطَانُ ،وَقِيْلَ لِحَكِيْمٍ مَاقِيْمَةُ الْعَدْلِ ؟قَالَ مُلْكُ الأَبَدِ ،فَقِيْلَ فَقِيْمَةُ الْجَوْرِ ،قَالَ ذِلَّةُ الْحَيٰوةِ .

(۱۳۱) قِيْلَ بِئْسَ الزَّادُ إِلَى المَعَادِ ظُلْمُ الْعِبَادِ ،وَقِيْلَ اَلظُّلْمُ مَرْتَعُهُ وَ خِيْمٌ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلىٰ عَامِلٍ إِذَا دَعَتْكَ قُدْرَتُكَ إِلىٰ ظُلْمِ النَّاسِ فَاذْكُرْ قُدْرَةَ اللهِ عَلَيْكَ وَكَانَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ لَقِيَهُ الرَّشِيْدُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يَسأَلُهُ فَقَالَ فِيْ أَثْنَاءِ كَلَامِهٖ نَامَتْ عُيُوْنُكَ وَالمَظْلُوْمُ مُنْتَصِبٌ يَدْعُوْ عَلَيْكَ وَعَيْنُ اللهِ لَمْ تَنَمْ .(للثعالبی)

قَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّفَّاحُ : لَأَعْمَلَنَّ اللِّيْنَ حَتّٰى لَا يَنْفَعَ إِلَّا الشِّدَّةُ ، وَلأَكْرُمَنَّ الْخَاصَّةَ مَا أَمِنْتُمْ عَلَى الْعَامَّةِ وَلأَغْمِدَنَّ سَيْفِيْ حَتّٰى يَسُلَّهُ الْحَقُّ وَلأُعْطِيَنَّ حَتّٰى لَا أَرٰى لِلْعَطِيَّةِ مَوْضِعًا .(للشبراوی)

حل لغات: سُوْرٌ: دیوار، فصیل، شہرپناہ، چہار دیواری، احاطہ، جمع قلت، وتکسیر اَسْوَارٌ۔ لَا يُغْرِقُهٗ :مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب نہیں وہ اسے نہیں ڈبو سکتا ہے ،(افعال) (مادہ غرق، صحیح)۔ لَا يُحْرِقُهٗ :مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ اسے نہیں جلا سکتی ہے (افعال)(مادہ حرق، صحیح)۔ لَا يَهْدِمُهٗ :مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ اسے نہیں ڈھا سکتی ہے ،هَدَمَ (ض) هَدْمًا فنا کرنا، ڈھانا(مادہ هدم، صحیح)۔ مَنْجَنِيْقٌ : جنگ میں قلعہ کی دیوار پر پتھر وغیرہ پھینکنے کی مشین ، جمع منتہی الجموع ،وغیر منصرف مَجَانِقُ ۔اَلْعُمْرَانُ: آبادی، تہذیب وتمدن۔مُلْكٌ: حکومت، اقتدار۔بِئْسَ: کتنا برا(فعل ذم)۔زَادٌ: توشہ سفر، زادراہ، راشن، اشیائے خوردنی، جمع قلت اَزْوَادٌ وَاَزْوِدَةٌ۔مَعَادٌ: انجام، آخرت۔مَرْتَعٌ : چراگاہ، جمع منتہی الجموع، غیر منصرف مَرَاتِعُ ،اسم ظرف (ف)۔وَخِيْمٌ: مضر، نقصان دہ۔ مُنْتَصِبٌ، اسم فاعل: کھڑا ہونے والا(افتعال)مَا: مَادَامَ کے معنیٰ میں ہے(جب تک کہ)

لَأَغْمِدَنَّ: مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ، ضرور میں میان میں رکھے رہوں گا، غَمَدَ (ن،ض) غَمْدًا: میان میں رکھنا (مادہ غمد، صحیح) ۔یَسُلُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب۔آہستہ سے کھینچنا۔سَلَّ (ن) سَلًّا: آہستہ نکالنا (مادہ سلل، مضاعف ثلاثی)۔

انصاف کی تعریف کا بیان

(۱۳۰)-ترجمہ:۔نوشیرواں نے کہا: انصاف ایسی شہر پناہ ہے جس کو نہ پانی ڈبو سکتا ہے اور نہ اسے آگ جلا سکتی ہے اور نہ کوئی مشین اسے ڈھا سکتی ہے۔اور کہا گیا ہے: قائم رہنے والا انصاف ہمیشگی کی بخشش سے بہتر ہے۔مزید کہا گیا ہے کہ جہاں بادشاہ انصاف نہیں کرتا ہے وہاں آبادی نہیں رہتی ہے۔ایک حکیم سے کہا گیا: انصاف کی قیمت کیا ہے؟ اس نے کہا: ہمیشہ کی حکومت، تو کہا گیا ظلم کی قیمت کیا ہے اس نے جواب دیا: زندگی کی ذلت۔

(۱۳۱)-کہا گیا: بندوں پر ظلم کرنا آخرت کا کتنا برا توشہ ہے، اور کہا گیا: ظلم ایک نقصان دہ چراگاہ ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک گورنر کی طرف لکھا: کہ جب تمھاری قدرت لوگوں پر ظلم کرنے کی طرف دعوت دے تو تم اپنے اوپر اللہ کی قدرت کو یاد کر لو۔حفص بن غیاث سے ہارون رشید نے ملاقات کی تو ان کی طرف سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوا، تو انھوں نے (حفص بن غیاث) ہارون رشید کے درمیان کلام میں کہا تیری آنکھیں سو گئیں اور مظلوم کھڑا ہے وہ تجھ کو بددعا دیتا ہے۔اور اللہ کی آنکھ نہیں سوئی۔(ثعالبی)

ابو العباس سفاح نے کہا میں ضرور ضرور نرمی کرتا رہوں گا یہاں تک کہ سختی ہی فائدہ دے، اور ضرور ضرور میں خاص لوگوں پر بخشش کرتا رہوں گا جب تک کہ میں عام لوگوں کے تعلق سے ان سے مطمئن نہ ہو جاؤں، اور ضرور ضرور میں اپنی تلوار کو نیام میں رکھوں گا جب تک کہ حق اسے نہ نکالے، اور ضرور ضرور میں عطا کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں عطیہ کے لیے کوئی جگہ نہ دیکھ لوں۔(شبراوی)

مَدْحُ الصَّفْحِ

(۱۳۲) قَالَ إِبْنُ طَبَاطِبَا كَانَ جَرَى بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ إِحْتَمَلْتُهُ عَنْهُ ثُمَّ نَدِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ شَيْخًا أَتَانِي فَأَنْشَدَنِيْ .

أَنَدِمْتَ حِيْنَ صَفَحْتَ عَمَّنْ قَــدْ أَسَـاءَ وَقَـــدْ ظَلَـمَ

لَا تَـنْـدَمَـنَّ فَـشَـرُّنَـا   مَـنِ اتَّبَـعَ الْـخَيْـرَ النَّـدَامَ
(للثعالبی)

قَالَ الشَّبْرَاوِی :

لَا تَنْتَقِـمْ إِنْ كُنْـتَ ذَا قُـدْرَةٍ   فَالصَّفْحُ عَنْ ذِیْ قُدْرَةٍ أَصْلَحُ
وَاصْفَحْ إِنْ أَذْنَبَ خِلٌّ عَسیٰ   تَلْقیٰ إِذَا أَذْنَبْتَ مَـنْ يَصْـفَـحُ

(۱۳۳) قِيْلَ لَذَّةُ الْعَفْوِ أَطْيَبُ مِنْ لَذَّةِ التَّشَفِّی لِأَنَّ لَذَّةَ الْعَفْوِ يَلْحَقُهَا حَمْدُ الْعَاقِبَةِ وَلَذَّةُ التَّشَفِّی يَلْحَقُهَا غَمُّ النَّدَامَةِ، وَقِيْلَ اَلعَفْوُ عَنِ المُذْنِبِ زَكوٰةُ النَّفْسِ، وَقِيْلَ وَمِنْ كَرَمِ الأَخْلَاقِ أَنْ يُغْفِرَ الذَّنْبَ ، وَقِيْلَ اَلْإِحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوْبِ .(للطرطوشی)

قَالَ الْبُحْتَرِی :

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَضْرِبْ عَنِ الْحِقْدِ لَمْ تَفُزْ   بِشُكْرٍ وَلَمْ تَسْعَدْ بِتَقْرِيْظِ مَادِحٍ

حل لغات: صَفْحٌ : درگزر ،معافی ،مصدر (ف) (مادہ صفح، صحیح)۔إِحْتَمَلْتُ : ماضی معروف واحد متکلّم میں نے برداشت کیا، (افتعال)(مادہ حمل، صحیح)۔اَلْمَنَامُ: نیند، خواب۔ نَدِمْتُ :ماضی معروف واحد متکلّم ،میں شرمندہ ہوا، نَدِمَ (س) نَدْماً :شرمندہ ہونا (مادہ ندم، صحیح)۔خِلٌّ: دوست، جمع قلت أَخْلَالٌ ۔تَشَفّیٰ: بدبخت ہونا ۔مصدر (س)۔ اَلْعَاقِبَةُ :مؤنث عاقب، نسل، ہر چیز کا آخر ،اچھا بدلہ ،جمع منتھی الجموع، غیر منصرف اَلْعَوَاقِبُ: اَلْحِقْدُ: کینہ، بغض، مصدر (ضَ)۔ضَرَبَ عَنْ: روک لینا، باز رہنا۔لَمْ تَسْعَدْ: مضارع معروف نفی جحد بلم نیک بخت نہ ہوا۔تَقْرِيْظٌ: تعریف کرنا، مصدر (تفعیل)۔

درگزر کرنے کی تعریف کا بیان

(۱۳۲)۔ترجمہ:۔ ابن طباطبا نے کہا: میرے اور ایک آدمی کے درمیان کچھ بات چیت ہوگئی، (جس میں اس نے سخت الفاظ استعمال کیے) تو میں نے اس بات کو اس کی طرف سے برداشت کیا پھر میں شرمندہ ہوا (کہ میں نے سخت الفاظ کیوں نہیں کہے) تو میں نے نیند میں ایک بزرگ کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھے کچھ اشعار سنائے۔

(۱) کیا تم شرمندہ ہوگیے جس وقت تم نے درگزر کردیا اس شخص کو جس نے برا کیا اور ظلم کیا۔

(۲) تم ہرگز شرمندہ نہ ہو، اس لیے کہ ہم میں برا وہ شخص ہے جو بھلائی کرنے کے بعد شرمندہ ہو۔ (ثعالبی)

شبراوی نے کہا:

(۱)- اگر تم طاقت والے ہو تو بدلہ نہ لو، اس لئے کہ طاقت والے کی طرف سے درگزر کردینا زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

(۲)- جب تمھارا کوئی دوست گناہ کردے تو درگزر کردو، ہو سکتا ہے کہ جب تم سے گناہ ہو جائے تو تم ایسے شخص سے ملو جو درگزر کردے۔

(۱۳۳)- کہا گیا: معافی کی لذت سختی کی لذت سے زیادہ اچھی ہوتی ہے، اس لئے کہ معافی کی لذت اچھے بدلہ کی تعریف کی لذت پالیتی ہے، اور سختی کی لذت سے شرمندگی کا غم حاصل ہوتا ہے۔ اور کہا گیا: گناہ گار کو معاف کرنا نفس کی زکوۃ ہے۔ اور کہا گیا: اچھے اخلاق میں سے یہ ہے کہ: گناہ کو بخش دیا جائے۔ اور کہا گیا برداشت کرنا عیبوں کی قبر ہے۔ (طرطوشی)

بحتری نے کہا: جب تم بغض وحسد سے باز نہیں رہو گے تو شکر سے کامیاب نہیں رہو گے، اور نہ کسی تعریف کرنے والے کی تعریف سے نیک بخت ہو گے۔

ذَمُّ الـمُمَارَاتِ

(۱۳۴)قَالَ مَيْمُوْنُ بْنُ مَهْرَانَ :لَاتُمَارِ مَنْ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنَّهُ يَخْتَزِنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَا تَضُرُّهُ شَيْئًا،وَقَالَ لُقْمَانُ لِإِبْنِهِ مَنْ لَا يَمْلِكُ لِسَانَهُ يَنْدَمُ ،وَمَنْ يَكْثُرُ الْمِرَاءَ يُشْتَمُ،وَمَنْ يَدْخُلُ مَدَاخِلَ السُّوْءِ يَتَّهِمُ ،يَا بُنَيَّ لَا تُمَارِ الْعُلَمَاءَ فَيَمْقُتُوْكَ ،اَلْمِرَاءُ يُقَسِّي الْقُلُوْبَ وَ يُوْرِثُ الضَّغَائِنَ ،إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ لَجُوْجًا مُمَارِيًا مُعْجَبًا بِنَفْسِهِ فَقَدْ تَمَّتْ خَسَارَتُهُ .

(۱۳۵)-قَالَ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ :يُخَاطِبُ إِبْنَهُ

إِنِّي مَنَحْتُكَ يَا كُدَامُ نَصِيْحَتِيْ فَاسْمَعْ لِقَوْلِ أَبٍ عَلَيْكَ شَفِيْقٌ
أَمَّا الْمُزَاحَةُ وَالْمِرَاءُ فَدَعْهُمَا خُلُقَانِ لَاأَرْضَاهُمَا لِصَدِيْقٍ
إِنِّيْ بَلَوْتُهُمَا فَلَمْ أَحْتَمِدْهُمَا لِمُجَاوِرٍ جَارًا وَلَا لِرَفِيْقٍ

مَرَّ حَكِيْمٌ بِقَوْمٍ فَقَالُوْا لَهُ شَرًّا فَقَالَ خَيْرًا فَقِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ كُلٌّ يُنْفِقُ مِمَّا عِنْدَهُ .(للشريشي)

حل لغات: -اَلْمُمَارَاتُ: جھگڑا، واحد مُمَارَةٌ۔ يَخْتَزِنُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ محفوظ کرتا ہے (افتعال) (مادہ خزن، صحیح)۔ اَلْمِرَاءُ: جھگڑا۔ يُشْتَمُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب وہ گالی دیا جاتا ہے، شَتَمَ (ض) شَتْمًا گالی دینا (مادہ شتم، صحیح)۔ مَدَاخِلَ السُّوْءِ: برائی کی جگہ۔ يَمْقُتُوْكَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب، وہ تجھ سے حسد کریں گے، مَقَتَ (ن) مَقْتًا بہت بغض رکھنا، ناراض ہونا (مادہ مقت، صحیح)۔ يُقَسِّيْ يُقْسِيْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب سخت بناتا ہے (تفعیل، افعال) (مادہ قسو، معتل عین واوی)۔ اَلضَّغَائِنُ: کینہ، حسد، واحد ضَغِيْنَةٌ (مادہ ضغن، صحیح)۔ لَجُوْجًا (مادہ لجج، مضاعف)۔ مُمَارِيًا: سخت جھگڑالو۔ مُعْجَبًا: دلدادہ۔ نازاں۔ :ضدی (مادہ عجب، صحیح) مَنَحْتُكَ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے عطا کی، مَنَحَ (ف) مَنْحًا، عطا کرنا، دینا (مادہ منح۔ صحیح)۔ اَلمُزَاحَةُ: ہنسی، مذاق، دل لگی۔ بَلَوْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے تجربہ کیا، بَلَا (ن) بَلْوًا وَ بَلَاءً آزمانا، تجربہ کرنا۔ مُجَاوِرٌ: پڑوسی۔ (مادہ جور، معتل عین واوی)۔

جھگڑوں کی برائی کا بیان

(۱۳۴)۔ترجمہ:۔ میمون بن مہران نے کہا: تم اس شخص سے جھگڑا مت کرو جو تم سے زیادہ جاننے والا ہے، اس لیے کہ وہ تم سے اپنے علم کو محفوظ کر لے گا اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہ دے سکو گے۔ اور لقمان (حکیم) نے اپنے بیٹے سے کہا: جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا ہے وہ شرمندہ ہوتا ہے، اور جو شخص جھگڑا زیادہ کرتا ہے اسے گالی دی جاتی ہے، اور جو شخص برائی کی جگہوں میں داخل ہوتا ہے وہ بدنام ہو جاتا ہے، اے میرے بیٹے! علما کے ساتھ جھگڑا مت کرو کہ وہ تم سے ناراض ہو جائیں گے، جھگڑا دلوں کو سخت بنا دیتا ہے اور حسد کا سبب بنتا ہے، جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ ضدی، جھگڑالو اور خود پر ناز کرنے والا ہے تو (جان لو) اس کا نقصان مکمل ہو چکا ہے۔

(۱۳۵) مسعر بن کدام نے اپنے بیٹے کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

(۱)- بے شک میں نے تم کو اے کدام! اپنی نصیحت عطا کی، تو تم ایسے باپ کی بات سنو جو تم پر مہربان ہے۔
(۲)- لیکن ہنسی، مذاق اور جھگڑا تو تم ان دونوں کو چھوڑ دو، اس لیے کہ یہ دونوں ایسی دو عادتیں ہیں جنھیں میں کسی دوست کے لیے پسند نہیں کرتا ہوں۔ (۳) میں نے ان دونوں کا تجربہ کیا تو میں نے ان دونوں کو نہ کسی پڑوس میں رہنے والے پڑوسی اور نہ کسی ساتھی کے لیے پسند کیا۔

ایک عقلمند کسی قوم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے اس سے بری بات کہی تو اس نے (جواب میں) اچھی بات کہی تو اس سے کہا گیا (آخر تم نے اچھی بات کیوں کہی اور برائی سے جواب کیوں نہیں دیا) تو عقلمند نے کہا ہر شخص وہی خرچ کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتا ہے۔ (شریشی)

ذَمُّ الْمُزَاحَةِ

(۱۳۶) سَأَلَ الْحَجَّاجُ إِبْنَ الْقَرْيَةِ عَنِ الْمُزَاحِ فَقَالَ أَوَّلُهُ فَرْحٌ وَآخِرُهُ تَرَحٌ .قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا يَكُوْنُ الْمَزَحُ إِلَّا مِنْ سُخْفٍ أَوْ بَطَرٍ.رُوِىَ عَنِ الْبَعْضِ الْأُدَبَاءِ إِيَّاكُمْ وَالْمَزَحَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بَهَاءَ الْمُؤْمِنِ وَ يَسْقُطُ مُرُوْءَتَهُ .وَقِيْل. اَلْمُزَاحُ مَجْلَبَةٌ لِلْبَغْضَاءِ مَسْلَبَةٌ لِلْبَهَاءِ وَمَقْطَعَةٌ لِلْاَخَاءِ .وَقِيْلَ إِذَا كَانَ الْمُزَاحُ أَوَّلَ الْكَلَامِ كَانَ آخِرُهُ اَلشَّتَمَ وَاللَّطَّامَ .(للثعالبی)

قِيْلَ لِرَجُلٍ كَيْفَ وَجدتَّ فُلَانًا ؟قَالَ طَوِيْلُ اللِّسَانِ فِى اللَّوْمِ وَالْمَزَحِ قَصِيْرُ الْبَاعِ فِى الْكَرَمِ وَثَّابًا عَلَى الشَّرِ مَنَّاعًا لِلْخَيْرِ ،وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رُسْتَمَ وَهُوَ أَحَدُ مُلُوْكِ الْفُرْسِ اَلْهَزْلُ مَبْغَضَةٌوَالْكِذْبُ مَنْقَصَةٌ وَالْجَوْرُ مَفْسَدَةٌ .(للطرطوشی)

حل لغات: اَلمِزَاحُ : مذاق (مادہ مزح، صحیح)۔ تَرَحٌ :رنج وغم، جمع اَتْرَاحٌ (مادہ ترح، صحیح)۔ سُخْفٌ : کم عقلی ، نادانی ، بیہودگی (مادہ سخف، صحیح)۔ بَطَرٌ: اترانا (مادہ بطر، صحیح)۔ بَهَاءُ : خوبصورتی ، دلکشی ، مصدر (ن) ۔ اَلْمَجْلَبَةُ :کسی چیز کو حاصل کرنے کا سبب (ملحق

برباعی مجرد ،مادہ جلب صحیح)۔اَلْبَغْضَاءُ :سخت دشمنی ۔اِخَاءٌ : بھائی چارگی ، دوستی (مادہ اخو، مہموز فاو معتل لام واوی) ۔اَللَّطَامُ :طمانچہ،چپت،جمع لَطَمَاتٌ۔اَلْبَاعُ : دونوں ہاتھ پھیلانے کی مقدار،قَصِيْرُ الْبَاعِ :بخیل،عاجز،کمزور ،ناتواں۔وَثَّابًا :بہت کودنے والا ، مبالغہ۔ مَنَّاعًا:بہت روکنے والا، مبالغہ۔ اَلْمَنْقَصَةُ: کمی، نقصان، جمع مَنَاقِصُ۔ اَلْمَفْسَدَةُ:فساد یا سبب فساد، مصدر ،جمع مَفَاسِدُ۔

مذاق کی برائی کا بیان

(۱۳۶)۔ترجمہ: حجاج بن یوسف نے ابن قریہ سے مذاق کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اس کی شروعات خوشی ہے اور اس کی انتہا رنج ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: مذاق نہیں ہوتا مگر کم عقلی یا اترانے سے۔ کسی ادیب سے بیان کیا گیا ہے کہ تم مذاق سے بچو اس لیے کہ وہ مومن کی دلکشی کو لے جاتا ہے ،اور اس کی مردانگی کو ختم کرتا ہے ،اور کہا گیا: مذاق سخت دشمنی کا سبب ہے، خوبصورتی کو ختم کرتا ہے دوستی بھائی/چارگی کو کاٹتا ہے۔اور کہا گیا:جب بات چیت کی ابتدا مذاق سے ہو تو اس کی انتہا گالی گلوچ اور تمانچہ ہوگی۔(ثعالبی)

ایک آدمی سے کہا گیا:تم نے فلاں آدمی کو(اخلاق میں) کیسا پایا؟ تو اس نے کہا میں نے اسے ملامت اور مذاق میں زبان دراز ،بخشش میں بخیل ، برائی پر بہت کودنے والا اور بھلائی سے خوب روکنے والا پایا ۔ملک فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ رستم کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا،مذاق دشمنی کا سبب ہوتا ہے، جھوٹ نقصان کرنے والا ہوتا ہے اور ظلم فساد برپا کرنے والا ہوتا ہے۔(طرطوشی)

وَصِيَّةُ نَزَّارٍ لِبَنِيْهِ

(۱۳۷) لَمَّا حَانَ إِرْتِحَالُ نَزَّارٍ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِ الْاٰخِرَةِ أَحْضَرَ أَوْلَادَهُ الْأَرْبَعَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لَهُمْ إِعْلَمُوْا يَا أَوْلَادِيْ !إِنِّى رَاحِلٌ عَنْكُمْ إِلَى دَارِ الْاٰخِرَةِ وَمَا أَحْضَرْتُكُمْ إِلَّا لِأَشْرَحَ لَكُمْ وَصِيَّتِيْ فَاحْفَظُوْا مَاأَقُوْلُ لَكُمْ وَلَا تُخَالِفُوْا وَصِيَّتِيْ فَيَحِلَّ بِكُمْ الْوَبَالُ فِيْ مُخَالَفَتِيْ ،قَالُوْا وَمَا هِيَ وَصِيَّتُكَ يَا أَبَانَا! قَالَ وَصِيَّتِيْ لَكُمْ هِيَ أَنْ يُوَقِّرَ صَغِيْرُكُمْ كَبِيْرَكُمْ يَاأَوْلَادِيْ !إِيَّاكُمْ وَالتَّكَبُّرَ فَإِنَّهُ مُهلِكُ الْجَبَابِرَةَ مَاوَلِعَ بِهِ أَحَدٌ إِلَّا هَلَكَ وَفِيْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْحَقِّ

سَلَكَ يَاأَوْلَادِيْ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُ يُقِلِّلُ الرِّزْقَ وَ يُذِيْبُ الْجَسَدَ وَالْحَسُودُ لَا يَسُوْدُ وَلَا يَمُوْتُ إِلَّا هُوَ مَكْمُوْدٌ ،وإِيَّاكُمْ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ يَرْمِيْ صَاحِبَهُ فِي الْبَلَاءِ وَالْعَذَابِ ،وَالْقَنَاعَةُ غِنَاءٌ ،يَا أَوْلَادِيْ !إِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ فَيُبْعِدُكُمْ مِنَ اللهِ وَ مِنَ الْخَلْقِ ،وَمَنْ هَانَ عَلَيْهِ مَالُهُ حَسُنَتْ حَالُهُ وَسُمِعَ مَقَالُهُ ،يَا أَوْلَادِيْ ! آسُوْاالنَّاسَ بِالطَّعَامِ وَأَكْثِرُوا الْبَشَاشَةَ وَ أَفْشُوْالسَّلَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، يَا أَوْلَادِيْ! إِيَّا كُمْ وَالْكَسَلَ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْفَشْلَ ، يَا أَوْلَادِيْ ! إِيَّاكُمْ وَالْغَضَبَ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ السُّخْطَ ، وَالْبَشَاشَةُ فِي الْوَجْهِ تُوْرِثُ الْمَحَبَّةَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنَ الْقَرىٰ ، وَمَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهٗ وَجَبَتْ مَحَبَّتُهٗ ، يَا أَوْلَادِيْ! لَا تُخَالِفُوْا وَصِيَّتِي ، وَاعْلَمُوْا أَنِّي قَدْ قَسَّمْتُ أَمْوَالِي بَيْنَكُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَجَعَلْتُ قِسْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ فِيْ كِتَابِي هٰذَا فَإِذَا وَضَعْتُمُوْنِي فِيْ حُفْرَتِي وَغَابَتْ عَنْكُمْ جُثَّتِي وَأَتَتِ الْعَرَبُ لِعَزَّائِيْ فَاذْبَحُوْا لَهُمْ مِنْ نَعَمِيْ وَإِذَا تَفَرَّقَتِ الْعَرَبُ عَنْكُمْ فَاعْتَمِدُوْا عَلٰى كِتَابِي وَوَصِيَّتِيْ وَلَا تُثِيْرُوْا الْحَرْبَ بَيْنَكُمْ .(للأصمعی)

حل لغات: إِرْتِحَالٌ : سفر کرنا، روانہ ہونا ،مصدر (افتعال)(مادہ رحل ،صحیح) ۔ أَحْضَرَ : ماضی معروف واحد مذکرغائب اس نے بلایا (افعال)(مادہ حضر،صحیح)۔ أَنْ يُوَقِّرَ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ تعظیم کرے (تفعیل)(مادہ و قر ،معتل فا واوی)الْجَبَابِرَةُ: ظالم، زبردست ،واحد جَبَّارٌ۔ وَلِعَ بِهٖ: ماضی معروف واحد مذکر غائب جس نے اس سے محبت کی،وَلِعَ (س)وَلَعًا محبت کرنا شیفتہ ہونا،گرویدہ ہونا (مادہ ولع ،معتل فا واوی)۔ يُذِيْبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پگھلا تا دیتا ہے (افعال)(مادہ ذوب،اجوف واوی)۔ لَا يَسُوْدُ:مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب سردار نہیں بنتا ہے ،سَادَ (ن)سِيَادَةً سردار بنا ،اقتدار حاصل کرنا (مادہ سود،معتل عین واوی)۔مَكْمُوْدٌ:اسم مفعول، مغموم،غمگین (ن)(مادہ کمد،صحیح)۔هَانَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب ذلیل ہوگیا،هَانَ (ن)هَوَانًا ذلیل ہونا (مادہ ھون، معتل عین واوی)۔اَلْحَسُوْدُ: وہ شخص جو طبعا حاسد ہو، جمع حُسُدٌ (مذکر ومؤنث سب میں یکساں استعمال ہوتا ہے)۔آسُوْا:فعل امر جمع مذکر تسلی دو (المفاعلۃ)(مادہ

وسي،لفیف مفروق)۔اَلْبَشَاشَۃُ :مہمان نوازی کرنا،کشادہ رو ہونا۔أَفْشُوْا:فعل امر جمع مذکر حاضر تم پھیلاؤ (افعال)(مادہ فشو،معتل لام واوی)۔فَشْلٌ: ناکامی،نامرادی. قَرَیٰ قِرًی:ضیافت کرنا،مہمان نوازی کرنا (ض) (مادہ قري،معتل لام یائی)۔سَوِیٌّ:برابر، ہموار۔حُفْرَۃٌ:گڑھا،جمع حُفَرٌ،جمع مکسر۔جُثَّۃٌ : لاش جسم ،مردہ جسم ،جمع جُثَثٌ ۔عَزَّی تَعْزِیَۃً :تعزیت کرنا(تفعیل)(مادہ عزي،معتل لام یائی)۔نَعَمٌ:اونٹ،جمع أَنْعَامٌ جمع مکسر)

اپنے بیٹوں کو نزار کی وصیت کرنے کا بیان

(۱۳۷)۔ترجمہ:۔جب نزار کا دنیا کے گھر سے آخرت کے گھر کی طرف روانہ ہونے کا وقت قریب ہوا، تو اپنے چاروں بیٹوں کو اپنے پاس بلایا،اور ان سے کہا:تم جان لو اے میرے لڑکو!بے شک میں تم سے جدا ہو کر آخرت کے گھر کی طرف روانہ ہو رہا ہوں اور میں نے تمہیں اپنی وصیت بیان کرنے کے لیے ہی بلایا ہے،تو جو بات میں تم سے کہوں اس کو محفوظ کرلو اور میری وصیت کی مخالفت نہ کرو ،(ورنہ)تو تم پر میری مخالفت کا وبال نازل ہوگا،لڑکوں نے کہا آپ کی وصیت کیا ہے ؟اے ہمارے والد!میری وصیت تم لوگوں کو یہ ہے، کہ تمھارا چھوٹا بڑے کی تعظیم کرے ،اے میرے لڑکو!تم لوگ تکبر سے بچو،اس لیے کہ یہ بڑے بڑے ظالموں کو ہلاک کر دیتا ہے،جس نے بھی اس (تکبر) سے محبت کی وہ ہلاک ہو گیا اور غلط راستہ پر چلا،اے میرے بیٹو!تم لوگ حسد سے بچو،اس لیے کہ یہ رزق کو گھٹاتا اور جسم کو پگھلاتا ہے ،اور حاسد کبھی سردار نہیں ہوتا ہے اور وہ مغموم وغمگین ہو کر ہی مرتا ہے (یعنی حسد کے غم میں گھٹ گھٹ کر مرجاتا ہے)اور تم لوگ لالچ سے بچو،اس لیے کہ یہ لالچی کو مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے،اور قناعت (یقیناً)مالداری ہے،اے میرے بیٹو!بخیلی سے بچو،(اگر تم ایسا نہیں کروگے)تو وہ تمہیں اللہ اور مخلوق سے دور کر دے گی ،اور جس شخص کے نزدیک اس کا مال حقیر وذلیل ہوا اس کا حال اچھا ہوگا،اور اس کی بات سنی جائے گی ،اے میرے بیٹو!لوگوں کو کھانا کھلا کر تسلی دو،کشادہ روئی کو زیادہ کرو،اور سلام کو پھیلاؤ،اور رات میں نماز پڑھو اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں،اے میرے لڑکو!کاہلی سے بچو،اس لیے کہ یہ ناکامی کا سبب بنتی ہے،اے میرے بیٹو!تم غصہ سے بچو،اس لیے کہ یہ ناراضگی کا سبب بنتا ہے،اور چہرے کی بشاشت محبت کا باعث ہوتی ہے ،اور یہ (کشادہ روئی)مہمان کی میزبانی

کرنے سے بہتر ہے، اور جس کی بات نرم ہوتی ہے اس کی محبت واجب ہوتی ہے، اے میرے بیٹو! میری وصیت کی مخالفت مت کرنا، اور تم سب جان لو کہ میں نے اپنا مال تمھارے درمیان برابر برابر تقسیم کردیا ہے اور میں نے تم میں سے ہر ایک کا حصہ اپنی اس کتاب میں واضح کردیا ہے، (یعنی لکھ کر رکھ دیا ہے) تو جب تم مجھے میری قبر میں رکھ دو، اور تمھاری نگاہوں سے میری لاش اوجھل ہوجائے، اور عرب کے لوگ میری تعزیت کے لیے آئیں، تو ان کے لیے میرے اونٹ ذبح کرو، اور جب عرب کے لوگ تمھارے پاس سے رخصت ہوجائیں تو میرے نوشتے اور میری وصیت پر بھروسا کرنا اور آپس میں لڑائی مت کرنا۔ (اصمعی)۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِي الْحِكَايَاتِ وَاللَّطَائِفِ

(۱۳۸) قِيلَ لِمَجْنُوْنٍ عُدَّ لَنَا المَجَانِيْنَ، قَالَ هٰذَا يَطُوْلُ لِيْ وَلٰكِنْ أُعِدُّ الْعُقَلَاءَ. (للمستعصی)

(۱۳۹) قِيْلَ لِلُقْمَانَ مَا أَقْبَحَ وَجْهَكَ! قَالَ: أَتُعِيْبُ هٰذَاالنَّقْشَ عَلَيَّ أَمْ عَلَى النَّقَّاشِ؟ (للشريشی)

(۱۴۰) جَلَسَ الْإِسْكَنْدَرُ يَوْمًا فَمَا رُفِعَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَقَالَ: لَا أُعِدُّ هٰذَا الْيَوْمَ مِنْ أَيَّامِ مُلْكِيْ. (للابشيهی)

(۱۴۱) رُوِيَ أَنَّ أَبَا الْعَتَاهِيَةِ مَرَّ بِدُكَّانِ وَرَّاقٍ فَإِذَا كِتَابٌ فِيْهِ بَيْتٌ مِنَ الشِّعْرِ:

لَنْ تَرْجِعَ الْأَنْفُسُ عَنْ غَيِّهَا ‏ ‏ ‏ مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهَا لَهَا زَاجِرٌ

فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا، فَقِيْلَ لِأَبِي نُواسٍ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهٗ لِيْ بِنِصْفِ شِعْرِيْ (للطرطوشی)

(۱۴۲) قَالَ رَجُلٌ لِأَقْلِيْدَسِ الْحَكِيْمِ: لَأَسْتَرِيْحُ أَوْ أَتْلِفُ رُوْحَكَ، فَقَالَ: وَأَنَا لَأَسْتَرِيْحُ حَتّٰى أُخْرِجَ الْحِقْدَ مِنْ قَلْبِكَ. (للغزالی)

(۱۴۳) دَخَلَ ذُوْ ذَنْبٍ عَلٰى سُلْطَانٍ فَقَالَ لَهٗ بِأَيِّ وَجْهٍ تَلْقَانِيْ، فَقَالَ: بِالْوَجْهِ الَّذِيْ أَلْقِيْ بِهٖ اللهَ وَذُنُوْبِيْ إِلَيْهِ أَعْظَمُ وَعِقَابُهٗ أَكْبَرُ، فَعَفَا عَنْهُ. (للمستعصی)

(۱۴۴) رأیَ الإسْکَنْدَرُ رَجُلًا حُسْنَ الْإِسْـمِ قَبِیْحَ السِّیْرۃِ فقَالَ لَہٗ إِمَّا أَنْ تُغَیِّرَ إِسْـمَکَ أَوْ سِیْرَتَکَ . (للغزالی)

(۱۴۵) تَکَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ المَلِکِ بِکَلَامٍ ذَھَبَ بِہٖ کُلَّ مَذْھَبٍ فَقَالَ لَہٗ وَقَدْ أَعْجَبَہٗ إِبْنُ مَنْ أَنْتَ یَا غُلَامُ! فَقَالَ إِبْنُ نَفْسِیْ یَا أَمِیْرَ الْـمُؤْمِنِیْنَ !اَلَّتِی نِلْتُ بِھَا ھٰذَا الْـمَقْعَدَ مِنْکَ ،قَالَ صَدَقْتَ. أَخَذَ ھٰذَاالْمَعْنیٰ إِبْنُ دُرَیْدٍ فَقَالَ .

کُنْ إِبْنَ مَنْ شِئْتَ وَکُنْ مُوَدِّبًا ۔۔۔ فَإِنَّمَا الْمَرْءُ بِفَضْلِ حِسِّـہٖ
وَلَیْسَ مَـنْ تُکَرِّمُـہٗ لِغَــیْرِہٖ ۔۔۔ مِثْلُ الَّذِیْ تُکَرِّمُہٗ لِنَفْسِہٖ

حل لغات: اَلْحِکَایَاتُ: جمع مؤنث سالم کہانی، قصہ، روایت ،اسٹوری، واحد حِکَایَۃٌ۔ اَللَّطَائِفُ: جمع مکسر جس سے انبساط پیدا ہو، واحد لَطِیْفَۃٌ۔ جَنَّ جُنُوْنًا: دیوانہ ہونا ،پاگل ہونا (مادہ جنن، مضاعف ثلاثی) ، صفت مَجْنُوْنٌ ، جمع مَجَانِیْنُ (جمع مکسر) ۔نَقَّاشٌ :نام وغیرہ کندہ کرنے والا ، رنگ وروغن کرنے والا، پینٹر۔وَرَّاقٌ: کاغذ ساز ، کاغذ فروش، تاجرِ کتب۔زَاجِرٌ: دھمکانے والا، جمع زَوَاجِرُ جمع مکسر ۔مَقْعَدٌ: جگہ، سیٹ ، بینچ، صوفہ جمع مَقَاعِدُ جمع منتہی الجموع۔حِسٌّ: فہم۔

چھٹا باب کہانیوں اور لطیفوں کے بیان میں

(۱۳۸)- ترجمہ:۔ ایک دیوانے سے کہا گیا: ہمیں پاگلوں کی تعداد بتاؤ، اس نے کہا یہ کام مجھ پر دراز ہوجائے گا، لیکن میں عقل مندوں کو شمار کر سکتا ہوں۔(مستعصی)

(۱۳۹) لقمان حکیم سے کہا گیا: تمھارا چہرہ کتنا بدصورت ہے !اس نے کہا کیا تم اس نقش کی وجہ سے مجھ پر عیب لگاتے ہو، یا صورت بنانے والے پر (عیب لگاتے ہو)۔ (شریشی)

(۱۴۰)-اسکندر (بادشاہ) ایک دن (اپنے دربار) میں بیٹھا، تو اس کے سامنے کوئی حاجت پیش نہیں کی گئی ،تو اس نے کہا میں اس دن کو اپنی سلطنت کے دنوں میں سے شمار نہیں کروں گا۔(ابشیھی)

(۱۴۱)-بیان کیا گیا ہے: کہ ابوالعتاہیہ (شاعر) تاجر کتب کے پاس سے گزرا، تو اچانک اس کی نظر کتاب کے ایک شعر پر پڑی۔(۱) لوگ اپنے نفس کی گمراہی سے ہر گز باز نہیں آسکتے ،جب تک کہ انھیں میں سے کوئی انھیں ڈانٹنے والا نہ ہو۔ تو (ابوالعتاہیہ) نے کہا: یہ شعر کس کا ہے؟ تو کہا گیا ابو نواس کا (شعر) ہے، تو اس نے کہا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ یہ شعر میری آدھی شاعری کے بدلہ میرا ہوتا۔(طرطوشی)

(۱۴۲)-اقلیدس حکیم سے ایک آدمی نے کہا میں آرام نہیں کروں گا جب تک کہ میں تمھاری جان نہ لے لوں (یہاں او الی ان یا الا ان کے معنی میں ہے) تو (اقلیدس حکیم) نے کہا اور میں بھی آرام نہیں کروں گا یہاں تک کہ تمھارے دل سے حسد کو نکال دوں۔(غزالی)

(۱۴۳)-ایک گنہ گار ایک بادشاہ کی بارگاہ میں داخل ہوا تو اس نے اس (گنہ گار) سے کہا تم کس منھ سے مجھ سے ملنے آئے ہو، تو اس نے کہا اس منھ سے جس سے میں اللہ سے ملوں گا، اور میرے گناہ اس کی بارگاہ میں زیادہ بڑے ہیں اور اس کی سزا (آپ کی سزا سے) زیادہ بڑی ہے، تو بادشاہ نے اسے معاف کر دیا۔(مستعصی)

(۱۴۴)-اسکندر بادشاہ نے نام کے اعتبار سے اچھے اور سیرت، عادت کے اعتبار سے برے آدمی کو دیکھا، تو اسکندر نے اس سے کہا: یا تو تم اپنا نام بدل لو یا اپنی عادت کو بدل دو۔(غزالی)

(۱۴۵)-ایک آدمی نے عبد الملک کے پاس ایسی گفتگو کی جس میں اس نے ہر مکتب فکر کو اپنایا (یعنی بہت اچھی گفتگو کی) تو عبد الملک نے اس سے کہا: اس حال میں کہ اس کو اس کی گفتگو اچھی لگی، اے بچے! تم کس کے لڑکے ہو؟ تو اس نے کہا میں اپنے آپ کا بیٹا ہوں اے امیر المومنین! جس کی وجہ سے میں نے آپ کی بارگاہ میں یہ مقام حاصل کیا، عبد الملک نے کہا تو نے سچ کہا۔

اسی معنی کو ابن درید نے لیا ہے:

(۱)-تو کہا: تم جس کے چاہے لڑکے ہو (لیکن) با ادب رہو، اس لیے کہ انسان اپنی عقل کی فضیلت سے پہچانا جاتا ہے یا بلند ہوتا ہے (یہاں یرفع یا یعرف محذوف ہے)

(۲)-اور وہ شخص جس کی عزت تم دوسرے کی وجہ سے کرتے ہو، اس شخص کی طرح نہیں ہے جس کی عزت تم اس کی ذات کے اعتبار سے کرتے ہو۔

(۱۴۶)رَجُلٌ غَضِبَ عَلَيْهِ مَوْلَاهُ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِاللهِ إِنْ عَلِمْتَ أَنِّيْ لَكَ أَطْوَعُ مِنْكَ لِلّٰهِ فَاعْفُ عَنِّيْ عَفَا اللهُ عَنْكَ فَعَفَا عَنْهُ. (للمشتعصی)

(۱۴۷)كَانَ الْإِسْكَنْدَرُ يَوْمًا عَلٰى تَخْتِ مَمْلَكَتِهٖ وَقَدْ رُفِعَ الْحِجَابُ فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِصٌّ فَأَمَرَ بِصُلْبِهٖ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلِكُ! إِنِّيْ سَرَقْتُ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ شَهْوَةٌ فِي السَّرِقَةِ وَلَمْ يَطْلُبْهَا قَلْبِيْ، فَقَالَ الْإِسْكَنْدَرُ لَا جَرَمَ أَنَّكَ تُصَلَّبُ وَلَا يَطْلُبُ قَلْبُكَ الصُّلْبَ وَلَا يُرِيْدُهٗ. (للغزالی)

(۱۴۸)كَانَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ يَوْمًا يَحْفَظُ كَرَمًا فَمَرَّ بِهٖ جُنْدِيٌّ فَقَالَ أَعْطِنَا مِنْ هٰذَا الْعِنَبِ، فَقَالَ مَا أَمَرَنِيْ صَاحِبُهٗ فَأَخَذَ يَضْرِبُهٗ بِالسَّوْطِ فَطَأْطَأَ رَأْسَهٗ وَقَالَ إِضْرِبْ رَأْسًا ظَالِمًا عَصَى اللهَ فَانْحَجَزَ الرَّجُلُ وَمَضٰى

(للطرطوشی)

(۱۴۹)عَادَ الْخَلِيْفَةُ الْمُعْتَصِمُ خَاقَانَ عِنْدَ مَرْضِهٖ وَكَانَ لِخَاقَانَ إِذْ ذَاكَ إِبْنٌ إِسْمُهٗ اَلْفَتْحُ، فَقَالَ لَهُ الْمُعْتَصِمُ دَارِيْ أَحْسَنُ أَمْ دَارُ أَبِيْكَ؟ فَقَالَ: مَا دَامَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ دَارِ أَبِيْ فَهِيَ أَحْسَنُ. (لطائف الملوك)

(۱۵۰)وَقَالَ الْمُعْتَصِمُ لِلْفَتْحِ وَعَلٰى يَدِهٖ خَاتَمُ يَاقُوْتٍ أَحْمَرَ فِيْ غَايَةِ الْحُسْنِ أَرَأَيْتَ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْخَاتَمِ؟ فَقَالَ نَعَمْ: اَلْيَدُ الَّتِيْ فِيْهَا. (للغزالی)

حل لغات: أَطْوَعُ: زیادہ فرمابردار (مادہ طوع، معتل عین واوی)۔ مَمْلَكَةٌ: سلطنت۔ اَلْحِجَابُ: پردہ، جمع حُجُبٌ جمع مکس۔ لِصٌّ: چور، جمع لُصُوْصٌ۔ صُلْبٌ: سولی، واحد اَلصَّلِيْبُ۔ تُصَلَّبُ: مضارع مجہول واحد مذکر حاضر تم سولی دیے جاؤ گے (تفعیل) (مادہ صلب، صحیح)۔ كَرَمٌ: باغ، انگور کی بیل، انگور، جمع كُرُوْمٌ جمع مکسر۔ جُنْدِيٌّ: فوجی سپاہی، فوج، جمع جُنُوْدٌ جمع مکسر۔ عِنَبٌ: انگور، جمع أَعْنَابٌ جمع مکسر۔ سَوْطٌ: کوڑا، جمع أَسْوَاطٌ۔ طَأْطَأَ رَأْسَهٗ: سر جھکانا، (رباعی مجرد مضاعف رباعی)۔ إِنْحَجَزَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ رک گیا (انفعال) (مادہ حجز، صحیح)۔ عَادَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے عیادت کی۔ عَادَ (ن) عِيَادَةً: بیمار پرسی کرنا (مادہ عود، معتل عین واوی)۔ خَاتَمٌ: مہر، مہر کرنے کا آلہ، جمع خَوَاتِمُ جمع مکسر۔

(۱۴۶)-ترجمہ:-ایک آدمی پر اس کا آقا غصہ ہوا تو اس (آدمی) نے کہا میں آپ سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اگر آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کا زیادہ فرمابردار ہوں بہ نسبت اس کے جتنا آپ اللہ کے فربردار ہیں تو آپ مجھے معاف کردیں اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کردے گا ،تو اس (آقا) نے اسے معاف کردیا۔(مستعصی)

(۱۴۷)-اسکندر ایک دن اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا تھا،اور پردہ اٹھادیا گیا تھا،تو اس کے سامنے ایک چور کو پیش کیا گیا،تو اسکندر نے اسے سولی دینے کا حکم دیا تو اس (چور) نے کہا اے بادشاہ! بے شک میں چوری کی ہے (لیکن) میرے دل میں چوری کی خواہش نہیں تھی اور نہ میرے دل نے اس کو چاہا تھا تو اسکندر نے کہا یقیناً بلا شبہ تم کو سولی دی جائے گی اور تمھارا دل سولی کو نہیں چاہے گا اور نہ اس کا ارادہ کرے گا۔(غزالی)

(۱۴۸)-ابراہیم بن ادہم ایک دن انگور کی بیل کی نگرانی کررہے تھے تو ان کے پاس سے ایک فوجی گزرا تو اس نے کہا،ہم کو اس انگور میں سے دو،تو ابراہیم بن ادہم نے کہا: مجھ کو اس کے مالک نے (دینے کا) حکم نہیں دیا ہے ،تو وہ (فوجی) انھیں کوڑے سے مارنے لگا،تو ابراہیم بن ادہم نے اپنا سر جھکا لیا،اور کہا اس ظالم سر پر مار جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے ،تو وہ (فوجی) مرد (مارنے سے) باز آگیا اور چلا گیا۔(طرطوشی)

(۱۴۹)-خلیفہ معتصم نے خاقان کے بیمار ہونے پر اس کی عیادت کی اور خاقان کا اس وقت ایک لڑکا تھا جس کا نام فتح تھا،تو معتصم نے اس سے کہا،میرا گھر زیادہ اچھا ہے یا تیرے باپ کا گھر؟ تو اس نے کہا جب تک امیر المومنین میرے باپ کے گھر میں ہیں تو یہی زیادہ اچھا ہے۔(لطائف الملوک)

(۱۵۰)-معتصم نے فتح سے کہا اس حال میں کہ معتصم کے ہاتھ میں سرخ یاقوت کی نہایت خوبصورت انگوٹھی تھی،کیا تم نے اس انگوٹھی سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز دیکھی ہے،تو لڑکے نے کہا: ہاں،وہ ہاتھ جس میں یہ انگوٹھی ہے (وہ انگوٹھی سے زیادہ خوبصورت ہے۔(غزالی)

(۱۵۱) قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ إِنَّكَ قَدْ أَسْرَفْتَ بِبَذْلِ المَالِ فَقَالَ :بِأَبِيْ أَنْتُمَا وَأُمِّي ،إِنَّ اللهَ عَوَّدَنِيْ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيَّ وَعَوَدْتُهُ أَنْ أَتَفَضَّلَ عَلٰى عَبْدِهٖ فَأَخَافُ أَنْ أَقْطَعَ الْعَادَةَ فَيَقْطَعَ عَنِّي عَادَتَهُ . (للشريشي)

(۱۵۲)۔ حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا تَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَى الْمَامُوْنِ فَأَحْسَنَ ،فَقَالَ إِبْنُ مَنْ أَنْتَ ؟قَالَ إِبْنُ الْأَدَبِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ !قَالَ نِعْمَ النَّسَبُ إِنْتَسَبْتَ إِلَيْهِ (للابشيهی)

(۱۵۳)لَقِيَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ الْكِسَائِيَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِهٖ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَتَحْفَى بِسُوَالِهٖ عَنْ حَالِهٖ ،فَقَالَ أَنَا بِخَيْرٍ يَاأَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَلَوْلَمْ أَجِدْ مِنْ ثَمْرَةِ الْأَدَبِ إِلَّا مَا وَهَبَ اللّٰهُ لِيْ مِنْ وُقُوفِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَانَ ذٰلِكَ كَافِيًا مُحْتَسِبًا .(للشریشی)

(۱۵۴)لَطَمَ رَجُلٌ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ فِيْ جَامِعِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ خَاطَرْتَ أَنْ تَلْطِمَ سَيِّدَ بَنِيْ تَمِيْمٍ ،قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِرجِعْ فَلَسْتُ بِهٖ (للطرطوشی)

(۱۵۵)۔ قَالَ رَجُلٌ لِإِبْنِ عُيَيْنَةَ اَلمُزَاحُ سُنَّةٌ ،فَقَالَ سُنَّةٌ وَلٰكِنْ لِمَنْ يُحْسِنُهٗ.(للثعالبی)

(۱۵۶)أَبُوْ عَيْنَاءَ قَالَ لَهُ اَلمُتَوَكِّلُ كَيْفَ تَرىٰ دَارَنَا ؟فَقَالَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَبْنُوْنَ الدُّوْرَ فِى الدُّنْيَا وَأَنْتَ تَبْنِي الدُّنْيَا فِيْ دَارِكَ ، وَقَدْ نَظَمَ بَعْضُ الْأُدَبَاءِ فِيْ هٰذَاالمَعْنىٰ .

وَلِيْ مَسْئَلَةٌ بَعْدُ فَعَاجِلْنِيْ بِإِخْبَارِيْ بَنَيْتَ الدَّارَفِيْ دُنْيَاكَ أَمْ دُنْيَاكَ فِى الدَّارِ

(من لطائف الوزراء)

حل لغات: أَسْرَفْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر آپ نے حد سے تجاوز کیا، (افعال) (مادہ سرف، صحیح)۔عَوَّدَنِيْ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مجھے عادی بنادیا ہے، (تفعیل)(مادہ عود، معتل عین واوی)۔فَضَّلَ عَلىٰ: مہربانی کرنا،(تفعیل)(مادہ فضل،صحیح) مُحْتَسِبٌ :اسم فاعل قابل شمار (افتعال)(مادہ حسب، صحیح)۔لَطَمَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تھپڑ مارا،لَطَمَ (ض)لَطْمًا تھپڑ مارنا،چہرہ پر مارنا(مادہ لطم ، صحیح)۔يَبْنُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ تعمیر کرتے ہیں ،بَنىٰ (ض) بِنَاءً ،بنانا (مادہ بنی، معتل لام یائی)۔دُوْرٌ :جمع مکسر،گھر،واحد دَارٌ ۔إِخْبَارٌ:مصدر، خبر،حادثہ۔

نوٹ: (۱) حَفِيَ عَنْ: حالت پوچھنا (س) تَحَفّی کا صلہ فِي ہو تو معنی کوشش کرنا ہے حالت پوچھنا نہیں ہے اور اس کا صلہ عَنْ لغت میں نہیں ہے دوسری بات یہ کہ اگر تَحَفّی بھی مانا جائے تو یہ ماضی کا صیغہ نہیں ہے مضارع کا ہے اگر مضارع آتا تو یَحْفیَ آتا کیوں کہ اس کا فاعل مذکر ہے یا تو کتابت کی غلطی ہے اس لیے زیادہ درست معلوم یہی ہوتا ہے کہ حَفِيَ عَنْ ہو اور اس کا معنی حالت پوچھنا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۵۱)- ترجمہ: حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنھما نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک آپ نے مال کے خرچ کرنے میں حد سے تجاوز کیا، تو حضرت عبد اللہ بن جعفر نے کہا: میرے ماں باپ آپ دونوں پر قربان، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے عادی بنادیا ہے کہ وہ مجھ پر مہربانی کرے اور میں نے اس کی بارگاہ میں یہ عادت بنالی ہے کہ میں اس کے بندوں پر مہربانی کروں، تو میں ڈرتا ہوں کہ میں اپنی عادت روک لوں تو وہ مجھ سے اپنی عادت روک لے گا۔ (شریشی)

(۱۵۲)- بیان کیا گیا ہے: کہ ایک آدمی نے مامون کے سامنے گفتگو کی تو اچھی گفتگو کی، تو مامون نے کہا، تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! میں ادب کا بیٹا ہوں، مامون نے کہا، کیا ہی اچھا نسب ہے جس کی طرف تو نے نسبت کی۔ (ابشیہی)

(۱۵۳)- ہارون رشید کی کسی راستہ میں امام کسائی سے ملاقات ہوئی، تو وہ ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور ان کا حال پوچھا، تو امام کسائی نے فرمایا: اے امیر المومنین! میں خیریت سے ہوں اگر میں ادب کا پھل نہ پاتا مگر یہی جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے یعنی میری خاطر امیر المومنین کا کھڑا ہونا تو ضرور یہی کافی اور قابل شمار ہوتا (یعنی میرے علم وادب کی وجہ سے امیر المونین میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں اگر ادب کا صلہ مجھے صرف یہی ملتا تو بھی کافی اور قابل شمار تھا اور میں اتنے پر ہی قناعت کر لیتا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ادب کا صلہ صرف یہی نہیں عطا کیا بلکہ اس کے علاوہ بھی ہے) (شریشی)

(۱۵۴)- ایک شخص نے قیس بن عاصم کو بصرہ کی جامع مسجد میں طمانچہ مارا تو قیس بن عاصم نے اس سے کہا شاید تمھارا خیال یہ ہے کہ تم بنی تمیم کے سردار کو تھپڑ مار رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں: تو اس نے کہا لوٹ جاؤ، تو میں اس سے نہیں ہوں۔ (طرطوشی)

(۱۵۵)-ایک آدمی نے ابن عیینہ سے کہا مذاق کرنا سنت ہے، تو اس نے کہا سنت ہے، لیکن اس شخص کے لیے جو اچھی طرح سے کرے۔ (ثعالبی)

(۱۵۶)-ابوعینا سے متوکل نے کہا: تم ہمارے گھر کو کیسا خیال کرتے ہو؟ تو ابوعینا نے کہا، اے امیر امومنین! میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ دنیا میں گھروں کو بناتے ہیں اور آپ اپنے گھر میں دنیا بناتے ہیں، اور اسی معنی کو کسی ادیب نے شعر میں کہا ہے:

میرا ایک سوال ہے تو اس کا جواب دینے میں جلدی کرو، تم نے گھر کو اپنی دنیا میں بنایا ہے یا گھر میں اپنی دنیا بنائی ہے۔ (لطائف وزراء)

اَلْأَعْرَابِيُّ وَالْقَمَرُ

(۱۵۷) حُكِيَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَضَلَّ الطَّرِيْقَ فَمَاتَ جَزَعًا وَأَيْقَنَ بِالْهَلَاكِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْقَمَرُ إِهْتَدٰى وَوَجَدَ الطَّرِيْقَ فَرَفَعَ إِلَيهِ رَأسَهُ لِيَشْكُرَهُ فَقَالَ لَهُ وَاللهِ مَاأَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ وَلَا مَا أَقُوْلُ فِيْكَ، أَقُولُ رَفَعَكَ اللهُ فَاللهُ قَدْ رَفَعَكَ، أَمْ أَقُوْلُ نَوَّرَكَ اللهُ فَاللهُ قَدْ نَوَّرَكَ أَمْ أَقُوْلُ حَسَّنَكَ اللهُ فَاللهُ قَدْ حَسَّنَكَ، ولٰكِنْ مَابَقِيَ إِلّا الدُّعَاءُ أَنْ يُنْسِيَ اللهُ فِيْ أَجَلِكَ وَأَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ السُّوْءِ فِدَاكَ.

حل لغات: أَعْرَابِيٌّ عرب کا دیہاتی، جمع أَلْأَعْرَابُ جمع مکسر۔ قَمَرٌ: چاند، جمع أَقْمَارٌ جمع مکسر۔ فَدَیٰ فِدَاءً: فدیہ دینا، مال دے کر جان چھڑانا (ض) (مادہ فدي، معتل لام یائی)۔

عرب کے دیہاتی اور چاند کا واقعہ

(۱۵۷)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک عرب کا دیہاتی راستہ بھول گیا تو گھبرا کر مرنے لگا اور مرنے کا یقین کر لیا پھر جب چاند طلوع ہوا ہدایت پا گیا اور راستہ پا لیا تو اس نے شکریہ ادا کرنے کے لیے اس کی طرف اپنا سر اٹھایا تو اس سے کہا، اللہ کی قسم میں نہیں جانتا ہوں کہ میں تجھے کیا کہوں اور تیرے بارے میں کیا کہوں، میں کہوں اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے تو اللہ تعالیٰ تجھے (اس سے پہلے ہی) بلند کر چکا ہے، یا میں کہوں اللہ تعالیٰ تجھے روشن کرے تو اللہ تعالیٰ تجھے روشن کر چکا ہے یا میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے خوبصورت بنائے تو اللہ تعالیٰ تجھے خوبصورت بنا

چکا ہے لیکن صرف دعا ہی باقی رہ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری موت کو تجھ سے ختم کردے اور تیری مصیبت میں مجھے فدیہ بنادے۔

اَلْأَعْرَابِيُّ وَالنَّاقَةُ الْمَفْقُوْدَةُ

(۱۵۸) ضَلَّتْ نَاقَةٌ لِأَعْرَابِيٍّ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ ،فَأَكْثَرَ فِيْ طَلَبِهَا فَلَمْ يَجِدْهَا ،فَلَمَّا طَلَعَ الْقَمَرُ وَانْبَسَطَ نُوْرُهٗ وَجَدَهَا إِلٰى جَانِبِهٖ بِبَعْضِ الْأَوْدِيَةِ ،وَقَدْ كَانَ إِجْتَازَ بِمَوْضِعِهَا مِرَارًا فَلَمْ يَرَهَا بِشِدَّةِ الظَّلَامِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى الْقَمَرِ وَقَالَ:

مَاذَا أَقُوْلُ وَقَوْلِيْ فِيْكَ ذُوْ حَصْرٍ وَقَدْ كَفَيْتَنِيْ التَفْصِيْلَ وَالْجُمَلَاءَ
إِنْ قُلْتُ لَا زِلْتَ مَرْفُوْعًا وَأَنْتَ كَذَا أَوْ قُلْتُ زَانَكَ رَبِّيْ فَهُوَ قَدْ فَعَلَا

(للشريشی)

(۱۵۹) غَنّٰى يَوْمًا إِبْرَاهِيْمُ مُغَنِّي الرَّشِيْدِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ أَحْسَنْتَ أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ ،فَقَالَ لَهٗ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّمَا يُحْسِنُ اللّٰهُ بِكَ فَأَمَرَ لَهٗ بِمَائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ .

(۱۶۰) كَانَ بَهْرَامُ جَالِسًا ذَاتَ لَيْلَةٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَسِمِعَ مِنْهُ صَوْتَ طَائِرٍ فَرَمَاهُ فَأَصَابَهٗ وَقَالَ مَا أَحْسَنَ حِفْظَ اللِّسَانِ بِالطَّائِرِ وَالإِنْسَانِ لَوْ حَفِظَ هٰذَا لِسَانَهٗ لَمَا هَلَكَ .(للأصبهانی)

(۱۶۱) اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيِّ كَانَ يَتَقَلَّدُ قَضَاءَ بَلَخْ وَكَانَ صَدِيْقَ أَبِيْ يَحْيٰى الْحَمَّادِيْ فكَتَبَ هٰذَا إِلَيْهِ يُعَاتِبُهٗ عَلٰى تَرْكِ الـمُهَادَاةِ بِمَايُجْلُبُ مِنْ بَلَخْ ،فَأَجَابَهٗ أَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَدْ أَهْدَيْتُ لِلشَّيْخِ عِدْلَ صَابُوْنٍ لِيَغْسِلَ بِهٖ طَمْعَهٗ وَالسَّلَامُ .(من لطائف الوزراء)

(۱۶۲) يُقَالُ أَنَّ نَوْشِرْوَان رَكِبَ فِيْ بَعْضِ الأَيَّامِ فِي الرَّبِيْعِ عَلٰى سَبِيْلِ الْفُرْجَةِ،فَجَعَلَ يَسِيْرُ فِي الرِّ يَاضِ الْـمَخْضَرَةِ وَ يُشَاهِدُ الشَّجَرَ الْـمُثْمِرَةَ وَ يَنْظُرُ إِلَى الْكُرُوْمِ أَلْفَ مَرَّةٍ ،فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ شُكْرًا لِرَبِّهٖ وَ خَرَّ سَاجِدًا وَاضِعًا خَدَّهٗ عَلَى التُّرَابِ زَمَانًا طَوِيْلًا،فَلَمَّارَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ إِنَّ

خِضْبَ السِّنِيْنَ مِنَ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِيْنِ وَحُسْنِ نِيَّتِهِمْ وَ إِحْسَانِهِمْ إِلٰى رَعِيَّتِهِمْ فَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدْ أَظْهَرَ حُسْنَ نِيَّتِنَا فِيْ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ .(للغزالی)

حل لغات: اَلنَّاقَةُ: اونٹنی، جمع نَاقٌ وَ نُوْقٌ جمع مکسر۔إِنْبَسَطَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب پھیلی، کشادہ ہوئی، (انفعال)(مادہ بسط، صحیح)۔أَوْدِيَةٌ: جمع قلت، مکسر، پہاڑوں یا ٹیلوں کے درمیان کشادگی جو سیلاب کے لیے گزر گاہ ہو، واحد وَادِی ۔إِجْتَازَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پار کیا، گزر گیا(افتعال)(مادہ جوز، معتل عین واوی)۔زَانَكَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ تجھے خوبصورت بنائے، زَانَ (ض) يَزِيْنُ زَيْنًا خوبصورت بنانا، آراستہ کرنا(مادہ زين، معتل عین یائی)۔غَنّیٰ: ماضی معروف واحد واحد مذکر غائب اس نے گایا، (تفعیل)(مادہ غني، معتل لام یائی)۔رَمیٰ: ماضی معروف واحد مذکر اس نے تیر چلایا، رَمیٰ (ض) رَمْيًا، پھینکنا، تیر چلانا(مادہ رمي، معتل لام یائی)۔يَتَقَلَّدُ: مضارع معروف واحد مذکر وہ عہدہ سنبھالتے ہیں، ذمہ دار ہوتے ہیں ۔(تفعیل)(مادہ قلد، صحیح)۔اَلْمُهَادَاةُ: ہر ایک کا دوسرے کو تحفہ دینا، مصدر (مفاعلت) (مادہ هدي، معتل لام یائی)۔يَجْلُبُ: مضارع معروف واحد مذکر وہ حاصل کرتا ہے، جَلَبَ (ض،ن جَلْبًا حاصل کرنا، لانا(مادہ جلب، صحیح)۔عِدْلٌ: بوری، جمع مکسر عُدُوْلٌ جمع قلت أَعْدَالٌ۔اَلْفُرْجَةُ: سختی اور غم سے نجات۔اَلرِّيَاضُ :جمع مکسر، باغ، واحد رَوْضَةٌ ۔اَلمَخْرَضَرَةُ: سبزہ زار۔خَدٌّ: رخسار، جمع خُدُوْدٌ جمع مکسر۔ نِيَاتٌ :جمع مکسر، نیت، واحد نِيَةٌ ۔رَعِيَّةٌ: محکوم لوگ، ماتحت جماعت، رعیت جمع رَعَايَا جمع مکسر۔

عرب کا دیہاتی اور گمشدہ اونٹنی کا واقعہ

(۱۵۸)-ترجمہ:۔عرب کے ایک دیہاتی کی اونٹنی تاریک رات میں گم ہوگئی، تو اس نے اس کو بہت تلاش کیا(مگر) اسے نہ پایا، پھر جب چاند طلوع ہوا اور اس کی روشنی پھیلی، تو اونٹنی کو اپنی داہنی طرف ایک نالے میں پایا، حالانکہ وہ اس جگہ سے کئی بار گزر چکا تھا، (مگر) سخت تاریکی کی وجہ سے اسے نہیں نہیں دیکھ سکا تھا، تو اپنا سر چاند کی طرف اٹھایا اور کہا۔

(۱)-میں کیا کہوں اور میری بات تیرے بارے میں محدود ہوگی اور میرا تفصیل کرنا اور اجمال کرنا تجھے کافی ہے۔ (۲) اگر میں کہوں تو ہمیشہ بلند رہے تو تو ایسا ہی ہے، یا میں کہوں میرا رب

تجھے خوبصورت بنائے تو وہ کرچکا ہے۔(شریشی)

(۱۵۹)-ایک دن ہارون رشید کے گویّے ابراہیم نے اس کے سامنے گایا، تو ہارون رشید نے اس سے کہا، تونے اچھا گایا اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اچھائی کرے، گویّے نے ہارون رشید سے کہا، اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ ہی کے ذریعہ اچھائی کرے گا، (یہ سن کر) ہارون رشید نے اسے ایک لاکھ دینار دینے کا حکم دیا۔

(۱۶۰)-ایک رات بہرام ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا تو اس نے درخت سے ایک پرندہ کی آواز سنی، تو اس نے تیر چلایا اور اس کا شکار کر لیا، (اس کے بعد) اس نے کہا: زبان کی حفاظت انسان اور پرندہ کے لیے کیا ہی اچھی چیز ہے، اگر یہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا تو ہلاک نہ ہوتا۔(اصبہانی)

(۱۶۱)-ابو عبد اللہ فارسی شہر بلخ کے عہد قضا کو سنبھالے ہوئے تھے، اور ان کے دوست ابو یحییٰ حمادی تھے تو ابو یحییٰ حمادی نے بلخ سے حاصل ہونے والے تحفے نہ بھیجنے پر ابو عبد اللہ کے پاس ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے ایک خط لکھا تو ابو عبد اللہ نے ان کو جواب دیا میں نے شیخ کے لیے صابون کی ایک بوری بطور تحفہ بھیج دی ہے، تاکہ اس سے اپنے لالچ کو دھولیں، والسلام۔(لطائف وزراء)

(۱۶۲)-کہا جاتا ہے کہ نوشرواں موسم بہار کے دنوں میں غم دور کرنے کی خاطر سوار ہو کر نکلا، تو وہ سرسبز و شاداب باغوں میں سیر کرنے لگا، اور پھل دار درختوں کو دیکھنے لگا، اور انگور کی بیلوں کو ہزار بار دیکھنے لگا، پھر اپنے رب کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اپنے گھوڑے سے اترا، اور سجدے میں گر پڑا، اور کافی دیر تک اپنے رخسار کو زمین پر رکھے رہا، پھر جب اپنا سر اٹھایا، تو اپنے ساتھیوں سے کہا، بے شک پورے سال کی خوشحالی بادشاہوں، امراء ان کی حسن نیت اور اپنی رعایا پر ان کے احسان کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے، تو اللہ کا احسان ہے جس نے ہماری نیت کی اچھائی کو تمام چیزوں میں ظاہر فرمادیا ہے۔(غزالی)

لُقْمَانُ وَالْعَبِيْدُ

(۱۶۳)-رُوِيَ عَنْ لُقْمَانَ أَنَّ مَوْلَاهُ سَكِرَ يَوْمًا فَخَاطَرَ قَوْمًا أَنْ يَشْرَبَ مَاءَ بُحَيْرَةٍ، فَلَمَّا أَفَاقَ عَرَفَ مَا وَقَعَ فِيْهِ، فَدَعَا لُقْمَانَ وَقَالَ لَهُ بِمِثْلِ هٰذَا كُنْتُ

أَخْتَبِئُكَ فَقَالَ لِمَوْلَاهُ أَخْرِجْ أَبَارِيْقَكَ ثُمَّ أَجْمِعْهُمْ فَلَمَّا إِجْتَمَعُوْا قَالَ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ خَاطَرْتُمُوْهُ قَالُوْا عَلٰى أَنْ يَشْرَبَ مَاءَ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ قَالَ فَإِنَّ لَهَا مَوَّادُ فَأَحْبِسُوْا عَنْهَا مَوَادَّهَا قَالُوْا وَكَيْفَ نَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ لُقْمَانُ وَكَيْفَ يَسْتَطِيْعُ هُوَ أَنْ يَشْرَبَهَا وَلَها مَوَادٌّ.

(۱۶۴) وَحَكىٰ أَبُوْ إِسْحَاقَ الثَّعْلَبِيْ كَانَ لُقْمَانُ مِنْ أَهْوَنِ مَمَالِيْكِ سَيِّدِهٖ عَلَيْهِ فَبَعَثَهٗ مَوْلَاهُ مَعَ عَبْدٍ لَهٗ إِلٰى بُسْتَانِهٖ يَأْتُوْنَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ ثَمَرٍ فَجَاءُوْهُ وَمَا مَعَهُمْ شَيْءٌ وَقَدْ أَكَلُوْا الثَّمَرَ وَأَحَالُوْا عَلٰى لُقْمَانَ فَقَالَ لُقْمَانُ لِمَوْلَاهُ ذُوْالْوَجْهَيْنِ لَا يَكُوْنُ عِنْدَ اللهِ وَجِيْهًا فَأَسْقِنِيْ وَإِيَّاهُمْ مَاءً حَمِيْمًا ثُمَّ أَرْسِلْنَا لِنَعْدُوَ فَفَعَلَ فَجَعَلُوْا يَتَقَيَّئُونَ تِلْكَ الْفَاكِهَةَ وَلُقْمَانُ يَتَقَيَّأُ مَاءً فَعَرَّفَ مَوْلَاهُ صِدْقَهٗ وَكِذْبَهُمْ. (للشريشی)

حل لغات: خَاطَرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے شرط لگائی (مفاعلت) (مادہ خطر، صحیح)۔ بُحَيْرَةٌ: جھیل، تالاب، جمع بُحَيْرَاتٌ، جمع مؤنث سالم۔ أَفَاقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ ہوش میں آیا (افعال) (مادہ فوق، معتل عین واوی)۔ أَخْتَبِئُكَ: مضارع معروف واحد متکلّم میں تم کو چھپاتا ہوں (افتعال) (مادہ خباء، مہموز لام)۔ أَبَارِيْقُ: جمع مکسر، لوٹے، واحد إِبْرِيْقٌ۔ مَوَّادٌ: وہ چیز جس سے کسی کی ترکیب و قوام ہو، (مراد گندگی) واحد مَادَّةٌ (مادہ مدد، مضاعف ثلاثی)۔ أَهْوَنُ: اسم تفضیل سب سے زیادہ بے وقعت (ن) (مادہ ھون، معتل عین واوی)۔ مَمَالِيْكُ: جمع مکسر، غلام، واحد مَمْلُوْكٌ۔ أَحَالُوْا: ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے منتقل کردیا (افعال) (مادہ حول معتل عین واوی)۔ ذُوالوَجْهَيْنِ: دورخا۔ لِنَعْدُوَ: فعل امر جمع متکلّم کہ ہم دوڑیں (ن) (مادہ عدو، معتل لام واوی)۔ فَجَعُوْا يَتَقَيَّئُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ قے کرنے لگے (تفعل) (مادہ قيئ، معتل عین یائی و مہموز لام)۔

لقمان اور غلاموں کا واقعہ

(۱۶۳)۔ترجمہ: لقمان کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کا آقا ایک دن نشہ میں بیہوش ہوگیا، تو اس نے ایک قوم سے شرط لگائی کہ وہ ایک جھیل کا پانی پی لے گا، جب وہ ہوش میں آیا

تواس نے جانا کہ وہ کس معاملہ میں پڑ گیا ہے، تواس نے لقمان کو بلایا اور اس سے کہا میں اس طرح کی بات کے لیے تم کو چھپاتا تھا، تو لقمان نے اپنے آقا سے کہا، آپ اپنے تمام لوٹے نکلوائیں پھر ان لوگوں کو جمع کریں، جب وہ لوگ جمع ہو گیے، لقمان نے کہا، آپ لوگوں نے ان (آقا) سے کس چیز پر شرط لگائی تھی، وہ بولے اس بات پر کہ وہ اس جھیل کا پانی پی لیں گے، لقمان نے کہا بے شک اس جھیل میں بہت سی چیزیں ملی ہوئی ہیں تو آپ اس سے اس کی (دوسری) چیروں کو دور کردیں (یعنی کوڑا گندگی وغیرہ کو دور کردیں) وہ لوگ بولے، اور ہم اس کو کیسے کر سکتے ہیں، لقمان نے کہا اور یہ کیسے پی سکتے ہیں جبکہ اس میں بہت سی چیزیں ہیں۔

(۱۶۴)-اور ابو اسحاق ثعلبی نے بیان کیا کہ لقمان اپنے آقا کے غلاموں میں زیادہ بے وقعت تھے، توان کوان کے آقا نے ان غلاموں کے ساتھ اپنے باغ میں بھیجا کہ وہ لوگ اس کے لیے کچھ پھل لائیں تو وہ اس کے پاس آئے اس حال میں ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، اور ان لوگوں نے پھل کھالیا اور (الزام پھل کھانے کا) لقمان پر ڈال دیا، تو لقمان نے اپنے آقا سے کہا دورخا اللہ کے نزدیک مرتبہ والا نہیں ہوتا ہے، تو آپ مجھے اوران کو گرم پانی پلائیں پھر ہم سب کو دوڑنے کے لیے بھیجیں، تو آقا نے (ایسا ہی) کیا تو وہ لوگ اس پھل کی قے کرنے لگے اور لقمان پانی کی قے کرنے لگا، تو لقمان نے اپنے آقا کو اپنے سچ اور ان لوگوں کے جھوٹ سے باخبر کردیا۔ (شریشی)

اَلْحَاجُّ وَالْوَدِيْعَةُ

(۱۶۵) وَصَلَ بَعْضُ الْمُسَافِرِيْنَ لِقَصْدِ الْحَجِّ مَدِيْنَةً وَنَزَلَ عِنْدَ صَاحِبٍ لَهٗ فَلَمَّا تَمَّتْ مُدَّةُ الْإِقَامَةِ وَعَزَمَ عَلَى الرَّحِيْلِ أَخْبَرَ صَاحِبَهٗ أَنَّ عِنْدَهٗ أَمَانَةً وَهِيَ جُمْلَةٌ مِنَ النُّقُوْدِ وَالْجَوَاهِرِ وَ يُرِيدُ أَنْ يُوْدِعَهَا مُؤْتَمَناً إِلىٰ اَنْ يَرْجِعَ فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُ صَاحِبُهٗ ذٰلِكَ إِسْتَحْىٰ أَنْ يَقُوْلَ لَهٗ ضَعْهَا عِنْدِيْ خَوْفاًمِنْ أَنْ يَظُنَّ أَنَّهٗ طَامِعٌ فِيْهَا فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَضَعَهَا عِنْدَ الْقَاضِيْ فَأَخَذَهَا وَ ذَهَبَ إِلىٰ الْقَاضِيْ وَ قَالَ لهٗ إِنِّي رَجُلٌ غَرِيْبٌ وَ أُرِيْدُ الْحَجَّ وَ عِنْدِيْ أَمَانَةٌ قَدْرُهَا كَذَا مِنَ النُّقُوْدِ وَ الْجَوَاهِرِ وَ أُرِيْدُ أَنْ أُسَلِّمَهَا إِلىٰ مَوْلَانَا الْقَاضِيْ لِيَحْفَظَهَا إِلىٰ أَنْ أَعُوْدَ مِنَ الْحَجِّ وَ أَسْتَلِمَهَا فَقَالَ لَهٗ الْقَاضِيْ نَعَمْ خُذْ هٰذَا المِفْتَاحَ وَ

افْتَحْ هٰذَا الصُنْدُوْقَ وَ ضَعْهَا فِيْهِ وَ أَغْلِقِ الْصُنْدُوْقَ جَيِّدًافَفَعَلَ وَ سَلَّمَ الْمِفْتَاحَ إِلىٰ الْقَاضِيْ وَ سَلّمَ عَلَيْهِ وَتَوَجَّهَ فَلَمَّا قَضَى حَجَّهُ وَرَجَعَ ذَهَبَ إِلىٰ الْقَاضِيْ لِيَطْلُبَ الْأَمَانَةَ فَقَالَ لَهُ إِنِّي لَا أَعْرِفُكَ وَأَنَا عِنْدِيْ أَمَانَاتٌ كَثِيْرَةٌ فَمِنْ أَيْنَ أَعْرِفُ أَنَّ لَكَ أَمَانَةً عِنْدِيْ وَأَطَالَ المُحَاوَلَةَ مَعَهُ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ إِلىٰ صَاحِبِهٖ وَأَعْلَمَهُ بِذٰلِكَ وَعَابَهُ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْوَرَةِ فَأَخَذَهُ وَذَهَبَ إِلىٰ بَعْضِ الْأُمَرَاءِ الْمُقَرِّبِيْنَ إِلىَ المَلِكِ وَأَخْبَرَهُ بِتِلْكَ الْقَضِيَّةِ فَوَعَدَهُمَا أَنَّهُ فِيْ غَدٍ يَذْهَبُ إِلىٰ الْقَاضِيْ وَيَجْلِسُ عِنْدَهُ وَيُخْبِرُهُ بِقَضْيَةٍ أُخْرىٰ تَحُضُّهُ وَ يَدْخُلُ ذٰلِكَ الْشَخْصُ صَاحِبُ الْأَمَانَةِ عَلَيْهِمَا وَ يَطْلُبُ أَمَانَتَهُ مِنَ الْقَاضِيْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ذَهَبَ ذٰلِكَ الْأَمِيْرُ إِلىٰ الْقَاضِى وَجَلَسَ بِجَانِبِهٖ فَلَمَّا إِنْتَهىٰ تَعْظِيْمُهُ وَإِجْلَالُهُ مِنَ الْقَاضِيْ عَلىٰ حَسْبِ مَقَامِهٖ قَالَ لَهُ لَعَلَّ السَّبَبَ اَلذِّيْ أَوْجَبَكَ إِلىٰ تَشْرِيْفِنَا بِقُدُوْمِكَ خَيْرٌ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرٌ لَكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالىٰ فَقَالَ مَاهُوَ ؟قَالَ الْأَمِيْرُ إِنِّيْ فِيْ لَيْلَةٍ أَمْسِ طَلَبَنِى المَلِكُ فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا إِنْتَهىٰ المَجْلِسُ وَانْصَرفَ الرَّجُلُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ إِذَا هُوَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَتَخَلَّفَ عِنْدَهُ فَلَمَّا إِخْتَلَيْنَا أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يَحُجَّ فِيْ الْعَامِ الْقَابِلِ وَ يُرِيْدُ أَنْ يُسَلِّمَ الْمَمْلِكَةَ جَمِيْعَهَا لِمَنْ يَعْتَمِدَ وَ يُؤْتَمَنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلىٰ أَنْ يَعُوْدَ بِالسَّلَامَةِ فَاسْتَشَارَنِيْ فِيْ الْأَمْرِ فَأَشَرْتُ عَلَيْهِ أَنْ يُسَلِّمَهَا لِجَنَابِكَ لِمَا نَعْهَدُ عِنْدَكَ مِنَ الْأَمَانَةِ وَالْعِفَّةِ وَالصَّدَاقَةِ أَوْلىٰ مِنْ تَخْفِيْظِهَا لِبِعْضِ الذَّوَاتِ فَرُبَّمَا يَعْمَلُ مُخَالَفَةً أَوْ تَطْمَعُ نَفْسُهُ فِيْ الْمَمْلَكَةِ فَيُثِيْرَ فِتْنَةً أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَأَعَجَبَهُ هٰذَاالرَّأىُ وَأَجْمَعَ أَنَّهُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ يَعْقِدُ مَجْلِسا عَامًا وَ يَفْعَلُ مَا أَشَرْتُ بِهٖ عَلَيْهِ فَفَرِحَ الْقَاضِيْ بِذٰلِكَ فَرْحًا شَدِيْدًا وَأَثْنىٰ عَلَيْهِ وَإِذَا بِصَاحِبِ الْأَمَانَةِ دَاخِلٌ عَلَيْهِمَا فَتَمَثَّلَ أَمَامَ الْقَاضِيْ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا حَضْرَةَ مَوْلَانَا الْقَاضِيْ أَنَّ لِيْ أَمَانَةً عِنْدَكَ وَهِىَ كَذَا وَكَذَا سَلَّمْتُهَا إِلَيْكَ وَقْتَ كَذَا وَكَذَا فَمَا أَتَمَّ كَلَامَهُ حَتّىٰ قَالَ لَهُ الْقَاضِيْ نَعَمْ يَا وَلَدِيْ وَأَنَا تَذَكَّرْتُكَ عِنْدَ النَّوْمِ وَعَرَفْتُكَ وَعَرَفْتُ أَمَانَتَكَ فَخُذْ هٰذَا الْمِفْتَاحَ وَاسْتَلِمْ أَمَانَتَكَ

فَأَخَذَهَا وَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ وَانْصَرَفَ ذٰلِكَ الْأَمِيْرُ أَيْضًا فَلَمَّا مَضَى المِيْعَادُ اَلذِّىْ وَعَدَهُ الْقَاضِىَ ذَهَبَ إِلىَ الْأَمِيْرِ وَسَأَلَهُ فِىْ شَانِ الْمَمْلَكَةِ وَالْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْقَاضِىْ نَحْنُ لَمْ أَخْلُصْ مِنْكَ أَمَانَةَ الرَّجُلِ الْغَرِيْبِ الْحَاجّ إِلَّا لَمَّا مَلَكْنَاكَ اَلدُّنْيَا بِأَجْمَعِهَا فَإِذَا مَلَّكْتَهَا بِأَيِّ شَىْءٍ نُخَلِّصُهَا فَعَرَفَ أَنَّهَا حِيْلَةٌ وَعَادَ خَائِبًا .

(١٦٦) حُكِىَ عَنْ حَاتِمِ الطَّائِى أَنَّهُ مَرَّ يَوْمًا بِحِلَّةِ بَنِىْ عَنْزَهْ ، فَاجْتَازَ بِأَسِيْرٍ عِنْدَهُمْ وَكَانَ الْأَسِيْرُ صُعْلُوْكًا لَا يَمْلِكُ الْفِدَى فَلَمَّا رَأَى حَاتِمًا صَاحَ أَغِثْنِىْ يَاأَبَا سَفَانَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ حَاتِمٍ مَا يَفْدِيْهِ بِهِ فَضَمِنَ الْفِدَاءَ لِأَمِيْرِ الْحِلَّةِ فَأَبىٰ إِلَّا أَنْ يَقْبِضَهُ قَبْلَ إِطْلَاقِ الْأَسِيْرِ فَأَقَامَ حَاتِمٌ مَكَانَهُ فِى الْأَسْرِ وَ أَرْسَلَ الْإِعْرَابِىَّ إِلىٰ قَوْمِهٖ فِىْ أَحْيَاءِ طَيءٍ بِعَلَامَةٍ مِنْهُ حَتّىٰ أَتىٰ بِالفِدَى فَدَفَعَهُ إِلىَ الْقَوْمِ وَأَطْلَقَ نَفْسَهُ مِنْ أَسْرِهِمْ .(للحموى)

حل لغات: اَلْحَاجُّ: حاجی، جمع حُجَّاجٌ (مادہ حجج ،مضاعف۔اَلْوَدِيْعَةُ: امانت، جمع مکسر وَدَائِعُ (مادہ ودع، معتل فا واوی)۔اَلرَّحِيْلُ :کوچ کرنا، مصدر (ف) (مادہ رحل، صحیح)۔ جُمْلَةٌ : مجموعہ ،جمع مکسر جُمَلٌ ۔نُقُوْدٌ : جمع مکسر، روپیہ، رقم، واحد نَقْدٌ ۔أَنْ يُوْدِعَهَا :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ کسی کے اس مال کو امانت رکھ دے، (افعال) مُؤْتَمَنًا:اسم مفعول امانت دار، امین، اسم مفعول (افتعال)(مادہ امن، مہموز فا) ۔ إِسْتَحْىٰ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے شرم کی (استفعال)(مادہ حیی، لفیف مقرون)۔أَشَارَ عَلىٰ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مشورہ دیا،(افعال)(مادہ شور، معتل عین واوی)۔سَلَّمَ إِلىٰ:سپرد کرنا،(تفعیل)(مادہ سلم، صحیح)۔أَنْ أَسْتَلِمَهَا:ماضی معروف واحد متکلّم میں اس امانت کو لے لوں(افتعال) (مادہ سلم، صحیح)۔صُنْدُوْقٌ : بکس، ڈبہ، جمع مکسر صَنَادِيْقُ۔مُحَاوَلَةً:دھوکا سے لینے کی کوشش کرنا، ورغلانا ،مصدر (مفاعلت)(مادہ حول، معتل عین واوی)۔قَضِيَّةٌ :معاملہ، جمع مکسر قَضَايَا ۔إِجْلَالٌ : تعظیم (مادہ جلل، مضاعف ثلاثی)۔إِخْتَلَيْنَا : ماضی معروف جمع متکلّم ،جب ہم تنہائی میں ہوئے(افتعال)(مادہ خلی، معتل لام یائی)۔أَسَرَّ إِلىٰ : چپکے سے بیان کرنا (افعال)(مادہ

سرر، مضاعف ثلاثی) ۔عِفَّةٌ: پاکدامنی، براءت ، جمع مؤنث سالم عَفِيْفَاتٌ۔يُثِيْرُ: ماضی معروف واحد مذکر وہ اکسائے، یا بھڑکائے (افعال) (مادہ ثور، معتل عین واوی)۔تَمَثَّلَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ سامنے، پاس آگیا(تفعل) (مادہ مثل، صحیح)۔لَمْ نُخَلِّصْ : نفی جحد بلم جمع متکلّم ہم نے چھٹکارا نہیں دلایا(تفعیل) (مادہ خلص، صحیح)۔خَائِبًا: اسم فاعل، ناکام، (ض) (مادہ خیب، معتل عین یائی) حِلَّةٌ: اترنے کی جگہ یعنی پستی، جمع مکسر حِلَلٌ ۔ أَسِيْرٌ: قیدی، جمع مکسر أَسَارىٰ۔صُعْلُوْكٌ: محتاج آدمی، جمع مکسر صَعَالِكُ ۔اَلْفِدیٰ: مال وغیرہ دے کر چھڑانا، (ض) (مادہ فدي، معتل لام یائی)۔أَحْيَاءٌ: جمع مکسر، محلہ، قبیلہ، واحد حَيٌّ .

حاجی اور امانت کا واقعہ

(۱۶۵)-ترجمہ:۔ایک مسافر حج کے ارادے سے ایک شہر مین پہونچا اور اپنے ایک دوست کے پاس ٹھہرا، جب ٹھہرنے کی مدّت پوری ہوگئ اور کوچ کرنے کا ارادہ کیا، تو اپنے دوست کو بتایا کہ اس کے پاس امانت ہے اور وہ روپیوں اور جواہرات کا مجموعہ ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ لوٹنے تک کسی امین کے پاس رکھ دے جب اس سے اس کے دوست نے یہ بات سنی تو اس نے شرم محسوس کی کہ وہ اس سے کہے کہ اسے میرے پاس رکھ دے اس خوف سے کہ وہ گمان کرے گا کہ وہ اس کا لالچی ہے، تو اس نے اس شخص کو قاضی کے پاس رکھنے کا مشورہ دیا تو اس آدمی نے امانت لی اور قاضی کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں ایک مسافر آدمی ہوں، اور حج کا ارادہ رکھتا ہوں، اور میرے پاس امانت ہے جس کی مقدار روپیوں اور جواہرات میں سے اتنی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ اسے مولانا قاضی کے پاس رکھ دوں تاکہ وہ میرے حج سے واپس آنے تک اس کی حفاظت کریں، اور میں اس کو لے لوں، تو قاضی نے اس سے کہا ٹھیک ہے یہ چابی لو اور اس صندوق کو کھولو اور اس میں امانت رکھ کو دو اور صندوق کو اچھی طرح بند کر دو، تو اس شخص نے (ایسا ہی) کیا اور چابی قاضی کو سونپ دی، اور اسے سلام کیا اور روانہ ہو گیا ،جب اس نے اپنا حج پورا کر لیا اور واپس آیا اور قاضی کے پاس امانت طلب کرنے گیا تو قاضی نے اس سے کہا میں تمھیں نہیں پہچانتا ہوں اور بے شک میرے پاس بہت زیادہ امانتیں ہیں تو میں کس طرح پہچانوں کہ تمھاری امانت میرے پاس ہے اور اس کے ساتھ (دھوکا سے لینے کی) بہت کوشش کی، تو وہ مرد اپنے دوست کے پاس گیا، اور اسے اس بات سے آگاہ کیا، اور

اسے اس مشورہ میں برا بھلا کہا، (کہ اس نے قاضی کے پاس رکھنے کے لے کہا تھا) تو اس دوست نے اس شخص کو لیا اور اسے بادشاہ کے قریبی ایک امیر کے پاس لے گیا، اور اس (امیر) کو اس واقعہ کی خبر دی، تو اس امیر نے ان دونوں سے وعدہ کیا کہ وہ کل قاضی کے پاس جائے گا اور اس کے پاس بیٹھے گا، اور اسے دوسرے معاملہ کی خبر دے گا، جو اسے اس بات پر ابھارے (کہ وہ امانت واپس کردے) اور امانت والا انسان (دوران گفتگو) ان دونوں کے پاس آجائے اور قاضی سے اپنی امانت طلب کرے، تو جب اگلا دن ہوا تو وہ امیر قاضی کے پاس گیا اور اس کے بغل میں بیٹھا تو جب قاضی کی جانب اس کے مرتبہ کے اعتبار سے اس کی تعظیم و توقیر پوری ہوگئ، تو قاضی نے اس سے کہا شاید کہ وہ سب جو ہمارے پاس تمھارے تشریف لانے کا باعث ہوا ہے وہ اچھی چیز ہوگی، تو امیر نے قاضی سے کہا ہاں، اور وہ آپ کے لے بہتر ہوگی، ان شاءاللہ تعالی تو قاضی نے کہا. وہ کیا ہے؟ تو امیر نے کہا کہ کل رات بادشاہ نے مجھے بلایا تھا تو میں اس کے پاس گیا پھر جب مجلس ختم ہوئی اور لوگ واپس چلے گیے اور میں نے بھی واپسی کا ارادہ کیا کہ اچانک بادشاہ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے پاس ٹھہروں پھر جب ہم دونوں تنہائی میں ہوئے، تو اس نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی کہ وہ آئندہ سال حج کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ پوری حکومت ایک ایسے شخص کو سونپ دے جو قابل اعتماد ہو اور اس بارے میں امانت دار ہو یہاں تک کہ وہ سلامتی سے لوٹ آئے، تو اس نے مجھ سے اس بارے میں مشورہ طلب کیا تو میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ حکومت آپ جناب کو سونپ دے اس لیے کہ ہم آپ کی امانت، پاکدامنی اور سچائی کو جانتے ہیں، اسے کسی دوسرے شخص کو سپرد کرنے سے بہتر ہے (کہ وہ آپ کو سونپ دے) تو بسا اوقات وہ شخص مخالفت کرے یا حکومت کا لالچ کرے، تو کوئی فتنہ یا اس کے مثل بھڑ کائے، تو بادشاہ کو یہ مشورہ پسند آیا اور اس نے پختہ ارادہ کرلیا کہ وہ دو دن بعد ایک عام مجلس منعقد کرے گا اور وہی کرے گا جس کا میں نے اسے مشورہ دیا ہے، تو قاضی اس بات پر بہت خوش ہوا، اور امیر کی تعریف کی تو وہ امانت والا شخص (جس نے قاضی کو اپنا مال دیا تھا) ان دونوں کے پاس آگیا اور قاضی کے سامنے کھڑا ہوگیا، سلام کیا اور کہا، اے مولانا قاضی صاحب! آپ کے پاس میری امانت ہے اور وہ (مقدار میں) اتنی اتنی ہے جسے میں نے آپ کو فلاں فلاں وقت میں دیا ہے تو اس کی بات پوری ہونے

سے پہلے ہی قاضی نے اس سے کہا، ہاں: اے میرے بیٹے! اور میں نے تمہیں سوتے وقت یاد کیا اور تمہیں پہچانا اور تمھاری امانت کو جان لیا، تو یہ چابی لو اور اپنی امانت اپنے قبضہ میں لو تو اس نے وہ امانت لی سلام کیا اور چلا گیا اور وہ امیر بھی چلا گیا، پھر جب وہ مقررہ مدت گزر گئی جس کا اس نے قاضی سے وعدہ کیا تھا، تو وہ قاضی امیر کے پاس گیا اور اس سے سلطنت اور بادشاہ کے بارے میں پوچھا، تو امیر نے کہا اے قاضی! ہم تجھ سے ایک مسافر حاجی آدمی کی امانت نہ چھڑا سکے مگر جبکہ ہم نے تجھے پوری دنیا کا مالک بنادیا پھر جب تم پوری سلطنت کے مالک ہوجاؤ گے تو کس چیز کے بدلے ہم اس (حکومت) کو تم سے چھڑائیں گے، تو قاضی نے جان لیا یہ ایک بہانہ تھا اور ناکام لوٹ گیا۔

(۱۶۶)-حاتم طائی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک دن بنی عنزہ کی بستی سے گزرا جو ان کے یہاں قید میں تھا اور وہ قیدی محتاج تھا جو مال دے کر آزاد ہونے پر قادر نہیں تھا، تو جب اس نے حاتم طائی کو دیکھا چیخا، اے ابوسفانہ! میری مدد کیجیے اور اس وقت حاتم کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے دے کر وہ اسے چھڑائے (آزاد کرائے) تو حاتم بستی کے امیر سے فدیہ کے ضامن ہوئے تو اس نے انکار کیا مگر اس پر کہ وہ قیدی کو چھوڑنے سے پہلے فدیہ پر قبضہ کر لے، تو حاتم اس کی جگہ قید میں ہو گیا، اور اعرابی کو طے کے قبیلوں میں سے اپنی قوم کے پاس اپنی ایک نشانی دے کر بھیجا یہاں تک کہ وہ فدیہ کا مال لے کر آیا تو حاتم نے اسے قوم کو دیا اور اپنے آپ کو ان کی قید سے آزاد کرایا۔ (الحموی)

اَمِيْرُ بَلَخْ وَكَلْبُهٗ

(۱۶۷) حَكٰى حَاتِمُ الْأَصَمُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عِيْسٰى بْنِ مَاهَانَ كَانَ أَمِيْرَ بَلَخْ ،وَكَانَ يُحِبُّ كِلَابَ الصَّيدِ فَفَقَدَ كَلْبٌ مِنْ كِلَابِهٖ يَومًا فَاتَّهَمَ بِهٖ جَارَ شَقِيقٍ فَاسْتَجَارَ بِهٖ فَدَخَلَ شَقِيْقٌ عَلَى الْأَمِيْرِ وَقَالَ خَلُّوْ سَبِيْلَهٗ فَإِنِّي أَرُدُّ لَكُمْ كَلْبَكُمْ إِلٰى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَانْصَرَفَ شَقِيْقٌ مُهْتَمًّا لِمَا صَنَعَ ،فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَلَخْ غَائِبًا وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ شَقِيْقٍ ،وَكَانَ لِشَقِيْقٍ فَتًى وَهُوَ رَفِيْقُهٗ رَأَى فِي الصَّحْرَاءِ كَلْبًا فِيْ رَقْبَتِهٖ قَلَادَةٌ فَقَالَ أَهْدِيْهِ إِلٰى شَقِيْقٍ فَحَمَلَهٗ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ كَلْبُ الأَمِيْرِ فَسَلَّمَهٗ إِلَيْهِ .(للقزوینی)

حل لغات: بَلَخ: ملک کا نام ہے (غیر منصرف ہے اس میں تانیث معنوی اور علم ہے ملکوں کے نام سب مؤنث ہیں اس میں تانیث معنوی اور علم ہوتا ہے)۔ مَاهَانَ: ایک شخص کا نام ہے (یہ بھی غیر منصرف ہے اس میں الف نون زائد تان اور علم ہے)۔ إِسْتَجَارَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مدد چاہی (استفعال) (مادہ جور، معتل عین واوی)۔ مُهْتَمًّا: غمگین ہوکر (افتعال) (مادہ ھتم، صحیح)۔ رَقْبَةٌ: گردن، جمع مکسر رِقَابٌ وَ رَقَبٌ۔ قَلَادَةٌ: پٹہ، ہار، جمع مکسر قَلَائِدُ۔

بلخ کا حاکم اور اس کا کتا

(۱۶۷)-ترجمہ: حاتم اصم نے بیان کیا کہ علی بن عیسیٰ بن ماہان بلخ کا حاکم تھا اور وہ شکاری کتوں کا شوقین تھا تو ایک دن اس کے کتوں میں سے ایک کتا گم ہو گیا تو اس نے اس کی تہمت شقیق کے پڑوسی پر لگائی، تو پڑوسی نے شقیق سے مدد چاہی، تو شقیق حاکم کے پاس گیا، اور کہا آپ لوگ اس کو رہا کر دو، میں آپ لوگوں کا کتا تین دن میں واپس کر دوں گا، تو ان لوگوں نے اسے چھوڑ دیا پھر شقیق اپنے کیے ہوے پر فکر مند ہو کر واپس ہوا، جب تیسرا دن ہوا تو بلخ والوں میں سے ایک آدمی غائب تھا اور وہ شقیق کے دوستوں میں سے تھا، اور شقیق کا ایک لڑکا تھا وہ اس (آدمی) کا دوست تھا، اس نے جنگل میں ایک کتا دیکھا جس کی گردن میں پٹہ تھا تو اس نے کہا میں اسے شقیق کو تحفہ میں دوں گا، تو وہ اسے شقیق کے پاس لایا تو وہ اسی حاکم کا کتا تھا تو شقیق نے اس کتے کو حاکم کے سپرد کر دیا۔ (قزوینی)

اَبُوْ دُلْفٍ وَجَارُهٗ

(۱۶۸) يُرْوَىٰ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَارًا لِأَبِيْ دُلَفٍ بِبَغْدَادٍ فَأَدْرَكَتْهُ حَاجَةٌ وَرَكِبَهٗ دَيْنٌ قَادِحٌ حَتّٰى إِحْتَاجَ إِلٰى بَيْعِ دَارِهٖ فَسَاوَمُوْهُ فِيْهَا فَسَمَّى لَهُمْ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالُوْا لَهٗ إِنَّ دَارَكَ تُسَاوِيْ خَمْسَ مَائَةِ دِيْنَارٍ، فَقَالَ أَبِيْعُ دَارِيْ بِخَمْسِ مِائَةٍ وَجِوَارُ اَبِيْ دُلَفٍ بِخَمْسِ مِائَةٍ فَبَلَغَ أَبَا دُلَفٍ اَلْخَبَرُ، فَأَمَرَ بِقَضَاءِ دَيْنِهٖ وَوَصْلِهٖ وَقَالَ لَا تَنْتَقِلْ مِنْ جِوَارِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ صَارَ الْجِوَارُ يُبَاعُ كَمَا يُبَاعُ الْعَقَارُ وَقَالَ الشَّاعِرُ:

يَلُوْمُوْنِيْ إِنْ بِعْتُ بِالرَّخْصِ مَنْزِلِيْ ۔۔۔ وَلَـمْ يَعْلَمُوْا جَارًا هُنَاكَ يُنَغِّـصُ
فَقُلْتُ لَهُـمْ كُفُّـوا الْمَـلَامَ فَإِنَّـمَا ۔۔۔ بِجِيْرَانِهَا تَغْلُو الدِّيَارُ وَتَرْخُـصُ
(للشريشی)

حل لغات: حَاجَةٌ :ضرورت ،جمع حَوَائِجُ۔دَيْنٌ :قرض،جمع دُيُوْنٌ۔قَادِحٌ :بھاری، زبردست،اسم فاعل (ف)۔سَاوَمُوا :فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے مول بھاؤ، سودا کیا(مفاعلت)(مادہ سوم،معتل عین واوی)۔جِوَارٌ :پڑوس،قرب۔وُصْلٌ :جوڑ، رابطہ،تعلق جمع مکسر أَوْصَالٌ۔اَلْعَقَارُ :جائداد،جاگیر،جمع عَقَارَاتٌ۔يَلُوْمُوْنِيْ :مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ مجھے ملامت کریں گے،لَامَ (ن)لَوْمًا ملامت کرنا(مادہ لوم،معتل عین واوی)۔يُنَغِّصُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ زندگی کو مکدر کردیتا ہے (تفعیل)(مادہ نغص،صحیح)۔جِيْرَانٌ :پڑوسی،واحد جَارٌ۔تَغْلُوْا :مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ مہنگی ہوتی ہے،غَلَا (ن)غَلَاءً مہنگائی ہونا۔

ابودلف اور اس کے پڑوسی کا واقعہ

(۱۶۸)۔ترجمہ :۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بغداد میں ایک آدمی ابودلف کا پڑوسی تھا تو اسے ایک ضرورت پیش آئی اور اس پر زبردست قرض ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنا گھر بیچنے پر مجبور ہو گیا تو لوگوں نے اس سے اس کے گھر کا مول بھاؤ کیا تو اس نے ان کو (گھر کی قیمت) ایک ہزار بتائی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تمھارا گھر پانچ سو دینار کے برابر ہے،تو اس نے کہا میں اپنا گھر پانچ سو میں بیچ رہا ہوں اور ابودلف کا پڑوس پانچ سو میں (بیچ رہا ہوں) تو ابودلف کو یہ خبر پہنچی تو اس نے اس کا قرض ادا کرنے اور اس سے تعلق رکھنے کا حکم دیا،اور کہا ہمارے پڑوس سے منتقل مت ہو تو غور کرو پڑوس کیسے بیچا جاتا ہے جیسے جائداد بیچی جاتی ہے،شاعر نے کہا۔

(۱)۔اگر میں اپنا گھر سستا بیچ دوں تو لوگ مجھے ملامت کریں گے اور وہ نہیں جانتے کہ وہاں ایسا پڑوس ہے جو زندگی کو مکدر کردیتا ہے۔(۲) تو میں نے ان سے کہا کہ تم ملامت کرنے سے باز آجاؤ،اس لیے کہ پڑوسی ہی کی وجہ سے گھروں کی قیمتیں بڑھتی اور گھٹتی ہیں۔(شریشی)

❁❁❁

اَبُوْالْعَلَا الْمَعَرِّی وَالْغُلَامُ

(۱۶۹) حُکِیَ أَنَّ غُلَامًا لَقِیَ أَبَا الْعَلَاءِ المَعَرِّی فَقَالَ مَنْ أَنْتَ یَاشَیْخُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ أَنْتَ الْقَائِلُ فِیْ شِعْرِکَ .

وَإِنِّی وَإِنْ کُنْتُ الْأَخِیْرَ زَمَانَهٗ　　لَآتٍ بِمَا لَمْ تَسْتَطِعْهُ الْأَوَائِلُ

قَالَ نَعَمْ قَالَ یَاعَمَّاهُ إِنَّ الْأَوَائِلَ قَدْ رَتَّبُوْا ثَمَانِیَةً وَعِشْرِیْنَ حَرْفًا لِلْهِجَاءِ فَهَلْ لَکَ أَنْ تَزِیْدَ عَلَیْهَا حَرْفًا (قَالَ) فَدَهِشَ المَعَرِّی مِنْ ذٰلِکَ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْغُلَامَ لَایَعِیْشُ لِشِدَّةِ حَذْقِهٖ وَتَوَقُّدِ فُؤَادِهٖ . (للقلیوبی)

حل لغات: لَآتٍ: ضرور میں کرنے والا ہوں، لام تاکید، آتٍ اسم فاعل (ض) (مادہ اتی، معتل لام یائی)۔ اَلْأَوَائِلُ: جمع مکسر، پہلے والے لوگ، واحد اَلْأَوَّلُ۔ دَهِشَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ حیران ہوا، دَهِشَ (س) دَهْشًا حیران ہونا، پریشان ہونا (مادہ دہش، صحیح)۔ اَلْحَذْقُ: ماہر ہونا، باکمال ہونا (ض، س) (مادہ حذق، صحیح)۔ اَلتَّوَقُّدُ: چمکنا مصدر (تفعل) (مادہ وقد، معتل فاواوی)۔ فُؤَادٌ: عقل، دل جمع قلت أَفْئِدَةٌ۔

ابوالعلاء معری اور ایک لڑکے کا واقعہ

(۱۶۹)-ترجمہ: ۔بیان کیا گیا ہے کہ ایک لڑکے کی ابوالعلاء معری سے ملاقات ہوئی، تو اس نے کہا، اے شیخ آپ کون ہیں؟ ابوالعلاء معری نے کہا (میں) فلاں ہوں لڑکے نے کہا آپ وہی ہیں جنھوں نے اپنے شعر میں کہا ہے۔

(۱)-"بلاشبہ میں زمانے کے اعتبار سے اگرچہ آخر میں ہوں، اور میں ضرور وہ کام کرنے والا ہوں جس کو پہلے والے لوگ نہ کر سکے" ابوالعلاء نے کہا ہاں: لڑکے نے کہا اے چچا جان! بے شک پہلے والے لوگوں نے ہجا کے حروف اٹھائیس مرتب کیے ہیں تو کیا آپ اس میں ایک حرف زیادہ کر سکتے ہو، (راوی کہتا ہے) تو معری اس بات سے حیران و پریشان ہو گیا، اور کہا یہ بچہ اپنی کامل مہارت اور عقل کی تیزی کی وجہ سے (زیادہ دن) زندہ نہیں رہے گا۔ (قلیوبی)

یَزِیْدُ وَبَدْوِیَّۃٌ

(۱۷۰) کَانَ یَزِیْدُ بْنُ المُهَلَّبِ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ مِنْ سِجْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ

يُسَافِرُ فِي الْبَرِيَّةِ مَعَ إِبْنِهٖ مُعَاوِيَةَ، فَمَرَّ بِإِمْرَأَةٍ بَدَوِيَّةٍ فَذَبَحَتْ لَهُمَا عَنْزَةً، فَلَمَّا أَكَلَا قَالَ يَزِيْدُ لِإِبْنِهٖ مَايَكُوْنُ مَعَكَ مِنَ النَّفْقَةِ، قَالَ مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهَا، هٰذِهٖ فَقِيْرَةٌ يُرْضِيْهَا الْقَلِيْلُ وَهِيَ مَا تَعْرِفُكَ، قَالَ إِنْ كَانَ يُرْضِيْهَا الْقَلِيْلُ فَأَنَالَا يُرْضِيْنِيْ إِلَّاالْكَثِيْرُ وَإِنْ كَانَتْ لَاتَعْرِفُنِيْ فَأَنَا أَعْرِفُ نَفْسِيْ.
(لابن قتيبة)

حل لغات: بَدَوِيَّةٌ: دیہاتی عورت، جمع مکسر بَدَاوِیُّ۔سِجْنٌ: قید خانہ، جمع مکسر سُجُوْنٌ۔اَلْبَرِيَّةُ: جنگل، بیابان، جمع مکسر بَرَارِیُّ۔عَنْزَةٌ: بکری، جمع مکسر عِنَازٌ وَ عُنُوْزٌ.

یزید اور ایک دیہاتی عورت کا واقعہ

(۱۷۰)-ترجمہ:۔ یزید بن مہلب عمر بن عبد العزیز کے قید خانہ سے نکلنے کے بعد اپنے بیٹے معاویہ کے ساتھ جنگل میں سفر کر رہا تھا تو وہ ایک دیہاتی عورت کے پاس سے گزرا تو اس عورت نے ان دونوں کے لیے ایک بکری ذبح کی، جب ان دونوں نے کھا لیا تو یزید نے اپنے بیٹے سے کہا: تمھارے پاس کتنے روپیے ہیں؟ اس نے کہا سو دینار، یزید نے کہا: اس میں سے عورت کو دے دو یہ محتاج ہے، اسے تھوڑا '(مال) خوش کر دے گا اور یہ تمہیں نہیں پہچانتی ہے، لڑکے نے کہا: اگر اس کو تھوڑا مال خوش کر دے گا تو مجھے خوش نہیں کرے گا مگر زیادہ، اور اگر وہ مجھے پہچانتی نہیں ہے تو میں اپنے آپ کو پہچانتا ہوں۔ (ابن قتیبہ)

اَلْعَفْوُ

(۱۷۱) وَقَعَتْ دِماءٌبَيْنَ حَيَّيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَقْبَلَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَما بَقِيَ اَحَدٌ وَاضِعٌ رَاسَهُ اِلَّا رَفَعَهُ فَقَالَ يَامَعْشِرَ قُرَيْشٍ هَلْ لَكُمْ فِيْ الْحَقِّ اَوْ فِيْ مَا هُوَ اَفْضَلُ مَنَ الْحَقِّ قَالُوْا وَهَلْ شَيْءٌ اَفْضَلُ مِنَ الْحَقِّ، قَالَ نَعَمْ الْعَفْوُ فَبَادَرَالْقَوْمُ فَاصْطَلَحُوْا. (للشريشي)

حل لغات: الْعَفْوُ: کرم، معافی، مہربانی (مادہ عفو، معتل لام واوی)۔دِمَاءٌ: جمع مکسر، خون، واحد دَمٌ۔وَقَعَتْ دِمَاءٌ، خون ریزی ہونا (مادہ وقع معتل فاواوی)۔اِصْطَلَحُوْا: ماضی معروف جمع مذکر غائب انہوں نے صلح کر لی، (افتعال) (مادہ صلح، صحیح)۔

معافی کا بیان

(۱۷۱)-ترجمہ:۔ قریش کے دو قبیلوں کے درمیان خون ریزی ہوئی تو ابوسفیان آئے (صلح کرانے کے لیے) تو جو شخص بھی اپنا سر جھکائے ہوئے تھا اس نے اٹھا لیا تو ابوسفیان نے کہا، اے قریش کی جماعت! کیا تمھارے لے حق میں فائدہ ہے یا اس چیز میں جو حق سے افضل ہے؟ قریش کے لوگ بولے، کیا کوئی چیز حق سے بھی افضل ہے؟ ابوسفیان نے کہا، ہاں وہ معاف کرنا ہے تو قوم (اس بات سے) آگے بڑھی اور آپس میں صلح کرلی۔(شریشی)

اَلرَشِیْدُ وَالْحمِیْدُ

(۱۷۲)غَضِبَ الرّشِیْدُ عَلیٰ حَمِیدِ الطُّوْسِیْ فَدَعَا لَهُ بِالنّطْعِ وَالسّیْفِ فَبَکیٰ فَقَالَ لَهُ مَا یُبْکِیْكَ ؟ فَقَالَ وَاللهِ یَا اَمِیرَالْمُوْمِنِینَ مَا اَفْزَعُ مِنَ الموْتِ لِاَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَاِنَّمَا بَکَیْتُ اَسَفًا عَلیٰ خُرُوْجِیْ مِنَ الْدُّنْیا وَ اَمِیْرُالمُوْمِنِیْنَ سَاخِطٌ عَلیّ فَضَحِكَ وَعَفَا عَنْهُ(للابشیھی)

حل لغات: اَلنَّطْعُ : چمڑے کا فرش جو مجرم کو قتل کرنے کے لیے بچھایا جاتا ہے، جمع مکسر اَنْطَاعٌ وَنُطُوْعٌ (مادہ نطع، صحیح)۔ لَابُدَّ: چارہ کار نہیں، بھاگنے کی جگہ۔

رشید اور حمید کا واقعہ

(۱۷۲)-ترجمہ:۔ ہارون رشید حمید طوشی پر غضبناک ہوا تو اس نے اس (طوشی کے قتل کے لیے) کے لیے چمڑے کا فرش اور تلوار منگائی، تو حمید طوشی رو پڑا، تو رشید نے اس سے کہا ، تجھے کیا چیز رلاتی ہے؟ تو حمید نے کہا، خدا کی قسم اے امیر المومنین! میں موت سے نہیں ڈرتا ہوں اس لیے کہ اس سے کوئی چھٹکارا نہیں ہے اور میں اپنے دنیا سے جانے پر افسوس کرتے ہوے رویا ہوں اس حال میں کہ امیر المومنین مجھ پر ناراض ہیں، (یہ بات سن کر) رشید ہنس پڑا اور اسے معاف کردیا۔(ابشیھی)

اَلْمُصَوِّرُ وَالْمَسْرُوْقُ

(۱۷۳)حُکِیَ عَنْ أَهْلِ الرُّوْمِ أَنَّ مُصَوِّرًا دَخَلَ بَلَدًا لَیْلًا وَنَزَلَ بِقَوْمٍ، فَضَیَّفُوْهُ فَلَمَّا سَکِرَ قَالَ إِنِّی صَاحِبُ مَالٍ وَمَعِیْ کَذَا وَکَذَا دِیْنَارًا فَسَقُوْهُ حَتّیٰ طَفَحَ وَأَخَذُوْا مَاکَانَ مَعَهُ وَحَمَلُوْهُ إِلیٰ مَوْضِعٍ بَعِیْدٍ مِنْهُمْ،فَلَمَّا أَصْبَحَ

وَكَانَ غَرِيْبًا لَمْ يَعْرِفِ الْقَوْمَ وَلَاالمَكَانَ ذَهَبَ إِلىٰ وَالِي المَدِيْنَةِ وَشَكَا، فَقَالَ لَهٗ الْوَالِيْ هَلْ تَعْرِفُ الْقَوْمَ؟قَالَ لَا، قَالَ هَلْ تَعْرِفُ المَكَانَ ؟قَالَ لَا،قَالَ فَكَيْفَ السَّبِيْلُ إِلىٰ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي أُصَوِّرُ صُوْرَةَ الرَّجُلِ وَصُوْرَةَ أَهْلِهٖ فَأَعْرِضُهَا عَلىٰ النَّاسِ لَعَلَّ أَحَدًا يَعْرِفُهُمْ ،فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَعَرَضَهَا الْوَالِيْ عَلىَ النَّاسِ فَقَالُوْا إِنَّهَا صُوْرَةُ فُلَانٍ اَلْحَمَّامِيِّ وَأَهْلِهٖ ،فَأَمَرَ بِإِحْضَارِهٖ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُهٗ فَاسْتَرَدَّ مِنْهُ الْمَالَ. (آثار البلاد للقزوینی)

حل لغات: اَلْمُصَوِّرُ :اسم فاعل،آرٹسٹ،تصویر بنانے والا(مادہ صور،معتل عین واوی) ضَيَّفُوْا :ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے ضیافت کی (تفعیل)(مادہ ضیف،معتل عین یائی)۔طَفَحَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ شراب سے پُر ہوگیا،طَفَحَ (ف)طَفْحًا شراب سے شکم سیر ہونا(مادہ طفح،صحیح)۔وَالٍ :حاکم،گورنر،جمع مکسر وُلَاةٌ۔اَلْحَمَّامِيُّ :غسل خانہ کا نگہبان،جمع مؤنث سالم حَمَّامَاتٌ ۔اِسْتَرَدَّ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مال واپس لے لیا(استفعال)(مادہ ردد،مضاعف ثلاثی مزید)۔

تصویر بنانے والے اور چور کا واقعہ

(۱۷۳)ترجمہ: ۔روم والوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک تصویر بنانے والا ایک رات ایک شہر میں داخل ہوااور ایک قوم کے پاس ٹھہرا،توان لوگوں نے اس کی ضیافت کی ،جب وہ نشہ میں مست ہواتو کہا کہ میں مال والا ہوں اور میرے پاس اتنے اتنے دینار ہیں،توان لوگوں نے اسے شراب پلائی یہاں تک کہ وہ (شراب سے)پُر ہوگیا،توان لوگوں نے جو کچھ اس کے پاس تھا لے لیااور اسے اپنے سے دور جگہ میں ڈال دیا،توجب اس نے صبح کی اس حال میں کہ وہ اجنبی تھا نہ قوم کو پہچانتا تھااور نہ اس جگہ کو،توشہر کے حاکم کے پاس گیااور شکایت کی ،توحاکم نے اس سے کہا کیا تم اس قوم کو جانتے ہو؟کہا نہیں،حاکم نے کہا،کیا تم اس جگہ کو جانتے ہو؟کہا نہیں،حاکم نے کہا،تواس کی صورت کیسے ہوگی ؟(کس طرح چور کو پہچانا جائے گا)تواس مرد نے کہا،میں اس آدمی اور اس کے گھر والوں کی تصویر بنا دیتا ہوں،توآپ اسے لوگوں کے سامنے پیش کریں،شاید کہ کوئی ان کو پہچان لے ،تواس نے ایسا ہی کیا(یعنی تصویر بنادی)اور حاکم نے اسے لوگوں کے سامنے پیش کیا،تولوگ بولے کہ یہ

فلاں حمام (غسل خانہ) کے نگراں اور اس کے گھر والوں کی تصویر ہے، تو حاکم نے اسے حاضر کرنے کا حکم دیا (جب وہ آیا) تو وہی اس کا صاحب تھا (جس کے ساتھ مصور ٹھہرا ہوا تھا اور اس نے مال چرایا تھا) تو حاکم نے اس سے مال واپس لے لیا۔ (آثار البلاد للقزوینی)

اَلنَّدِيْمُ وَالْجَامُ

(۱۷۴) يُقَالُ إِنَّهُ كَانَ لِأَنوشِرْوان نَدِيْمٌ ،وَكَانَ فِيْ مَجْلِسِ الشَّرَابِ جَامٌ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْجَوْهَرِ ،فَسَرَقَهُ النَّدِيْمُ وَنَظَرَ إِلَيْهِ أَنَوْشِرْوَانُ وَرَآهُ وَهُوَ يُخْفِيْهِ ،فَجَاءَ الشَّرَابِيُّ وَطَلَبَ الْجَامَ فَلَمْ يَجِدْهُ ،فَنَادَى يَا أَهْلَ الْمَجْلِسِ قَدْضَاعَ لَنَا جَامٌ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْجَوْهَرِ فَلَا يَخْرُجُ أَحَدٌ حَتَّىٰ يَرُدَّ الْجَامَ،فَقَالَ أَنَوْشِرْوَان لِشَرَابِيّ مَكِّنْهُمْ مِنَ الْخُرُوْجِ فَإِنَّ الَّذِيْ سَرَقَ مَايُعِيْدُهُ ،وَالَّذِيْ رَآهُ مَا يَغْمِزُ عَلَيْهِ .(للطرطوشی)

حل لغات: اَلنَّدِيْمُ: ہم نشین ،ساتھی ،جمع مکسر نُدَمَاءُ۔ جَامٌ: پیالہ ،جمع مؤنث سالم جَامَاتٌ۔ مَرَصَّعٌ بِالْجَوْهَرِ: جواہرات سے جڑا ہوا،اسم مفعول (تفعیل)۔ اَلشَّرَابِيُّ: بھشتی ،سقہ ،ساقی۔ مَايَغْمِزُ: مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ تنقید نہیں کرے گا، غَمَزَ (ض) غَمْزًا عَلَيْهِ تنقید کرنا، طعنہ دینا (مادہ غمز، صحیح)۔

ہم نشین اور شراب کا پیالہ

(۱۷۴)-ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ نوشیرواں کا ایک ہمنشین تھا اور شراب کی مجلس میں جواہرات سے جڑا ہوا سونے کا ایک پیالہ تھا، تو ہم نشین نے اس کو چرالیا اور نوشیروان نے اس کی طرف نظر ڈالی اور اس کو چھپاتے ہوئے دیکھ لیا، تو ساقی آیا اور پیالہ تلاش کیا تو اسے نہ پایا، تو اس نے آواز دی، اے مجلس والو! ہمارا جواہرات سے جڑا ہوا سونے کا پیالہ کھو گیا ہے تو ہرگز کوئی نہ نکلے یہاں تک کہ پیالہ واپس کر دے، تو نوشیروان نے ساقی سے کہا ان لوگوں کو نکلنے دے اس لیے کہ وہ جس نے اسے چرایا ہے اسے نہیں لوٹائے گا، اور وہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ تنقید نہیں کرے گا۔ (طرطوشی)

اَلْکَنْزُ وَالسَّیَّاحُ

(۱۷۵) كَانَ فِيْ غَابِرِ الزَّمَانِ ثَلَاثَةُ سَائِرِيْنَ فَوَجَدُوْا كَنْزًا فَقَالُوْا قَدْ جُعْنَا فَلْيَمْضِ وَاحِدٌ مِنَّا وَلِيَبْتَعْ لَنَا طَعَامًا فَمَضىٰ لِيَاتِيَهُمْ بِطَعَامٍ فَقَالَ الصَّوَابُ أَنْ اجْعَلَ لَهُمَا فِيْ الطَّعَامِ سَمًّا قَاتِلًا لِيَاكُلَاهُ فَيَمُوْتَا وَانْفَرِدُ أَنَا بِالْكَنْزِ دُوْنَهُمَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَسَمَّ الطَّعَامَ وَاتَّفَقَ الرَّجُلَانِ الْأَخِرَانِ إِنَّهُمَا وَصَلَا إِلَيْهِمَا بِالطَّعَامِ قَتَلَاهُ وَانْفَرَدَا بِالْكَنْزِ دُوْنَهُ فَلَمَّا وَصَلَ إِلَيْهِمَا بِالطَّعَامِ الْمَسْمُوْمِ قَتَلَاهُ وَأَكَلَا مِنَ الطَّعَامِ فَمَاتَا،فَاجْتَازَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هٰذِهِ الدُّنْيَا ،فَانْظُرُوْا كَيْفَ قَتَلَتْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ وَبَقِيَتْ بَعْدَهُمْ، وَيْلٌ لِطُلَّابِ الدُّنْيَا مِنَ الدَّيَّانِ .(للغزالی)

حل لغات: سَيَّاحٌ :بہت پھرنے والا،مبالغہ۔غَابِرٌ :گزشتہ،گزرا ہوا اسم فاعل (ن)(مادہ غبر،صحیح)جُعْنَا:ماضی معروف جمع متکلّم ہم بھوکے ہوگیے ہیں،جَاعَ (ن) جَوْعًا بھوک لگنا(مادہ جوع،معتل عین واوی)۔لِيَبْتَعْ :فعل امر واحد غائب معروف چاہیے کہ وہ خریدے (افتعال)(مادہ بیع،معتل عین یائی)۔سَمٌّ:زہر،جمع مکسر سُمُوْمٌ (مادہ سمم ،مضاعف)۔ وَيْلٌ : ہلاکت۔اَلدَّيَّانُ: قاضی،غلبہ والا،حاکم،حساب لینے والا،بدلہ دینے والا۔

خزانہ اور سیاحوں کا واقعہ

(۱۷۵)–ترجمہ: گزشتہ زمانے میں تین آدمی سفر کر رہے تھے،تو انھوں نے ایک خزانہ پایا،وہ سب بولے،ہم بھوکے ہیں اس لیے ہم میں سے کوئی شخص جائے اور چاہیے کہ ہم لوگوں کے لیے کھانا خرید لائے،تو ایک آدمی کھانا لینے کے لیے گیا تو اس نے (دل میں) کہا درست بات یہ ہے کہ میں ان دونوں کے کھانے میں زہر قاتل ملا دوں تا کہ وہ کھائیں اور مر جائیں،اور میں ان دونوں کے علاوہ تنہا خزانہ کو لے لوں،تو اس نے ایسا ہی کیا اور کھانے میں زہر ملا دیا،پھر دونوں آدمیوں نے یہ طے کیا کہ جب وہ ان دونوں آدمیوں کے پاس کھانا لے کر پہنچے تو دونوں اسے قتل کر دیں،اور صرف وہی دونوں خزانہ لے لیں،جب وہ ان دونوں کے پاس زہر ملا ہوا کھانا لے کر پہنچا تو دونوں نے اسے قتل کر دیا اور کھانا کھا لیا تو وہ دونوں بھی مر گیے،پھر کوئی دانشمند اس جگہ سے گزرا تو اپنے ساتھیوں سے کہا:یہ دنیا ہے لہٰذا غور کرو کس طرح اس دنیا نے

ان تینوں کو مار ڈالا اور ان کے (مرنے کے) بعد (ویسے ہی) باقی ہے، تو دنیا کے طلب کرنے والوں کے لیے غلبہ والے (اللہ) کی طرف سے ہلاکت ہے۔ (غزالی)

اَلْجَارِيَةُ وَالْقَصْعَةُ

(۱۷۶) جاءَتْ جَارِيَةٌ لِأَبِيْ عَبْدِ اللهِ جَعْفَرٍ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ تَقَدَّمَهَا إِلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَأَسْرَعَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ مِنْ يَدِهَا فَانْكَسَرَتْ فَأَصَابَهُ وَأَصْحَابَهُ مِمَّا كَانَ فِيْهَا فَارْتَاعَتِ الْجَارِيَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ ،فَقَالَ لَهَا أَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالىٰ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلرَّوْعِ الَّذِيْ أَصَابَكِ . (للطرطوشی)

حل لغات: اَلْجَارِيَةُ :باندی، جمع مکسر جَوَارٍ۔ اَلْقَصْعَةُ :پیالہ ،جمع مکسر قِصَعٌ وَ قِصَاعٌ۔ ثَرِيْدٌ: عربوں کا مرغوب کھانا جو گوشت کے شوربے میں روٹی توڑ کر بناتے ہیں، جمع مکسر ثُرُوْدٌ۔ اِنْكَسَرَتْ :ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ پیالہ ٹوٹ گیا (انفعال) (مادہ کسر، صحیح)۔ اِرْتَاعَتْ :ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ کانپ گئی، ڈر گئی (افتعال) (مادہ روع، معتل عین واوی)۔ رَوْعٌ: ڈر، خوف۔

باندی اور پیالے کا واقعہ

(۱۷۶)-ترجمہ:۔ ابو عبد اللہ جعفر کی ایک باندی ثرید کا ایک پیالہ لے کر آئی جس کو اس نے ابو عبد اللہ کو پیش کیا، اس حال میں کہ اس کے پاس کچھ لوگ تھے، تو اس نے پیالہ دینے میں جلدی کی، تو پیالہ اس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا، اور ابو عبد اللہ اور اس کے ساتھیوں پر پیالہ کی چیز گر پڑی، تو اس سے باندی کانپنے لگی، اس پر ابو عبد اللہ نے باندی سے کہا، تو اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے شاید کہ یہ (آزادی) اس ڈر کا کفارہ ہو جائے جو تجھے پہنچا ہے (طرطوشی)

هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ

(۱۷۷) كَانَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ يَتَوَاضَعُ لِلْعُلَمَاءِ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ وَكَانَ مِنْ عُلَمَاءِ النَّاسِ أَكَلْتُ مَعَ الرَّشِيْدِ يَوْمًا ،فَصَبَّ عَلىٰ يَدَيَّ الْمَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ يَااَبَا مُعَاوِيَةَ !أَتَدْرِيْ مَنْ صَبَّ الْمَاءَ عَلىٰ يَدِكَ فَقُلْتُ لَا يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ أَنَا ،فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! أَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا إِجْلَالًا لِلْعِلْمِ قَالَ نَعَمْ. (الفخری)

(۱۷۸) لَمَّا مَرِضَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ إِسْتَبْطَاءَ إِخْوَانُهُ فِي الْعِيَادَةِ فَسَأَلَ عَنْهُمْ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهُمْ يَسْتَحْيُوْنَ مِمَّا لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الدَّيْنِ فَقَالَ أَخْزَى اللهُ مَالًا يَمْنَعُ الْأَخْوَانَ مِنَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ أَمَرَ مَنْ يُنَادِيْ مَنْ كَانَ لِقَيْسٍ عِنْدَهُ مَالٌ فَهُوَ مِنْهُ فِيْ حِلٍّ فَكُسِرَتْ عَتَبَةُ بَابِهِ بِالْعَشِيِّ لِكَثْرَةِ الْعُوَّادِ. (للطرطوشی)

حل لغات: صَبَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پانی ڈالا، صَبَّ (ن) صَبًّا پانی ڈالنا، بہانا (مادہ صبب، مضاعف ثلاثی)۔ إِسْتَبْطَاءَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دیر کی (استفعال) (مادہ بطاء، مہموز لام)۔ إِخْوَانٌ: جمع مکسر، دوست، واحد أَخٌ۔ اَخْزَى اللهُ: اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے (افعال) (مادہ خزء، مہموز لام)۔ حِلٌّ: حلال ہونا، (ن) (مادہ حلل، مضاعف ثلاثی)۔ عَتَبَةٌ: چوکھٹ، آستانہ، جمع مکسر، مؤنث سالم عَتَبٌ وَعَتَبَاتٌ۔ اَلْعَشِيُّ: شام۔ اَلْعُوَّادُ: عیادت کرنے والے، واحد عَائِدٌ۔ ضَرِيْرٌ: نابینا، جمع مکسر أَضِرَّاءُ۔

ہارون رشید اور ابو معاویہ کا واقعہ

(۱۷۷)-ترجمہ:۔ ہارون رشید علماء کی تواضع کرتا تھا، ابو معاویہ نابینا نے کہا اور وہ ایک عالم تھے، میں نے ایک دن ہارون رشید کے ساتھ کھانا کھایا، تو ایک آدمی نے میرے ہاتھ پر پانی ڈالا، تو مجھ سے کہا، اے ابو معاویہ! کیا آپ جانتے ہے کس نے آپ کے ہاتھ پر پانی ڈالا ہے، تو میں نے کہا نہیں، اے امیر المومنین! ہارون رشید نے کہا میں نے (پانی ڈالا ہے) تو میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ علم کی تعظیم کی خاطر ایسا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ (فخری)

(۱۷۸)- جب قیس بن سعد بن عبادہ بیمار ہوے، تو ان کے دوستوں نے عیادت کرنے میں تاخیر کی، انہوں نے ان دوستوں کے بارے میں پوچھا، تو ان سے کہا گیا کہ وہ لوگ اس قرض کی وجہ شرم کر رہے ہیں جو آپ کا ان پر ہے، تو قیس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس مال کو ذلیل کرے جو دوستوں کی ملاقات کے لیے جانے سے روکے، پھر ایک شخص کو حکم دیا جو اعلان کرے کہ جس کے پاس قیس کا مال ہو تو وہ اس کے لیے حلال ہے، تو شام تک عیادت کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے قیس کے دروازے کی چوکھٹ ٹوٹ گئی۔ (طرطوشی)

رَسُوْلُ قَيْصَرَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(۱۷۹)-أَرْسَلَ قَيْصَرُ رَسُوْلًا إِلىٰ عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِيَنْظُرَ اَحْوَالَهٗ وَ يُشَاهِدَ أَفعَالَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ سَأَلَ أَهْلَهَا(١)وَقَالَ أَيْنَ مَلِكُكُم فَقَالُوْا مَالَنَا مَلِكٌ بَلْ لَنَا اَمِيْرٌ قَدْ خَرَجَ إِلىٰ ظَاهِرِ الْمَدِيْنَةِ فَخَرَجَ الرَّسُوْلُ فِيْ طَلَبِهٖ فَرَأَهٗ نَائِمًا فِي الشَّمْسِ عَلىَ الْأَرْضِ فَوْقَ الرَّمْلِ الْحَّارِ وَقَدْ وَضَعَ دِرَّتَهٗ كَالْوِسَادَةِ وَالْعَرِقُ يَسْقُطُ مِنْ جَبِيْنِهٖ إِلىٰ أَنْ بَلَّ الْأَرْضُ فَلَمَّا رَأهٗ عَلىٰ هٰذِهِ الْحَالَةِ وَقَعَ الْخُشُوْعُ فِيْ قَلْبِهٖ وَقَالَ رَجُلٌ يَكُوْنُ جَمِيعُ المُلُوْكِ لَا يَقِرُّ لَهُمْ قَرَارٌ فِيْ هَيْبَتِهٖ وَتَكُوْنُ هٰذِهٖ حَالُهٗ وَلٰكِنَّكَ يَاعُمَرُ! عَدَلْتَ فَأَمِنْتَ فَنِمْتَ وَمَلِكُنَا يَجُوْرُ فَلَا جَرَمَ أَنَّهٗ لَا يَزَالُ سَاهِرًا خَائِفًا .(للغزالی)

حل لغات: رَسُوْلٌ: پیغام رساں، قاصد، ایلچی، جمع مکسر رُسُلٌ۔قَيْصَرَ: شاہان روم کا لقب ،جمع مکسر قَيَاصِرَةٌ ۔رَمْلٌ: ریت ،جمع مکسر رِمَالٌ۔دِرَّةٌ :کوڑا ،جمع مکسر دِرَرٌ۔ اَلْوِسَادَةُ :تکیہ ،جمع مؤنث سالم وِسَادَاتٌ ۔عَرَقٌ: پسینہ۔جَبِيْنٌ:پیشانی ،جمع قلت اَجْبِنَةٌ وَاَجْبُنٌ ۔بَلَّ:ماضی معروف واحد مذکر غائب تر ہوگئی ،بَلَّ (ن)بَلًّا تر ہونا (مادہ بلل،مضاعف ثلاثی)۔قَرَارٌ:مصدر ،سکون ،قرار ،(س،ن)(مادہ قرر،مضاعف ثلاثی)۔ لَا جَرَمَ:یقیناً۔سَاهِرٌ :اسم فاعل وہ جاگتا ہے(س)۔

نوٹ:(۱)لفظ **وَقَالَ** عبارت میں زیادہ ہے کیوں کہ جب سَأَلَ سے مقصود حاصل ہوگیا تو وَقَالَ کی حاجت نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قیصر کا قاصد اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۷۹)-ترجمہ:۔قیصر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قاصد بھیجا تاکہ وہ ان کے حالتوں کو دیکھے اور ان کے کاموں کا مشاہدہ کرے تو جب وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا،مدینہ والوں سے پوچھا تمھارے بادشاہ کہاں ہیں؟لوگ بولے ہم لوگوں کا کوئی بادشاہ نہیں ہے ،بلکہ ہمارے ایک امیر ہیں جو مدینہ سے باہر گیے ہوے ہیں،تو قاصد ان کی تلاش میں نکلا،توان کو زمین پر دھوپ میں سوتا ہوا دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنا کوڑا تکیہ کی طرح (سر کے نیچے)رکھے ہوے ہیں،اور ان کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہے ،یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی

ہے، جب اس نے ان کو اس حال میں دیکھا تو اس کے دل میں خوف بیٹھ گیا، اور دل میں کہا وہ شخص جس کی ہیبت سے دنیا کے تمام بادشاہوں کو سکون نہیں ہے اس کی حالت یہ ہے، لیکن اے عمر! آپ نے انصاف کیا، تو محفوظ رہے، اور (بلا خوف وخطر) سو گیے، اور ہمارا بادشاہ ظلم کرتا ہے تو یقیناً وہ خوف زدہ ہو کر راتوں کو جاگتا رہتا ہے۔ (غزالی)

عَفْوُ زِيَادٍ

(۱۸۰) أَمَرَ زِيَادٌ بِضَرْبِ عُنُقِ رَجُلٍ فَقَالَ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ إِنَّ لِيْ بِكَ حَرْمَةً قَالَ وَمَا هِيَ ؟ قَالَ إِنَّ أَبِيْ جَارُكَ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ وَمَنْ أَبُوْكَ قَالَ يَا مَوْلَائِيْ إِنِّيْ نَسِيْتُ اِسْمَ نَفْسِيْ فَكَيْفَ لَا اَنْسىٰ اِسْمَ اَبِيْ فَرَدَّ زِيَادٌ كُمَّهٗ عَلىٰ فَمِهٖ فَضَحِكَ وَعَفَا عَنْهُ. (للابشيهي)

(۱۸۱) رُوِيَ أَنَّ مَلِكًا مِنَ الْمُلُوْكِ بَنىٰ قَصْرًا وَقَالَ أُنْظُرُوْا مَنْ عَابَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَصْلِحُوْهُ وَاَعْطُوْهُ دِرْهَمَيْنِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فِيْ هٰذَا الْقَصْرِ عَيْبَيْنِ، قَالَ وَمَا هُمَا قَالَ يَمُوْتُ المَلِكُ وَيَخْرَبُ الْقَصْرُ، قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلىٰ نَفْسِهٖ وَتَرَكَ الدُّنْيَا. (للطرطوشی)

حل لغات: عُنُقٌ: گردن، جمع مکسر اَعْنَاقٌ ۔ حَرْمَةٌ: حفاظت ۔ کُمٌّ: آستین، جمع مکسر اَکْمَامٌ۔ بَنیٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے بنایا، بَنیٰ (ض) بِنَایَةً بنانا، تعمیر کرنا (مادہ بنی، معتل لام یائی)۔ قَصْرٌ: محل، جمع مکسر قُصُوْرٌ ۔ اَصْلِحُوْا: فعل امر جمع مذکر حاضر معروف، تم درست کرو (افعال) (مادہ صلح، صحیح)۔ یَخْرَبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ویران ہوتا ہے، خَرِبَ (س) خَرْبًا وَخَرَابًا ویران ہونا، اجڑنا (مادہ خرب، صحیح)۔

زیاد کے معاف کرنے کا واقعہ

(۱۸۰)–ترجمہ:۔ زیاد نے ایک آدمی کی گردن مارنے کا حکم دیا تو اس نے کہا، اے امیر! بیشک میری حفاظت آپ پر ضروری ہے، زیاد نے کہا وہ کیسے ؟ اس نے کہا: میرے باپ بصرہ میں آپ کے پڑوسی ہیں، زیاد نے کہا: تیرے باپ کون ہیں ؟ اس نے کہا: اے میرے آقا! بیشک میں اپنا نام خود بھول گیا ہوں، تو اپنے باپ کا نام کیسے نہ بھولوں گا، تو زیاد نے اپنی آستین اپنے منہ پر رکھ لی، ہنسا اور اسے معاف کر دیا۔ (ابشیہی)

(۱۸۱)-بیان کیا گیا ہے کہ بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے ایک محل بنایا اور (اپنے کارندوں سے) کہا، تم لوگ دیکھو جو اس میں کسی چیز کو عیب دار بتائے اسے درست کرو اور اسے (بتانے والے کو بطور تحفہ) دو درہم دو، تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہا، بیشک اس محل میں دو عیب ہیں، بادشاہ نے کہا اور وہ دونوں کیا ہیں؟ اس نے کہا، بادشاہ مر جائے گا اور محل ویران ہو جائے گا، بادشاہ نے کہا تو نے سچ کہا، پھر اپنے آپ کی طرف متوجہ ہوا (یعنی اپنی ذات میں غور کیا) اور دنیا چھوڑ دیا (یعنی عابد و زاہد بن گیا)۔ (طرطوشی)

عَفْوُ عَبْدِ الْمُلِكِ

(۱۸۲) تَغَيَّظَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ عَلٰى رَجَاءَ بْنِ حَيْوَةٍ فَقَالَ وَاللهِ لَئِنْ أَمَكَّنَنِى اللهُ مِنْهُ لَأَفْعَلَنَّ بِهٖ كَذَا وَكَذَا ،فَلَمَّا صَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهٗ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةٍ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! قَدْ صَنَعَ اللهُ مَا اَحْبَبْتَ فَأَصْنَعْ مَا احَبَّ اللهُ فَعَفَا عَنْهُ وَأَمَرَ لَهٗ بِصِلَةٍ .

حل لغات: تَغَيَّظَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ غصہ ہوا، (تفعل) (مادہ غیظ، معتل عین یائی)۔ مَكَّنَ مِنْ :قدرت دینا (تفعیل)۔ صِلَةٌ: انعام، عطیہ، احسان، جمع مؤنث سالم صِلَاتٌ (مادہ وصل، معتل فاواوی)

عبد الملک کے معاف کرنے کا واقعہ

(۱۸۲)-ترجمہ:۔ (خلیفہ) عبد الملک بن مروان رجاء بن حیاۃ پر غضب ناک ہوا تو کہا، خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھے قدرت دے گا تو میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا کروں گا، پھر جب رجاء بن حیاۃ عبد الملک کے سامنے ہوا تو رجاء بن حیاۃ نے عبد الملک سے کہا، اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے وہ کر دیا جو آپ نے پسند کیا تھا لہذا آپ وہ کیجیے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، (یہ سن کر) عبد الملک نے اسے معاف کر دیا اور اسے انعام دینے کا حکم دیا۔

جَعْفَرٌ وَغُلَامُهٗ

(۱۸۳) حُكِيَ عَنْ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ أَنَّ غُلَامًا لَهٗ وَقَفَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى يَدَيْهِ فَوَقَعَ الْإِبْرِ يْقَ مِنْ يَدِالْغُلَامِ فِى الطَّسْتِ فَطَارَ الرَّشَّاشُ فِىْ وَجْهِهٖ فَنَظَرَ جَعْفَرٌ إِلَيْهِ نَظَرَ مَغْضَبٍ فَقَالَ يَامَوْلَاىَ اَللهُ يَأَمُرُ بِكَظْمِ الْغَيْظِ ،قَالَ قَدْ

عَفَوْتُ عَنْكَ،قَالَ وَاللهُ يُحِبُّ المُحْسِنِيْنَ ،قَالَ اِذْهَبْ ،فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالىٰ .(الابشیھی)

اَلْمَهْدِيُّ وَاَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ

(۱۸۴) لَمَّا حَبَسَ المَهْدِيُّ اَبَا الْعَتَاهِيَةِ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَزِ يْدُ بْنُ مَنْصُوْرُ الْحِمِيْرِیْ حَتّیٰ اَطْلَقَهٗ فَقَالَ فِيْهِ اَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ :

مَاقُلْتُ فِیْ فَضْلِهٖ شَيْئًا لِأَمْـدَحَـهٗ ۔۔۔ إِلَّا وَفَضْلُ يَزِ يْدَ فَوْقَ مَـا قُلْتُ

مَازِلْتُ مِنْ رَ يْبِ دَهْرِیْ خَائِفًا وَجِلًا ۔۔۔ فَقَدْ كَفَانِیْ بَعْدَ اللهِ مَـا خِفْـتُ

(الأصبھانی)

اَلْمُوْبِذُ وَاَنُوْشِرْوَان

(۱۸۵) سَمِعَ المُوْبِذُ فِیْ مَجْلِسِ اَنُوْشِرْوَان ضِحْكَ الْخَدَمِ ،فَقَالَ أَمَا يَهَابُ هٰؤُلَاءِ الْغِلْمَانُ ،فَقَالَ اَنُوْشِرْوَان إِنَّمَا يَهَابُنَا اَعْدَاءُوْنَا .(الثعالبی)

حل لغات: اِبْرِيْقٌ:لوٹا، اَبَارِيْقُ جمع منتہی الجموع، غیر منصرف ۔طَسْتٌ:ہاتھ دھونے کا برتن ،جمع مکسر طُسُوْتٌ ۔اَلرَّشَاشُ: پانی کی چھینٹیں :اَلْكَظْمُ:غصہ پینا،ضبط کرنا مصدر (ض)(مادہ کظم،صحیح)۔حَبَسَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے قید کردیا، حَبَسَ (ض)حَبْسًا قید کرنا(مادہ حبس،صحیح)۔اَطْلَقَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے آزاد کردیا(افعال)(مادہ طلق،صحیح)۔رَيْبُ الزَّمَانِ:زمانے کی گردش۔اَلْمُوْبِذُ:آتش پرستوں کا رہنما ،(یہ فارسی لفظ ہے)۔خَدَمٌ: جمع مکسر،خادم،نوکر ،واحد خَادِمٌ ۔غِلْمَانٌ : جمع مکسر،غلام،مزدور،واحد غُلَامٌ۔اَلْأَعْدَاءُ:جمع مکسر دشمن،واحد عَدُوٌّ۔

حضرت جعفر اور ان کے غلام کا واقعہ

(۱۸۳)۔ترجمہ:۔ حضرت امام جعفر صادق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے ان کا ایک غلام کھڑا ہو کر ان کے ہاتھ پر پانی ڈال رہا تھا،(اسی درمیان)لوٹا غلام کے ہاتھ سے چھوٹ کر طشت میں گر گیا،(پانی کی)چھینٹیں حضرت جعفر صادق کے چہرہ پر پڑیں،تو حضرت جعفر صادق نے اس کی طرف غصہ کی نظر سے دیکھا،تو غلام نے کہا:اے میرے آقا !اللہ تعالیٰ غصہ کو پی جانے کا حکم دیتا ہے ،(وہ بات سنتے ہی)حضرت جعفر صادق نے فرمایا:میں نے تم کو

معاف کر دیا، غلام نے کہا: اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے، حضرت جعفر صادق نے فرمایا: جا تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ (ابشیھی)

مہدی اور ابو العتاہیہ کا واقعہ

(۱۸۴)-ترجمہ: جب مہدی نے ابو العتاہیہ کو قید کر دیا تو یزید بن منصور حمیری نے اس کے بارے میں (مہدی سے) گفتگو کی، یہاں تک کہ مہدی نے اس کو آزاد کر دیا، تو ابو العتاہیہ نے اس کے بارے میں (کچھ اشعار) کہے:

(۱)- میں نے جو کچھ اس کی فضیلت کے بارے میں کہا تا کہ میں اس کی تعریف کروں، مگر یزید کی فضیلت اس سے بلند ہے جو میں نے کہا۔

(۲)- اپنے زمانے کی گردش سے ہمیشہ میں خوف وڈر میں مبتلا رہا، پھر یزید نے مجھے اللہ کے بعد اس شخص سے بے نیاز کر دیا جس سے میں ڈرا۔ (اصبھانی)

آتش پرستوں کا پیشوا اور نوشیرواں

(۱۸۵)- آتش پرستوں کے رہنما نے نوشیرواں کی مجلس میں غلاموں کے ہنسنے کی آواز سنی، تو اس نے کہا: کیا یہ غلام ڈرتے نہیں ہیں؟ (جواب میں) نوشیرواں نے کہا: ہم سے صرف ہمارے دشمن ڈرتے ہیں (اور یہ غلام دوست ہیں) (ثعالبی)

اَلْإِيْثَارُ

(۱۸۶) مِنْ عَجَائِبِ مَاذُكِرَ فِي الْإِيْثَارِ مَاحَكَاهُ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْأَزْدِيْ قَالَ لَمَّا اِحْتَرَقَ الْمَسْجِدُ بِمَرْوَ ظَنَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ النَّصَارىٰ اَحْرَقُوْهُ، فَأَحْرَقُوْهُ خَانَاتِهِمْ فَقَبَضَ السُّلْطَانُ عَلىٰ جَمَاعَةٍ مِنَ الَّذِيْنَ اَحْرَقُوْ الْخَانَاتِ، وَكَتَبَ رِقَاعًا فِيْهَا اَلْقَطْعُ وَالْجَلْدُ وَالْقَتْلُ ،وَنَثَرَهَاعَلَيْهِمْ،فَمَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ رُقْعَةٌ فُعِلَ بِهٖ مَا فِيْهَا فَوَقَعَتْ رُقْعَةٌ فِيْهَا الْقَتْلُ بِيَدِ رَجُلٍ ،فَقَالَ وَاللهِ مَاكُنْتُ اُبَالِيْ لَوْلَا أُمٌّ لِيْ وَكَانَ بِجَنْبِهٖ بَعْضُ الْفِتْيَانِ فَقَالَ لَهٗ فِيْ رُقْعَتِيْ اَلْجَلْدُ وَلَيْسَ لِيْ أُمٌّ ،فَخُذْ أَنْتَ رُقْعَتِيْ وَاَعْطِنِيْ رُقْعَتَكَ ،فَفَعَلَ فَقُتِلَ ذٰلِكَ الْفَتىٰ وَتَخَلَّصَ هٰذَاالرَّجُلُ . (الطرطوشی)

حل لغات: اَلْإِيْثَارُ: ترجیح دینا، فوقیت دینا، مصدر، (افعال) (مادہ اَثر، مہموز)۔ اِحْتَرَقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب جل گئی، (افتعال) (مادہ حرق، صحیح)۔ مَرَوْ: ایک شہر کا نام ہے۔ خَانَاتٌ: جمع مؤنث سالم، دکانیں، ہوٹل، سرائیں، واحد خَانٌ۔ رِقَاعًا: جمع مکسر، تحریر کے پرزے، واحد رُقْعَةٌ۔ فِتْيَانٌ: جمع مکسر، نوجوان، لڑکا، واحد فَتًى۔

اپنے اوپر دوسرے کو فوقیت دینے کا واقعہ

(۱۸۶)-ترجمہ: ایثار و قربانی کے واقعات میں سے وہ واقعہ ہے جس کو ابو محمد ازدی نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: جب شہر مرو میں مسجد جل گئی، مسلمانوں نے گمان کیا کہ عیسائیوں نے اسے جلایا ہے، تو انہوں نے ان کے ہوٹل جلا دیے، تو بادشاہ نے ان میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر لیا جنہوں نے ہوٹل جلائے تھے، اور چند تحریر کے ٹکڑے لکھے جس میں (کسی عضو کے) کاٹنے، کوڑے مارنے، اور قتل کرنے (کے بارے میں لکھا ہوا) تھا، اور ان ٹکڑوں کو ان لوگوں پر بکھیر دیا، تو جس پر جو پرچہ گرتا تو اس کے ساتھ وہی کیا جاتا جو اس میں لکھا ہوتا، چنانچہ ایک ٹکڑا جس میں قتل کا حکم لکھا ہوا تھا ایک آدمی پر گرا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہ تھی اگر میری ماں نہ ہوتی، اور اس کے بغل میں ایک نوجوان تھا اس نے اس سے کہا: میرے پرچے میں کوڑے مارنے کا حکم ہے اور میرے پاس ماں نہیں ہے، (یعنی انتقال کر چکی ہے) تو تم میرا پرچہ لے لو اور اپنا پرچہ مجھے دے دو، اس نے ایسا ہی کیا تو وہ نوجوان قتل کر دیا گیا اور اس آدمی نے نجات پائی۔ (طرطوشی)

اَلْأَعْرَابِيُّ وَالْجَرَادُ

(۱۸۷) قَالَ الْأَصْمَعِيُّ حَضَرْتُ الْبَادِيَةَ فَإِذَا اِعْرَابِيٌّ زَرَعَ بُرًّا لَهُ ،فَلَمَّا قَامَ عَلٰى سُوْقِهٖ ،وَجَاءَ سُنْبُلُهٗ اَتَتْ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ الْحِيْلَةُ فِيْهِ ،فَأَنْشَاءَ يَقُوْلُ :

مَرَّ الْجَرَادُ عَلٰى زَرْعِيْ فَقُلْتُ لَهٗ ... اِلْزَمْ طَرِيْقَكَ لَا تَوْلَعْ بِإِفْسَادِ
فَقَامَ مِنْهُمْ خَطِيْبٌ فَوْقَ سُنْبُلَةٍ ... أَنَا عَلٰى سَفَرٍ لَابُدَّ مِنْ زَادِ

(الدمیری)

(۱۸۸) قِيْلَ لِبَعْضِ السَّلَاطِيْنَ لِمَ لَا تُغْلِقُ الْبَابَ وَتُقْعِدُ عَلَيْهِ الْحُجَّابَ، فَقَالَ إِنَّمَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَحْفَظَ أَنَا رَعِيَّتِيْ لَا أَنْ يَحْفُظُوْنِيْ .(الثعالبی)

حل لغات: جَرَادٌ:ٹڈی،واحد جَرَادَةٌ ۔بَادِيَةٌ :جنگل،بَادِيَاتٌ وَ بَوَادٍ جمع مؤنث سالم،جمع مکسر۔بُرٌّ :گیہوں۔سُنْبُلَةٌ:بالی،جمع مکسر سَنَابِلُ۔رِجْلُ جَرَادٍ :ٹڈیوں کا دَل۔ وَلَعَ وَلْعًا بِحَقِّهٖ: حق مار لینا(ف)(مادہ ولع،معتل فا واوی)۔حُجَّابٌ:جمع مکسر، دربان، واحد حَاجِبٌ۔

دیہاتی اور ٹڈیوں کا واقعہ

(۱۸۷)-ترجمہ:اصمعی نے کہا کہ میں جنگل میں داخل ہوا ،تو ایک دیہاتی نے (جنگل میں)اپنے لیے گیہوں بویے تھے،توجب گیہوں اپنے تنے پر کھڑا ہوگیا،اور اس کی بالی عمدہ ہو گئی،تو اس پر ٹڈیوں کا ایک دل آیا،تو وہ مرد اس کی طرف دیکھنے لگا،اور وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ (ان ٹڈیوں کو بھگانے کے لیے)کیسے تدبیر کرے،پھر وہ (کچھ اشعار) پڑھنے لگا:

(۱)- ٹڈیاں میرے کھیت سے گزریں تو میں نے ان سے کہا اپنا راستہ پکڑو،اور میرے کھیت کو خراب کر کے میرا حق نہ مارو۔

(۲)- تو ان میں سے ایک خطیب ایک بالی کے اوپر کھڑا ہو گیا،(اور بولا)بیشک ہم سفر میں ہیں اور ہمارے لیے توشہ ضروری ہے۔(دمیری)

(۱۸۸) ایک بادشاہ سے کہا گیا تم دروازہ کیوں بند نہیں کرتے ہو اور اس پر دربان کیوں نہیں بٹھاتے ہو،تو اس نے کہا:مناسب یہ ہے کہ میں اپنی رعایا کی حفاظت کروں نہ یہ کہ وہ میری حفاظت کریں۔(ثعالبی)

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(۱۸۹) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ دَعَانِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَالَ قَدْ نَزَلَ بِبَابِ الْمَدِيْنَةِ قَافِلَةٌ وَاَخَافُ عَلَيْهِمْ إِذَا نَامُوْا أَنْ يُسْرَقَ شَيْئٌ مِنْ مَتَاعِهِمْ ،فَمَضَيْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا وَصَلْنَا قَالَ لِيْ نَمْ اَنْتَ ثُمَّ إِنَّهٗ جَعَلَ يَحْرُسُ طُوْلَ لَيْلَتِهٖ .(الغزالی)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۸۹)-ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں: ایک رات مجھے حضرت عمر نے بلایا اور فرمایا: مدینہ کے دروازے پر ایک قافلہ ٹھہرا ہے اور مجھے ان کے سامانوں میں سے کوئی چیز چوری ہو جانے کا اندیشہ ہے، جس وقت وہ سو جائیں، پھر میں ان کے ساتھ گیا، جب ہم قافلہ کے پاس پہونچے، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم سو جاؤ، (تو میں سو گیا) پھر وہ پوری رات قافلہ کی حفاظت کرتے رہے۔ (غزالی)

رَاكِبُ الْبَغْلِ

(۱۹۰) حَدَّثَ شَبِيْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ،قَالَ كُنْتُ فِيْ المَوْقِفِ وَاقِفًا عَلىٰ بَابِ الرَّشِيْدِ فَإِذَا رَجُلٌ بَشِعُ الْهَيئَةِ عَلىٰ بَغْلٍ قَدْ جَاءَ فَوَقَفَ وَجَعَلَ النَّاسُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَ يَسْئَلُوْنَهُ وَ يُضَاحِكُوْنَهُ ثُمَّ وَقَفَ فِى الْمَوْقِفِ فَأَقْبَلَ النَّاسُ يَشْكُوْنَ اَحْوَالَهُمْ ،فَوَاحِدٌ يَقُوْلُ كُنْتُ مُنْقَطِعًا إِلىٰ فُلَانٍ فَلَمْ يَصْنَعْ بِىْ خَيْرًا ،وَ يَقُوْلُ آخَرُ أَمَّلْتُ فُلَانًا فَخَابَ اَمَلِىْ وَفَعَلَ بِىْ ،وَ يَشْكُوْ آخَرُ مِنْ حَالِهِ ،فَقَالَ الرَّجُلُ فَتَّشْتُ فِى الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِهَا اَحَدٌ أَرَاهُ لِأَخَرَ حَامِدٌ حَتىّٰ كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ قَدْ أُفْرِغُوْا فِىْ قَالِبٍ وَاحِدٍ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ هُوَ اَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ .(الاصبهانی)

حل لغات: اَلْبَغْلُ: خچر، جمع مکسر بِغَالٌ۔ مَوْقِفٌ: چبوترہ، بیٹھک۔ بَشَعُ الْهَيْئَةِ: پراگندہ صورت۔ اَمَلٌ: امید، توقع، جمع مکسر آمَالٌ۔ فَتَّشْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے معاینہ کیا، (تفعیل) (مادہ فتش، صحیح)۔ اُفْرِغُوْا: ماضی مجہول جمع مذکر غائب وہ لوگ ڈھالے گئے (افعال) (مادہ فرغ، صحیح)۔ قَالِبٌ: سانچہ، جمع مکسر قَوَالِبُ۔

خچر سوار کا واقعہ

(۱۹۰)-ترجمہ: شبیب بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں رشید کے دروازے پر چبوترے (بیٹھنے کی جگہ) پر کھڑا ہوا تھا، تو اچانک ایک پراگندہ صورت شخص خچر پر سوار ہو کر تشریف لائے، تو وہ ٹھہر گیے، لوگ ان کو سلام کرنے لگے اور ان سے ہنسی مذاق کرنے لگے، پھر وہ چبوترے پر کھڑے ہوئے تو لوگوں نے اپنی حالتوں کی شکایت کرنا شروع کر دیا، تو ان

میں سے کوئی کہتا میں فلاں سے تعلق رکھتا ہوں تو اس نے میرے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کی ،اور دوسرا کہتا میں فلاں سے امید لگائے ہوئے تھا تو اس نے میری امید کو بیکار کر دیا،اور میرے ساتھ غیر مناسب طریقہ اختیار کیا۔اور دوسرے لوگ بھی اپنی حالتوں کی شکایت کر تے رہے،تو(اس خچر سوار)آدمی نے کہا:میں نے دنیا کا معاینہ کیا تو کسی کو دوسرے کی تعریف کرنے والا نہیں پایا،یہاں تک کہ تمام لوگ ایک ہی سانچے میں ڈھالے گئے ہیں،تو میں نے ان(خچر سوار)کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ ابوالعتاہیہ ہیں۔(اصبھانی)

يَحْیٰ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ

(۱۹۱) كَانَ يَحْیٰ بْنُ سَعِيْدٍ خَفِيْفَ الْحَالِ فَاسْتَقْضَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَتَغَيَّرْ، فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ ،فَقَالَ مَنْ كَانَتْ نَفْسُهٗ وَاحِدَةً لَمْ يُغَيِّرْهُ الْمَالُ .(الثعالبی)

یحیٰ اور ابو جعفر کا واقعہ

(۱۹۱)-ترجمہ: یحیٰ بن سعید خستہ حال تھے تو ابو جعفر نے ان کو قاضی بنا دیا پھر(بھی ان کی حالت)نہیں بدلی تو ان سے اس تعلق سے پوچھا گیا تو کہا جس شخص کا ایک ہی نفس ہو تو(اس کی حالت)کو مال نہیں بدلتا ہے۔(ثعالبی)

عُمَرُ وَالسَّكْرَانُ

(۱۹۲) رُوِیَ أَنَّ عُمَرَ رَأىَ سَكْرَانَ فَاَرَادَ أَنْ يَاخُذَهٗ لِيُعَزِّرَهٗ ،فَشَتَمَهُ السَّكْرَانُ ،فَرَجَعَ عَنْهُ فَقِيْلَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَمَّا شَتَمَكَ تَرَكْتَهٗ ،قَالَ إِنَّمَا تَرَكْتُهٗ لِأَنَّهٗ اَغْضَبَنِيْ،فَلَوْ عَزَّرْتُهٗ لَكُنْتُ اِنْتَصَرْتُ لِنَفْسِيْ فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَضْرِبَ مُسْلِمًا لِحَمِيَّةِ نَفْسِيْ .(الشریشی)

حل لغات: سَكْرَانُ :نشہ والا،بیہوش ،جمع مکسر سُكَارىٰ -لِيُعَزِّرَ:فعل امر غائب معروف،تاکہ اسے ملامت کریں(تفعیل)(مادہ عزر،صحیح)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نشہ میں مست آدمی کا واقعہ

(۱۹۲)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بیہوش(نشہ میں)آدمی کو دیکھا،تو اسے پکڑ کر سزا دینے کا ارادہ کیا،(اسی دوران)اس بیہوش آدمی نے حضرت عمر کو گالی دیدی،تو حضرت عمر اس بات پر اس کو سزا دینے سے رک گیے،تو آپ سے عرض کیا گیا کہ

اے امیر المومنین! جب اس نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اسے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا: بیشک میں نے اسے اس لیے چھوڑ دیا کہ اس نے مجھے غصہ دلایا، تو اگر میں اسے سزا دیتا تو میں اپنی ذات کے لیے (اس سے) بدلہ لیتا، اس لیے میں پسند نہیں کرتا کہ کسی مسلمان کو اپنی نفس کے جوش کی وجہ سے ماروں۔ (شریشی)

عُرْوَةُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ

(۱۹۳) دَخَلَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ إِلٰى بُسْتَانٍ ،وَكَانَ عُرْوَةُ مُعْرِضاً عَنِ الدُّنْيَا،فَحِيْنَ رَأىٰ فِى الْبُسْتَانِ مَا رَأىٰ ،قَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا الْبُسْتَانَ !،فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ ،أَنْتَ وَاللهِ اَحْسَنَ مِنْهُ ،لِأَنَّهٗ يُوتِىٰ اُكُلُهٗ كُلَّ عَامٍ وَأَنْتَ تُوْتِىٰ اُكُلُكَ كُلَّ يَوْمٍ .(الشريشى)

حل لغات: مُعْرِضًا عَنْ: منھ پھیرنا، بے رخی اختیار کرنا۔ (افعال)۔ اُكُلٌ: پھل، خوراک، کشادہ رزق۔

حضرت عروہ اور عبد الملک کا واقعہ

(۱۹۳)-ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر عبد الملک بن مروان کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوئے اور حال یہ تھا کہ عروہ دنیا سے منہ موڑے ہوئے تھے، تو جس وقت انھوں نے باغ میں خوب صورت منظر کو دیکھا تو فرمایا: یہ باغ کتنا اچھا ہے، تو عبد الملک نے ان سے کہا: خدا کی قسم! آپ اس سے زیادہ اچھے ہیں، اس لیے کہ اس باغ کا پھل سال میں ایک بار آتا ہے اور آپ کا پھل ہر روز آتا ہے۔ (یعنی آپ روزانہ فیض دیتے ہیں اور یہ سال میں ایک بار پھل دیتا ہے) (شریشی)

اَلْفَيْلَسُوْفُ وَالْحَسَنُ الْوَجْهِ

(۱۹۴) نَظَرَ فَيْلَسُوْفُ إِلٰى رَجُلٍ حُسْنِ الْوَجْهِ خَبِيْثِ النَّفْسِ ،فَقَالَ بَيْتٌ حَسَنٌ وَفِيْهِ سَاكِنٌ نَذْلٌ،وَرَأىٰ آخَرَ شَابًّا جَمِيْلًا،فَقَالَ سَلَبَتْ مَحَاسِنُ وَجْهِكَ فَضَائِلَ نَفْسِكَ .قَالَ مُوْسَوِىٌّ :

لَا تَجْعَلَنَّ دَلِيْلَ الْمَرْءِ صُوْرَتَهٗ ۔۔۔ كَمْ مَخْبَرٍ سَمِجٍ مِنْ مَنْظَرٍ حُسْنٍ

(الثعالبی)

حل لغات: فَيْلَسُوْفُ: فلسفی، جمع مکسر فَلَاسِفَةٌ ۔نَذْلٌ: گھٹیا درجہ کا، بے حیثیت، جمع مکسر اَنْذَالٌ۔ سَلَبَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے چھین لیا، سَلَبَ (ن) سَلْبًا چھینا (مادہ سلب، صحیح)۔ مَحَاسِنُ: جمع مکسر، خوبیاں، واحد حُسْنٌ۔ مَخْبَرٌ: باطن۔ سَمْجٌ: برا، قبیح، جمع مکسر سِمَاجٌ۔ مَنْظَرٌ: سین، جمع مکسر مَنَاظِرُ۔

فلسفی اور خوب صورت آدمی کا واقعہ

(۱۹۴)۔ترجمہ: ایک فلسفی نے خوب صورت بد باطن آدمی کو دیکھا، تو کہا: گھر خوب صورت ہے (لیکن) اس میں رہنے والا گھٹیا درجے کا ہے، اور اس نے ایک دوسرے خوب صورت نوجوان آدمی کو دیکھا، تو کہا: تیرے چہرے کی خوبیوں نے تیرے نفس کی خوبیوں کو چھین لیا ہے، انسان کی صورت کو انسان کی (اچھائی) کی دلیل نہ بناؤ۔ کتنے برے باطن والے خوب صورت سین میں (نظر آتے ہیں)۔ (یعنی ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہے جن کا ظاہر خوب صورت اور اچھا ہوتا ہے لیکن باطن برا ہوتا ہے لہذا چہرے کی خوب صورتی دیکھ کر آدمی کو اچھا نہیں کہا جا سکتا ہے) (ثعالبی)

عُمَرُ وَالْغُلَامُ

(۱۹۵) يُقَالُ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يَنْظُرُ لَيْلًا فِيْ قِصَصِ الرَّعِيَّةِ فِيْ ضَوْءِ السِّرَاجِ فَجَاءَ غُلَامٌ لَهُ فَحَدَّثَهُ فِيْ مَعْنًى سَبَبٍ كَانَ يَتَعَلَّقُ بِبَيْتِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ، اَطْفِئِ السِّرَاجَ ثُمَّ حَدِّثْنِيْ لِأَنَّ هٰذَا الدُّهْنَ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ إِلَّا فِيْ اَشْغَالِ الْمُسْلِمِيْنَ. (الغزالی)

حل لغات: قِصَصٌ: واقعہ، کہانی، واحد قِصَّةٌ۔ ضَوْءٌ: روشنی، جمع مکسر اَضْوَاءٌ۔ سِرَاجٌ: چراغ، جمع مکسر اَسْرِجَةٌ۔ اَطْفِئْ: فعل امر واحد حاضر معروف، تو بجھا دے (افعال)۔ دُهْنٌ: تیل، جمع مکسر اَدْهَانٌ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اور غلام کا واقعہ

(۱۹۵)۔ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک رات چراغ کی روشنی میں رعایا کے واقعات کو دیکھ رہے تھے، (اسی درمیان) آپ کا غلام آیا اور آپ سے ایسی چیز کے بارے میں گفتگو کی جو آپ کے گھر سے متعلق تھی، حضرت عمر بن عبد العزیز نے

غلام سے کہا: چراغ بجھادو پھر مجھ سے بات کرو اس لیے کہ یہ تیل مسلمانوں کے بیت المال کا ہے، اور اس کا استعمال مسلمانوں کے کاموں کے علاوہ میں جائز نہیں۔ (غزالی)

صَلاحُ الدِّيْنِ وَالْمَرْأَةُ الْمَفْقُوْدَةُ الْوَلَدَ

(۱۹۶) كَانَ صَلَاحُ الدِّيْنِ إِمَامًا كَامِلًا لَمْ يَلِ مِصْرَ بَعدَ الصَّحابَةِ مِثْلُهُ لَا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ ،وَكَانَ رَقِيْقَ الْقَلْبِ جِدًّا ،وَالنَّاسُ يَامَنُوْنَ ظُلْمَهُ لِعَدْلِهٖ ،وَمِنْ صَنائِعِهٖ مَا اَخْبَرَ الْعُمَّادُ ،قَالَ قَدْ كَانَ لِلْمُسْلِمِيْنَ لُصُوْصٌ يَدْخُلُوْنَ لَيْلًا خِيَامَ الْفِرَنْجِ فَيَسْرِقُوْنَ ،فَاتَّفَقَ أَنَّ بَعْضَهُمْ أَخَذَ صَبِيًّا رَضِيْعًا مِنْ مَهْدٍ إِبْنَ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ ،فَوَجَدَتْ عَلَيْهِ أُمُّهُ وَجْدًا شَدِيْدًا ،وَاشْتَكَتْ إِلىٰ مُلُوْكِهِمْ ،فَقَالُوْا لَهَا إِنَّ سُلْطَانَ الْمُسْلِمِيْنَ رَحِيْمُ الْقَلْبِ فَاذْهِبِيْ إِلَيْهِ ،فَجَاءَتَ إِلَى السُّلْطَانِ صَلَاحِ الدِّيْنِ فَبَكَتْ وَشَكَتْ اَمْرَ وَلَدِهَا فَرَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ ،فَأَمَرَ بِإِحْضَارِ وَلَدِهَا فَإِذَا هُوَ بِيْعَ فِي السُّوْقِ ،فَرَسَمَ بِدَفْعِ ثَمَنِهٖ إِلىٰ الْمُشْتَرِيْ ،وَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَدَفَعَهُ إِلى أُمِّهٖ وَحَمَلَهَا عَلىٰ فَرَسٍ إِلىٰ قَوْمِهَا مُكَرَّمَةً. (حسن المحاضرة فی اخبار القاهرة للسیوطی)

حل لغات: مَفْقُوْدَةٌ: ضائع، گم کردہ، اسم مفعول (ض) (مادہ فقد، صحیح)۔ لَمْ يَلِ: نفی جحد بلم، واحد مذکر غائب، حاکم نہیں ہوا، وَلِيَ (ض) يَلِيْ: حاکم ہونا (مادہ ولی، لفیف مفروق)۔ لُصُوْصٌ: جمع مکسر، چور، واحد لِصٌّ۔ خِيَامٌ: جمع مکسر، خیمہ، ٹینٹ، واحد خَيْمَةٌ۔ رَضِيْعٌ: دودھ پیتا بچہ، جمع مکسر، رُضَعَاءُ۔ رَقَّ لَهَا: رحم کرنا، ترس آنا، (ض) (مادہ رقق، مضاعف)۔ رَسَمَ لَهُ بِكَذَا: حکم دینا، فرمان جاری کرنا (ن) (مادہ رسم، صحیح)۔ وَجَدَتْ عَلَيْهِ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب غضب ناک ہوئی (ض، ن) (مادہ وجد، معتل فا واوی)

صلاح الدین ایوبی اور اس عورت کا واقعہ جس کا بچہ گم ہو گیا تھا

(۱۹۶)۔ **ترجمہ:** حضرت صلاح الدین ایوبی ایک مکمل فرماں روا تھے، صحابہ کرام کے بعد مصر میں ان جیسا حکمراں نہ ان سے پہلے تھا اور نہ ان کے بعد، وہ بہت نرم دل تھے، لوگ ان کے انصاف کی وجہ سے ان کی طرف سے ظلم (کے اندیشہ) سے بے خوف تھے، اور ان کے

کارناموں میں سے ایک کارنامہ وہ ہے جسے عماد نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں کچھ ایسے چور تھے جو رات میں فرنگیوں کے خیموں میں گھس جاتے اور چوری کرتے، (ایک بار) ایسا اتفاق ہوا کہ ایک چور نے تین مہینے کا دودھ پیتا بچہ پالنے سے اٹھالیا، تو اس کی ماں اس پر سخت غضب ناک ہوئی، اور فرنگی حکمراؤں سے شکایت کی تو انہوں نے اس سے کہا: مسلمانوں کا بادشاہ رحم دل ہے لہذا تو اس کے پاس جا، تو وہ صلاح الدین ایوبی کے پاس آئی اور رو پڑی، اور اپنے بچہ کے معاملہ کی شکایت کی تو بادشاہ کو اس عورت پر بہت رحم آیا اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، تو بادشاہ نے اس بچے کو لانے کا حکم دیا، (تو بتایا گیا) کہ وہ بازار میں بیچ دیا گیا ہے، تو بادشاہ نے خریدار کو بچہ کی قیمت دینے کا حکم دیا، اور بچے کے لائے جانے تک بادشاہ (اسی جگہ) کھڑا رہا، (جب بچہ پیش کر دیا گیا) تو اسے اس کی ماں کو دیدیا، اور اس عورت کو گھوڑے پر سوار کر کے اس کی قوم کے پاس باعزت پہونچا دیا۔ (حسن المحاضرہ فی اخبار القاھرہ للسیوطی)

اَلرَّبِيْعُ وَالإِجَّانَةُ

(١٩٧) رُوِيَ أَنَّ الرَّبِيْعَ الْجِيْزِيْ صَاحِبَ الْإِمَامِ الشَّافِعِيْ مَرَّ يَوْمًا اَزِقَّةَ مِصْرَ، وَإِذَا اِجَّانَةٌ مَمْلُوْءَةٌ رَمَادًا طُرِحَتْ عَلىٰ رَأْسِهِ، فَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهٖ وَأَخَذَ يَنْفُضُ ثِيَابَهٗ، فَقِيْلَ لَهٗ أَلَا تَزْجُرُهُمْ، فَقَالَ مَنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَصُوْلِحَ بِالرَّمَادِ فَلَيْسَ لَهٗ أَنْ يَغْضِبَ. (القليوبى)

حل لغات: اِجَّانَةٌ: کپڑے دھونے کا ٹب، جمع مکسر اَجَانِيْنُ۔ اَزِقَّةٌ: جمع مکسر، گلیاں، واحد زُقَاقٌ۔ مِصْرُ: ملک کا نام ہے غیر منصرف ہے اس میں تانیث اور علم ہے۔ مَمْلُوْءَةٌ: بھرا ہوا اسم مفعول (ف) (مادہ ملاء، مہموز لام)۔ رَمَادٌ: راکھ، جمع قلت، اَرْمِدَةٌ۔ طُرِحَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب ڈالی گئی، طَرَحَ (ف) طَرْحًا، ڈالنا (مادہ طرح، صحیح)۔ صُوْلِحَ: فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب، ٹھیک کر دیا گیا (مفاعلت) (مادہ صلح، صحیح

حضرت ربیع اور ٹب کا واقعہ

(١٩٧)—ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتھی حضرت ربیع جیزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن مصر کی گلیوں سے گزرے تو اچانک راکھ سے بھرا ہوا ایک ٹب ان کے

سر پر ڈال دیا گیا، تو وہ سواری سے اترے اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگے، ان سے کہا گیا کہ آپ ان لوگوں کو ڈانٹتے کیوں نہیں ہو؟ تو انہوں نے کہا جو آگ کا مستحق ہو اور راکھ سے اس کو (اس کی خرابی) ٹھیک کر دیا جائے تو اس کے لیے غصہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ (قلیوبی)

(۱۹۸) حَضَر رَجُلٌ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الْـمُلُوْكِ ،فَأَغْلَظَ لَهُ السُّلْطَانُ ،فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَنْتَ كَالسَّمَاءِ إِذَا اَرْعَدَتْ وَاَبْرَقَتْ فَقَدْ قَرُبَ خَيْرُهَا فَسَكَنَ غَضَبُهُ وَاَحْسَنَ إِلَيْهِ . (الطرطوشی)

غُلَامٌ وَعَمُّهُ

(۱۹۹) غُلَامٌ هَاشِمِيٌّ اَرَادَ عَمُّهُ أَنْ يُجَازِ يَهُ بِسَهْوٍ مِنْهُ فَقَالَ يَا عَمِّ إِنِّي قَدْ اَسَأْتُ وَلَيْسَ لِيْ عَقْلٌ فَلَا تُسْئِ وَمَعَكَ عَقْلُكَ . (الثعالبی)

حل لغات: اَرْعَدَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب، بجلی گرجی (افعال) (مادہ رعد، صحیح)۔ اَلْجَازِ يَةُ: کسی چیز کا بدلہ (مفاعلت) (مادہ جزء، مہموز لام)۔

(۱۹۸)۔ ترجمہ:۔ ایک آدمی کسی بادشاہ کے پاس حاضر ہوا تو بادشاہ نے اس پر سختی کی، تو اس آدمی نے بادشاہ سے کہا: آپ آسمان کی طرح ہیں جب وہ گرجتا اور چمکتا ہے تو اس کی بھلائی قریب ہو جاتی ہے، (یہ سن کر) بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ (طرطوشی)

ایک لڑکے اور اس کے چچا کا واقعہ

(۱۹۹)۔ ترجمہ: ایک ہاشمی لڑکے کو اس کے چچا نے اس کی ایک بھول کی وجہ سے سزا دینے کا ارادہ کیا، تو اس لڑکے نے کہا چچا جان! میں نے برا کیا ہے کیوں کہ میرے پاس سمجھ نہیں ہے اور آپ کے پاس سمجھ ہے تو آپ برا نہ کریں۔ (ثعالبی)

اَلْجَارُ السُّوْءُ

(۲۰۰) عُرِضَ عَلٰى اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخُوْلَانِيْ حِصَانٌ جَوَادٌ مُضَمَّرٌ ،فَقَالَ لِقُوَّادِهٖ لِمَاذَا يَصْلُحُ هٰذَا ،فَقَالُوْا لَهُ لِلْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ،فَقَالَ لَا،فَقَالُوْا لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ ،فَقَالَ لَا،فَقَالُوْا لَهُ فَلِمَاذَا يَصْلُحُ اَصْلَحَكَ اللهُ ، فَقَالَ أَنْ يَرْكَبَهُ الرَّجُلُ وَيَهْرُبَ مِنَ الْجَارِ السُّوْءِ. (القلیوبی)

(۲۰۱) لَـمَّا أُتِيَ عُمَرَ بِالْهَرْمُزَانِ اَرَادَ قَتْلَهُ ،فَاسْتَسْقىٰ مَاءً فَأَتَاهُ بَقَدْحٍ، فَأَمْسَكَهُ بِيَدِهٖ فَاضْطَرَبَ ،وَقَالَ لَا تَقْتُلْنِيْ حَتّٰى أَشْرَبَ هٰذَاالْـمَاءَ ،فَقَالَ نَعَمْ فَأَلْقَى الْقَدْحَ مِنْ يَدِهٖ فَأَمَرَ عُمَرُ بِأَنْ يُقْتَلَ ،فَقَالَ أَوَلَمْ تُؤَمِّنِيْ وَقُلْتَ لَا أَقْتُلُكَ حَتّٰى تَشْرَبَ هٰذَاالْـمَاءَ ،فَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَهُ اللهُ أَخَذَ اَمَانًا وَلَمْ نَشْعُرْ بِهٖ .

(الثعالبی)

حل لغات: حِصَانٌ :اصیل گھوڑا،جمع قلت ومکسر،اَحْصِنَةٌ وَ حُصُنٌ ۔جَوَادٌ: تیز رفتار گھوڑا،جمع مکسر،جِيَادٌ وَاَجْيَادٌ۔مُضَمَّرٌ :اسم مفعول،چھریرا بدن(تفعیل)۔قُوَّادٌ: جمع مکسر،ہانکنے والے سائیس حضرات ،واحد قَائِدٌ ۔يَهْرُبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ بھاگتا ہے،هَرَبَ(ن)هَرَبًا وَهُرُوْبًا بھاگنا(مادہ ھرب،صحیح)۔اَلْجَارُ السُّوْءُ: برا پڑوسی ۔اِسْتَسْقىٰ:مضارع معروف واحد مذکر غائب،اس نے پانی طلب کیا(استفعال) (مادہ سقی،معتل لام یائی) ۔مَاءٌ:پانی ،جمع مکسر، مِيَاهٌ۔قَدْحٌ: پینے کا برتن ، جمع قلت، اَقْدَاحٌ .اِضْطَرَبَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ بے چین ہوگیا ، (افتعال)(مادہ ضرب،صحیح)۔لَمْ تُؤَمِّنِيْ :واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلم ،تم نے مجھے امان نہیں دی (تفعیل)(مادہ أمن،مہموز فا)۔

برے پڑوسی کا واقعہ

(۲۰۰)۔ترجمہ: ابومسلم خولانی کے سامنے اصیل،تیز رفتار،چھریرے بدن والا گھوڑا پیش کیا گیا ،توانہوں نے اس کے ہانکنے والوں سے پوچھا،یہ کس کام کے لیے موزوں ہے ؟لوگوں نے ان سے کہا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ،اس پر انہوں نے کہا:نہیں،تولوگوں نے کہا :دشمن سے مقابلہ کے لیے آپ نے فرمایا:نہیں،اس پر ان لوگوں نے آپ سے پوچھا توپھر کس کام کے لیے موزوں ہے ؟اللہ آپ کی اصلاح فرمائے،آپ نے فرمایا:اس کے لیے (مناسب)ہے کہ آدمی اس پر سوار ہواور برے پڑوسی کے پاس سے بھاگ جائے۔

(قلیوبی)

(۲۰۱)۔جب ہُرمُزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لایا گیا آپ نے اسے قتل کرنا چاہا،تواس پر اس نے پانی مانگا،توآپ نے اسے پانی کا ایک پیالہ دیا،اس نے اسے اپنے ہاتھ

میں لیا اور بے چین و پریشان ہوا، اور کہا جب تک میں پانی نہ پی لوں آپ مجھے قتل نہ فرمائیں ، حضرت عمر نے کہا ٹھیک ہے ،اس نے اپنے ہاتھ سے پیالہ پھینک دیا،اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جاے،اس نے کہا کیا آپ نے مجھے امان نہیں دیدی اور یہ نہیں فرمایا جب تک تم یہ پانی نہ پی لوگے تب تک میں تمہیں قتل نہیں کروں گا ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے ہلاک فرمائے اس نے امان طلب کر لی اور ہمیں پتہ بھی نہ چلا۔ (ثعالبی)

اَلسَّلِيْكُ بْنُ السَّلْكَةَ

(۲۰۲) رُوِىَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ أَنَّ السَّلِيْكَ بْنَ السَّلْكَةِ نَزَلَ عَلٰى جَمَاعَةٍ مِنْ كَنَانَةَ ضَيْفًا، فَأَكْرَمُوْهُ وَجَمَعُوْا لَهٗ إِبِلًا كَثِيْرَةً وَاَعْطُوْهُ إِيَّاهَا، وَكَانَ قَدْ كَبُرَ وَشَاخَ وَذَهَبَتْ قُوَّتُهٗ وَانْتَقَصَ عَدْوُهٗ، فَقَالُوْا لَهٗ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُرِيَنَا مَا بَقِىَ مِنْ عَدْوِكَ قَالَ نَعَمْ ،اَلْقُوْا إِلَيَّ اَرْبَعِيْنَ شَابًّا ،وَاتُوْنِىْ بِدِرْعٍ ثَقِيْلَةٍ عَظِيْمَةٍ، فَأَتَوْهُ بِهَا وَاخْتَارُوْا مِنْ شُبَّانِهِمْ اَرْبَعِيْنَ اَقْوِيَاءَ عَدَّائِيْنَ ،فَلَبِسَ سَلِيْكٌ الدِّرْعَ ثُمَّ قَالَ لِلشُّبَّانِ اَلْحِقُوْنِىْ ،ثُمَّ عَدَا عَدْوًا وَسْطًا ،وَعَدَا الشُّبَّانُ وَرَاءَهٗ جُهْدَهُمْ فَلَمْ يَلْحَقُوْهُ حَتّٰى غَابَ عَنْهُمْ ثُمَّ كَرَّ رَاجِعًا حَتّٰى عَادَ إِلَى الْقَوْمِ وَحْدَهٗ يَحْسُرُ وَالدِّرْعُ عَلَيْهِ وَسَبَقَ الشُّبَّانَ .(الشريشى)

حل لغات: ضَيْفٌ :مہمان، جمع مکسر، ضُيُوْفٌ ۔شَاخَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ بوڑھا ہوا، شَاخَ (ض) شَيْخُوْخَةً بوڑھا ہونا (مادہ شیخ، معتل عین یائی) ۔اِنْتَقَصَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب ،کم ہوا (افتعال) (مادہ نقص ،صحیح) ۔عَدْوٌ: دوڑنا ، مصدر (ن) (مادہ عدو ،معتل لام واوی) ۔اَلْقَوْا اِلَيَّ :فعل امر جمع مذکر حاضر تم میرے پاس پہنچاؤ (افعال) (مادہ لقی ،معتل لام یائی) ۔شَابٌّ: جوان، جمع مکسر، شُبَّانٌ ۔دِرْعٌ: زرہ، جمع مکسر دُرُوْعٌ ۔اَقْوِيَاءُ: جمع مکسر، مضبوط ، زوردار ، واحد قَوِيٌّ ۔عَدَّائِيْنَ: جمع مذکر سالم ، دوڑ لگانے والے ،واحد عَدَّاءٌ ۔ كَرَّ :فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ لوٹا ، پیچھے ہٹا، كَرَّ (ن) كُرُوْرًا لوٹنا (مادہ ک ر ر ،مضاعف) ۔يَحْسُرُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ تھک رہا ہے، حَسَرَ (ن) حُسُوْرًا تھکنا (مادہ حسر ،صحیح) ۔

سلیک بن سلکہ کا واقعہ

(۲۰۲)-ترجمہ: ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ سلیک بن سلکہ کنانہ کے چند لوگوں کے یہاں مہمان ہوئے، تو ان لوگوں نے ان کی خوب عزت کی، اور ان کے لیے بہت سے اونٹ جمع کیے اور انہیں وہ سارے اونٹ دے دیے، وہ بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو چکے تھے، ان کی طاقت ختم ہو چکی تھی اور ان کی دوڑ کم ہو چکی تھی، ان سے لوگوں نے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو جتنی دوڑ باقی رہ گئی ہے آپ وہی دکھادیں، انھوں نے کہا ٹھیک ہے، چالیس جوانوں کو میرے پاس پہنچاؤ۔ اور میرے پاس ایک بڑی بھاری زرہ لے آؤ۔ وہ لوگ ان کے پاس زرہ لائے، اور اپنے جوانوں میں سے چالیس طاقت ور تیز دوڑنے والے جوانوں کو چھانٹا۔ (جب وہ آگیے) تو اب سلیک نے زرہ پہنی اور جوانوں سے کہا مجھے پکڑو۔ پھر وہ درمیانی دوڑ دوڑے اور جوان بھی ان کے پیچھے اپنی طاقت بھر دوڑے، وہ انھیں پکڑ نہیں سکے، یہاں تک کہ سلیک ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیے پھر وہ واپس لوٹے اور تنہا قوم کے پاس آئے جبکہ وہ تھک رہے تھے وہ دوڑنے میں زرہ پہنے رہ گیے اور تمام جوانوں سے بازی لے گیے (شریشی)۔

صَبَاحُ اَبِی الْعَتَاهِيَةِ

(۲۰۳)قِيْلَ لِاَبِي الْعَتَاهِيَةِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ عَلٰى غَيْرِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَعَلٰى غَيْرِ مَا أُحِبُّ وَعَلٰى غَيْرِ مَا يُحِبُّ اِبْلِيْسُ، فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ أُطِيْعَهٗ وَأَنَا لَسْتُ كَذَالِكَ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ ثَرْوَةٌ وَلَسْتُ كَذَالِكَ، وَاِبْلِيْسُ يُحِبُّ مِنِّيْ الْمعْصِيَةَ وَلَسْتُ كَذَالِكَ . (القليوبی)

ابو العتاہیہ کی صبح کا واقعہ

(۲۰۳)-ترجمہ: ابو العتاہیہ سے کہا گیا آپ نے صبح کس حال میں کی؟ انھوں نے جواب دیا (میں نے صبح کی) نہ اس چیز پر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، اور نہ اس چیز پر جسے میں پسند کرتا ہوں، اور نہ اس چیز پر جسے شیطان پسند کرتا ہے، پھر ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا (آخر یہ کیسے ہوتا ہے؟) انھوں نے فرمایا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ میں اس کی فرما برداری کروں اور میں ایسا نہیں ہوں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس مال و دولت ہو تو

میں ایسا بھی نہیں ہوں، اور شیطان مجھ سے گناہ کو پسند کرتا ہے اور میں ایسا بھی نہیں ہوں۔ (قلیوبی)

يَحْيٰ بْنُ اَكْثَمَ وَالمَامُوْنُ

(۲۰۴) حُكِيَ عَنْ يَحْيٰ بْنِ اَكْثَمَ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ الْمَامُوْنِ،فَانْتَبَهَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ فَظَنَّ أَنِّي نَائِمٌ، فَعَطِشَ وَلَمْ يَدْعُ الْغُلَامَ لِئَلَّا انْتَبِهَ وَقَامَ مُنْسَلِّلًا خَائِفًا هَادِئًا فِيْ خُطَاهُ حَتّٰى اَتَى الْبَرَّادَةَ فَشَرِبَ ثُمَّ رَجَعَ وَهُوَ يَخْفِي صَوْتَهُ كَأَنَّهُ لِصٌّ،حَتّٰى اِضْطَجَعَ وَأَخَذَهُ سُعَالٌ فَرَأَيْتُهُ يَجْمَعُ كُمَّهُ فِيْ فَمِهٖ كَيْلَا اَسْمَعَ سُعَالَهُ ،وَطَلَعَ الْفَجْرُ فَأَرَادَ الْقِيَامَ وَقَدْ تَنَاوَمْتُ فَصَبَرَ إِلٰى أَنْ كَادَتْ تَفُوْتُ الصَّلٰوةُ فَتَحَرَّكْتُ ،فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَا غُلَامُ نَبِّهِ اَبَا مُحَمَّدٍ ، فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ ! رَأَيْتُ بِعَيْنِي جَمِيْعَ مَاكَانَ اللَّيْلَةَ مِنْ صَنِيْعِكَ وَ كَذَالِكَ جَعَلَنَا اللّٰهُ لَكُمْ عَبِيْدًا وَجَعَلَكُمْ لَنَا اَرْ بَابًا . (شمس الدين النواجى)

حل لغات: بِتُّ:ماضی معروف واحد متکلّم ،میں نے رات گزاری ،بَاتَ (ض ، س) بَيْتُوْتَةً وَبَيْتًا وَبَيَاتًا وَمَبِيْتًا رات گزارنا(مادہ بیت،معتل عین یائی) ۔ اِنْتَبَهَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ بیدار ہوا،(افتعال)(مادہ نبہ،صحیح)۔لَمْ يَدْعُ:واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم، اس نے نہیں بلایا ،دَعَا(ن) دُعَاءً بلانا (مادہ دعو،معتل لام واوی) ۔ مُنْسَلِّاً :بھیڑ میں چپکے سے کھسک جانے والا،اسم فاعل (انفعال)(مادہ سلل ،مضاعف)۔ هَادِئًا:کم کرنے والا،اسم فاعل،هَدَءَ (ف) هُدُوْءً کم ہونا(مادہ ھدء، مہموز لام)۔ خُطًا:دو قدموں کا درمیانی فاصلہ ،واحد خُطْوَةٌ۔ اَلْبَرَّادَةُ:فریج،پانی ٹھنڈا کرنے کا برتن ۔ لِصٌّ: چور ،جمع مکسر،لُصُوْصٌ۔اِضْطَجَعَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب،وہ لیٹ گیا(افتعال) (مادہ ضجع ،صحیح)۔سُعَالٌ :کھانسی(ن)۔كُمٌّ :آستین ،جمع مکسر،اَكْمَامٌ ۔ فَجْرٌ :صبح، اجالا۔تَنَاوَمْتُ :ماضی معروف واحد متکلّم ،میں نے اپنے آپ کو سوتا ہوا ظاہر کیا(تفاعل) (مادہ نوم،معتل عین واوی)۔اَرْبَابٌ:جمع مکسر،مالک،سردار،صاحب،واحد رَبٌّ۔

❁❁❁

یحییٰ بن اکثم اور مامون کا واقعہ

(۲۰۴)-ترجمہ: یحییٰ بن اکثم سے بیان کیا گیا ہے ، انہوں نے کہا کہ میں نے ایک رات خلیفہ مامون رشید کے پاس گزاری ، وہ رات کے ایک حصہ میں بیدار ہوئے تو انہوں نے گمان کیا کہ میں سو رہا ہوں ، ان کو پیاس لگی لیکن انہوں نے غلام کو نہیں بلایا کہ کہیں میں جاگ نہ جاؤں وہ اٹھے چپکے سے ڈرتے ہوئے دبے قدموں یہاں تک کہ پانی ٹھنڈا کرنے والے برتن (فریج) کے پاس آئے ، پانی پیا پھر لوٹے وہ اپنی آواز کو چھپا رہے تھے گویا کہ وہ چور ہیں ، یہاں تک کہ وہ لیٹ گیے ، ان کو کھانسی ہونے لگی تو میں نے دیکھا کہ اپنے منہ میں آستین داخل کر رہے ہیں ، تاکہ میں ان کی کھانسی کو نہ سنوں (اور میں جاگ نہ جاؤں) صبح صادق ہوئی تو انہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا ، اور میں نے خود کو سوتا ہوا ظاہر کیا ، اس پر انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ نماز فجر کے فوت ہونے کا وقت قریب ہو گیا تو اب میں نے حرکت کی ، تب انہوں نے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے کہا ، اے غلام تو محمد کو جگا دے ، کہا اس پر میں نے کہا : اے امیر المومنین ! رات میں آپ نے جو کچھ کیا وہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ، اور یہی وجہ ہے کہ اللہ نے ہمیں آپ کا غلام اور آپ کو ہمارا آقا بنایا ہے ۔ (شمس الدین نواجی)

يَحْيٰ اَلْبَرْمَكِيْ وَسَائِلُهٗ

(۲۰۵) يُقَالُ إِنَّ يَحْيٰ بْنَ خَالِدٍ الْبَرْمَكِيْ خَرَجَ مِنْ دَارِ الْخِلَافَةِ رَاكِبًا إِلٰى دَارِهٖ ،فَرَأَىٰ عَلٰى بَابِ الدَّارِ رَجُلًا ،فَلَمَّا قَرُبَ مِنْهُ يَحْيٰ نَهَضَ قَائِمًا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ يَا اَبَا عَلِي إِلَيَّ مَا فِيْ يَدَيْكَ وَقَدْ جَعَلْتُ اللهَ وَسِيْلَتِيْ اِلَيْكَ فَأَمَرَ يَحْيٰ أَنْ يُفْرَدَ لَهٗ مَوْضِعٌ فِيْ دَارِهٖ وَأَنْ يُحْمَلَ إِلَيْهِ فِيْ كُلِّ يَومٍ اَلْفُ دِرْهَمٍ وَأَنْ يَكُوْنَ طَعَامُهٗ مِنْ خَاصِّ طَعَامِهٖ ،فَبَقِيَ عَلٰى ذٰلِكَ شَهْرًا كَامِلًا فَلَمَّا انْقَضٰى الشَّهْرُ كَانَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَأَخَذَ الرَّجُلُ الدَّرَاهِمَ وَانْصَرَفَ ،فَقِيْلَ لِيَحْيٰ فَقَالَ وَاللهِ لَو اَقَامَ عِنْدِيْ مُدَّةَ عُمْرِيْ وَطُوْلَ دَهْرِهٖ لَـمَا مَنَعْتُهٗ صِلَتِيْ ،وَلَا قَطَعْتُ عَنْهُ ضِيَافَتِيْ . (الغزالی)

حل لغات: نَهَضَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب ، وہ اٹھا ، نَهَضَ (ف) نُهُوْضًا اٹھنا (مادہ نهض ، صحیح) ۔ مَوْضِعٌ : جگہ ، پلیس ، جمع مکسر ، مَوَاضِعُ ۔ طَعَامٌ : کھانا ، اشیائے خوردنی ،

جمع قلت، اَطْعِمَۃٌ ۔ اِنْقَضیٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، گزر گیا، ختم ہو گیا (انفعال) (مادہ قضی، معتل لام یائی)۔ ضِیَافَۃٌ: میزبانی۔

یحییٰ برمکی اور ان کے سائل کا واقعہ

(۲۰۵)-ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ یحییٰ بن خالد برمکی دار الخلافت سے سوار ہو کر اپنے گھر کی طرف نکلے تو گھر کے دروازے پر ایک آدمی کو دیکھا، جب یحییٰ اس سے قریب ہوئے تو وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا، اور ان کو سلام کیا اور کہا: اے ابو علی! مجھے وہ چیز دے دیجیے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، میں نے اللہ کو آپ کی طرف وسیلہ اور واسطہ بنایا ہے، تو یحییٰ نے حکم دیا کہ اِس کے لیے اُس کے گھر (یعنی میرے گھر میں خود کو ضمیر غائب سے تعبیر کیا ہے) میں ایک جگہ خاص کر دی جائے، اور ہر دن اس کو ہزار درہم دیدیے جائیں، اور یہ کہ اس کا کھانا اس (یحییٰ) کے خاص کھانوں میں سے ہو، اس پر وہ شخص ایک مہینہ ٹھہرا رہا، پھر جب مہینہ پورا ہو گیا، اور اسے ایک مہینہ میں تیس ہزار درہم مل چکے تھے، تو اس شخص نے ان درہموں کو لیا اور واپس چلا گیا، جب اس کا تذکرہ یحییٰ سے کیا گیا، تو انہوں نے کہا خدا کی قسم! اگر وہ میری زندگی بھر اپنی پوری زندگی میرے پاس ٹھہرا رہتا تو میں اس سے اپنا عطیہ نہ روکتا اور نہ ہی اس سے اپنی میزبانی ختم کرتا۔ (غزالی)

اَلأَطْيَبَانِ وَالأَخْبَثَانِ

(۲۰۶) ذُكِرَ أَنَّ لُقْمَانَ النَّوْبِيَ الْحَكِيْمَ بْنَ عَنْقَاءَ بْنِ بُرُوْقٍ مِنْ اَهْلِ اِيْلَةَ اَعْطَاهُ سَيِّدُهُ شَاةً وَاَمَرَهُ أَنْ يَذْبَحَهَا وَ يَاتِيْهِ بِأَخْبَثَ مَا فِيْهَا ،فَذَبَحَهَا وَأَتَاهُ بِقَلْبِهَا وَلِسَانِهَا ثُمَّ اَعْطَاهُ شَاةً أُخْرىٰ وَأَمَرَهُ بِذِبْحِهَا وَ يَأْتِيْهِ بِأَطْيَبَ مَافِيْهَا فَذَبَحَهَا وَأَتَاهُ بِقَلْبِهَا وَلِسَانِهَا فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ،فَقَالَ لَهُ يَا سَيِّدِيْ لَا أَخْبَثُ مِنْهُمَا إِذَا خَبُثَا وَلَا أَطْيَبُ مِنْهُمَا إِذَا طَابَ (القليوبى)

حل لغات: اَلْأَطْيَبَانِ: دو سب سے اچھی چیزیں، اسم تفضیل، طَابَ (ض) طِيْبًا خوش گوار ہونا، صاف اور اچھا ہونا (مادہ طیب، معتل عین یائی)۔ اَلْأَخْبَثَانِ: دو سب سے بری چیزیں، اسم تفضیل، خَبُثَ (ک) وَخَبَاثَۃً، بدباطن ہونا، بدطینت (مادہ خبث، صحیح)۔ شَاۃٌ: بکری، جمع مکسر شِيَاهٌ۔ يَذْبَحُ: مضارع معروف وہ ذبح کرتا ہے، ذَبَحَ (ف) ذَبْحًا ذبح کرنا،

قربانی کرنا(مادہ ذبح، صحیح)۔

دو سب سے بری اور دو سب سے اچھی چیزوں کا بیان

(۲۰۶)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ لقمان نوبی حکیم بن عنقاء بن بروق جو ایلہ (ملک) کا رہنے والا تھا اسے اس کے آقا نے ایک بکری دی اور اسے حکم دیا کہ اسے ذبح کرے اور اس میں سے جو سب سے خراب حصہ ہو وہ اس کے پاس لائے، اس نے بکری ذبح کی اور اس کا دل اور زبان لے کر اس کے پاس آیا، پھر اس (آقا) نے اس کو دوسری بکری دی اور اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا پھر یہ کہ اس کا جو سب سے اچھا حصہ ہو وہ اس کے پاس لائے، پھر اس خادم (لقمان) نے بکری ذبح کی، اور اس کے پاس اس کا دل اور زبان لایا، آقا نے اس سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو اس (لقمان) نے آقا سے کہا، اے میرے آقا! ان دونوں سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں اگر یہ دونوں بری ہوں، اور ان دونوں سے زیادہ کوئی اچھی چیز نہیں اگر یہ دونوں اچھی ہوں۔ (قلیوبی)

حِكَايَةُ اَدْهَم

(۲۰۷) يُذْكَرُ أَنَّ اَدْهَمَ مَرَّ ذَاتَ يَوْمٍ بِبَسَاتِيْنِ مَدِيْنَهِ بُخَارىٰ ،وَتَوَضَّأَ مِنْ بَعْضِ الْأَنْهَارِ الَّتِيْ تُخَلِّلُهَا ،فَإِذَا بِتُفَّاحَةٍ يَحْمِلُهَا مَاءُ النَّهْرِ ،فَقَالَ هٰذِهٖ لَا خَطْرَ لَهَا فَأَكَلَهَا،ثُمَّ وَقَعَ فِيْ خَاطِرِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَسْوَاسٌ ،فَعَزَمَ عَلٰى أَنْ يَسْتَحِلَّ مِنْ صَاحِبِ الْبُسْتَانِ،فَقَرَعَ بَابَ الْبُسْتَانِ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ جَارِيَةٌ،فَقَالَ لَهَا أُدْعِيْ لِيْ صَاحِبَ الْمَنْزِلِ،فَقَالَتْ إِنَّهُ لِإِمْرَأَةٌ ،فَقَالَ اِسْتَاذِنِيْ لِيْ عَلَيْهَا ،فَفَعَلَتْ فَأَخْبَرَالْمَرْأَةَ بِخَبْرِ التُّفَّاحَةِ ،فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ هٰذَاالْبُسْتَانَ نِصْفُهٗ لِيْ وَنِصْفُهٗ لِلسُّلْطَانِ وَالسُّلْطَانُ يَوْمَئِذٍ بِبَلَخْ وَهِيَ مَسِيْرُ عَشْرٍ مِنْ بُخَارىٰ ،وَاَحَلَّتْهُ الْمَرْأَةُ مِنْ نِصْفِهَا وَ ذَهَبَ إِلٰى بَلَخْ فَاعْتَرَضَهُ السُّلْطَانُ فِيْ مَرْكَبِهٖ ،فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرُ وَاسْتَحَلَّهُ ،فَانْذَهَلَ السُّلْطَانُ مِنْ أَمْرِهٖ وَاَعْطَاهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ.(ابن بطوطه)

حل لغات: اَدْهَمُ: حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کا نام ہے اور یہ غیر منصرف ہے اس میں وزن فعل اور علم ہے۔ بَسَاتِيْنُ: باغ، یہ بھی غیر منصرف ہے حالت جری میں اس پر

کسرہ نہیں آتا ہے بلکہ جر کی جگہ میں فتحہ رہتا ہے اس میں جمع منتہی الجموع ہے جو دوسبب کے قائم مقام ہوتی ہے۔واحد بُسْتَانٌ: تُخَلِّلُ:مضارع معروف واحد مؤنث غائب درمیان سے نکلتی ہے۔(تفعیل)۔تُفَّاحٌ:سیب،جمع مکسر،تَفَافِيْحُ۔خَاطِرٌ:خیال،رجحان،جمع مکسر خَوَاطِر۔وَسْوَاسٌ :وسوسہ،شبہ،ایک مرض ہے جو غلبۂ سوداء کی وجہ سے پیدا ہوجاتا ہے، دل میں جو برائی یا بے نفع بات گزرے اس پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، جمع منتہی الجموع، وَسَاوِسُ(اور یہ غیر منصرف ہے)۔ قَرَعَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے کھٹکھٹایا، قَرَعَ(ف)قَرْعًا کھٹکھٹانا(مادہ قرع،صحیح)۔ جَارِيَةٌ:الجَارِيْ کا مؤنث ہے،بچی، باندی،جمع مؤنث سالم،مکسر جَارِيَاتٌ وَجَوَارٍ۔ مَسِيْرٌ:مسافت۔ اَحَلَّتْ:ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس عورت نے حلال کردیا(افعال)(مادہ حلل،مضاعف)۔ مَوْكِبٌ: سواروں یا پیدل چلنے والوں کی جماعت،جمع منتہی الجموع مَوَاكِبُ ۔اِنْذَهَلَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کے ہوش اڑ ہوگئے،ہواس باختہ ہوگیا،(انفعال)(مادہ ذھل،صحیح)۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کا واقعہ

(۲۰۷)ترجمہ:- بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ایک دن شہر بخاریٰ کے باغوں سے گزرے، اور باغ کے بیچ سے گزرنے والی نہر سے وضو کیا، اتنے میں ایک سیب دیکھا جسے نہر کا پانی بہا رہا ہے، تو(دل میں) کہا اس(کے کھانے) میں کوئی خطرہ نہیں ہے، چنانچہ اسے کھالیا، پھر اس کی وجہ سے ان کے دل میں شبہ ہوا،(چونکہ میں نے مالک کی اجازت کے بغیر کھایا ہے اس لیے ہوسکتا ہے کہ کھانا جائز نہ ہو) اب انھوں نے ارادہ کیا کہ وہ باغ کے مالک سے اجازت طلب کریں، چنانچہ انھوں نے باغ کا دروازہ کھٹکھٹایا، اس پر ایک باندی ان کے سامنے آئی، انھوں نے اس سے کہا کہ گھر کے مالک کو میرے پاس بلا دو، باندی نے کہا وہ ایک عورت کا ہے، حضرت ابراہیم بن ادہم نے کہا، ان سے میرے لیے اجازت حاصل کرو، باندی نے ایسا ہی کیا(یعنی اجازت طلب کی) انھوں نے اس عورت کو سیب کے واقعہ کے بارے میں خبر دی، عورت نے ان سے کہا یہ باغ آدھا میرا ہے، اور آدھا بادشاہ کا ہے اور بادشاہ ان دنوں بلخ میں ہیں اور بلخ بخاریٰ سے دس دن کی مسافت پر ہے(یہ کہ کر) عورت نے اپنے آدھے سیب کو ان کے لیے حلال کردیا، وہ بلخ کی طرف روانہ ہوئے تو انھیں

بادشاہ جلوس کے ساتھ ملا، چنانچہ انھوں نے بادشاہ کو پورے واقعہ کی خبر دی اس سے (سیب) حلال کرنے کی اجازت طلب کی یہ سن کر بادشاہ کے اوسان (حواس باختہ) خطا ہو گیے، اور انھیں ایک ہزار دینار (تحفہ میں) دیے (ابن بطوطہ)

حِكَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

(۲۰۸) كَانَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مَرْوَانَ اَمِيْرًا لِمِصرَ ،فَرَكِبَ يَوْمًا بِمَوْضِعٍ ،وَإِذَا رَجُلٌ يُنَادِيْ وَلَدَهٗ يَا عَبْدَ الْعَزِيْزِ ،فَسَمِعَ الْأَمِيْرُ نِدَاءَهٗ فَأَمَرَ لَهٗ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ لِيُنْفِقَهَا عَلٰى ذٰلِكَ الْوَلَدِ الَّذِيْ هُوَ سَمِيُّهٗ ،فَفَشَا الْخَبَرُ بِمَدِيْنَةِ مِصْرَ فُكُلُّ مَنْ وُلِدَ لَهٗ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ وَلَدٌ سَمَّاهُ عَبْدَ الْعَزِيْزِ ،وَ بِضِدِّ ذٰلِكَ كَانَ الْحَاجِبُ تَاش الْأَمِيْرُ الْحَاجِبُ الْكَبِيْرُ بِخُرَاسَانَ مُجْتَازًا يَوْمًا بِصَيَارِفِ بُخَارىٰ، وَرَجُلٌ يُنَادِيْ غُلَامَهٗ وَكَانَ اِسْمُ الْغُلَامِ تَاشَا،فَأَمَرَ بِإِزَالَةِ الصَّيَارِفِ وَمُصَادَرَتِهِمْ وَقَالَ إِنَّمَا اَرَدتُّمْ الْاِسْتِخْفَافَ بِإِسْمِيْ ،فَانْظُرْ الْاٰنَ الْفَرْقَ بَيْنَ الْحُرِّ الْقَرْشِيِّ وَ بَيْنَ الْمُلُوْكِ الْمُسْتَرَقِّ بِالدِّرْهَمِ . (الغزالی)

حل لغات: يُنَادِيْ :مضارع معروف واحد مذکر غائب،وہ آواز دیتا ہے (مفاعلت)(مادہ ندی،معتل لام یائی)۔نِدَاءٌ:آواز ،اپیل ۔فَشَیٰ:ماضی معروف واحد مذکر غائب ،پھیل گیا،فَشَا (ن)فَشْوًا ظاہر ہونا، پھیلنا(مادہ فشو،معتل لام واوی)۔ حَاجِبٌ: دربان،جمع مکسر،حُجَّابٌ تَاش۔:ایک شخص کا نام ہے ۔مُجْتَازٌ:اسم فاعل،گزرنے والا (افتعال)(مادہ جوز،معتل عین واوی)۔صَيَارِفُ:جمع مکسر،روپیے پیسے کی تجارت کرنے والا ،واحد صَرَّافٌ۔مُصَادَرَةٌ:جائداد۔اَلْمُسْتَرَقٌّ:غلام بنایا ہوا،اسم مفعول (استفعال)(مادہ رقق، مضاعف ثلاثی)۔

عبدالعزیز بن مروان کا واقعہ

(۲۰۸)-ترجمہ:۔ عبدالعزیز بن مروان مصر کے حاکم تھے، ایک دن وہ کسی جگہ گیے، اتفاقاً ایک شخص اپنے لڑکے کو اے عبدالعزیز: کہ کر آواز دے رہا ہے امیر نے اس کی آواز سنی، تو اسے دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا، تاکہ وہ انھیں اس لڑکے پر خرچ کرے جو ان کا ہمنام ہے، یہ خبر شہرِ مصر میں پھیل گئی، لھذا ہر وہ شخص جس کے یہاں اس سال میں بچہ پیدا ہوا اس نے

اس کا نام عبد العزیز رکھا، اور اس کے برعکس دروغہ تاش تھا جو خراسان میں بڑا دربان تھا ایک دن وہ بخاریٰ کے صرافہ بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص اپنے غلام کو پکار رہا تھا اور لڑکے کا نام تاشا تھا، اس پر اس نے پورے صرافہ کو مٹا دینے اور (ان لوگوں) کی جائدادوں کو ضبط کرنے کا حکم دیا، اور (ایسا اس لیے) کہا، کہ تم لوگوں نے میرے نام کی توہین کرنی چاہی ہے، اب غور کرو یہی فرق ہے ایک آزاد قریشی اور زر خرید غلام کے درمیان۔ (غزالی)

لُقْمَانُ وَالنَّاسِكُ

(۲۰۹) قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيْمُ كُنْتُ اَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقٍ فَرَأَيْتُ رَجُلًا عَلٰى مَسْحٍ ،فَقُلْتُ مَاأَنْتَ اَيُّهَاالرَّجُلُ ؟ فَقَالَ آدمِيٌّ ،قُلْتُ مَااسْمُكَ ؟ فَقَالَ حَتّٰى أَنْظُرَ بِمَاذَا اِسْمِيْ نَفْسِيْ ،فَقُلْتُ لَهٗ مِنْ أَيْنَ يُعْطِيْكَ قَالَ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ، فَقُلْتُ طُوْبٰى لَكَ وَقُرَّةُ عَيْنٍ ،فَقَالَ وَمَنِ الذِّىْ يَمْنَعُكَ عَنْ هٰذِهِ الطُّوْبٰى وَقُرَّةِ الْعَيْنِ . (الاصبهانی)

حل لغات: لُقْمَانُ: اللہ کے نیک بندے ہیں ان کی نبوت میں اختلاف ہے زیادہ راجح یہ ہے کہ یہ ولی ہیں ،لُقْمَانُ غیر منصرف ہے اس میں الف و نون وزائدتان اور علم ہے۔ نَاسِكٌ: عابد، عبادت گزار، جمع مکسر نُسَّاكٌ۔ مَسْحٌ: ٹاٹ، جمع مکسر مُسُوْحٌ۔ طُوْبٰى: خوش خبری۔ قُرَّةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی ٹھنڈک۔

حضرت لقمان اور عابد کا واقعہ

(۲۰۹)-ترجمہ: لقمان حکیم نے کہا: میں ایک راستہ میں چل رہا تھا تو ایک شخص کو ٹاٹ پر بیٹھا ہوا دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص! تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں آدمی ہوں، میں نے کہا: آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: (ٹھہر) تاکہ میں غور کرلوں کہ میرا نام کیا ہے؟ پھر میں نے اس سے کہا، دینے والا تم کو کہاں سے دیتا ہے؟ اس نے کہا جہاں سے چاہتا ہے (دیتا ہے) میں نے کہا، آپ کے لیے خوش خبری ہو اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو، اس پر اس نے کہا، اس خوش خبری اور آنکھ کی ٹھنڈک سے تمہیں کون منع کرتا ہے۔ (اصفہانی)

اَلْمُتَوَكِّلُ وَ اَبُوْ الْعَيْنَاءِ

(۲۱۰) سَأَلَ الْـمُتَوَكِّلُ اَبَاالْعَيْنَاءِ مَااَشَدُّ عَلَيْكَ فِيْ ذَهَابِ بَصَرِكَ ، قَالَ مَا حَرِمْتُهُ يَااَمِيرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ ! مِنْ رُؤْيَتِكَ مَعَ اِجْمَاعِ النَّاسِ عَلٰى جَمَالِكَ .

(الشریشی)

خلیفہ متوکل اور ابوعیناء کا واقعہ

(۲۱۰)-ترجمہ: متوکل نے ابوعینا سے پوچھا، تمھاری آنکھ کی روشنی جانے سے تمہیں سب سے زیادہ تکلیف کس بات سے ہوتی ہے ؟انہوں نے کہا، اے امیر المومنین !(اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے)جس نے مجھے آپ کے دیکھنے سے محروم کردیا ہے جب کہ سب لوگ آپ کی خوب صورتی پر متفق ہیں۔(شریشی)

اَلسَّفِيْهُ وَ الْحَلِيْمُ

(۲۱۱) شَتَمَ سَفِيْهٌ حَلِيْمًا وَهُوَ سَاكِتٌ ،فَقَالَ اِيَّاكَ اَعْنِيْ فَقَالَ وَعَنْكَ اُغْضِيْ، قَالَ الشَّاعِرُ :

شَـاتَـمَنِيْ عَبْدُ بَنِيْ مُسْمِـعٍ　　فَصُنْتُ عَنْهُ النَّفْسَ وَالْعِرَضَا
وَلَـمْ اَجِبْهُ لِإِحْتِقَـارِيْ لَـهٗ　　مَنْ ذَا يَعَضُّ الْكَلْبَ إِنْ عَضَّا

(الثعالبی)

قَدْ رُوِيَ أَنَّ بَعْضَ الْحُكَمَاءِ رَأىَ شَيْخًا يَطْلُبُ الْعِلْمَ وَيُحِبُّ النَّظْرَ فِيْهِ وَ يَسْتَحْيِ،فَقَالَ يَا هٰذَا أَتَسْتَحْيِ أَنْ تَكُوْنَ فِيْ آخِرِ عُمْرِكَ أَفْضَلَ مِمَّا كُنْتَ فِيْ اَوَّلِهٖ وَلِأَنَّ الصِّغْرَ اَعْذَرُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْجَهْلِ عُذْرٌ.

حل لغات: سَفِيْهٌ:بے وقوف،جمع مکسر سُفَهَاءُ۔ حَلِيْمٌ:صابر،بردبار،جمع مکسر حُلَمَاءُ۔اُغْضِيْ:مضارع معروف واحد متکلّم میں چشم پوشی کرتا ہوں (افعال)(مادہ غضی،معتل لام یائی)۔صُنْتُ:ماضی معروف واحد متکلّم ،میں نے حفاظت کی ،صَانَ (ن) صَوْنًا حفاظت کرنا(مادہ صون،معتل عین واوی)۔عِرْضٌ:آبرو،حفاظت،جمع مکسر اَعْرَاضٌ۔ يَعَضُّ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ کاٹتا ہے،عَضَّ (ف)عَضًّا دانتوں سے کاٹنا۔

ایک بے وقوف اور ایک بردبار کا واقعہ

(۲۱۱)-ترجمہ: ایک بے وقوف نے کسی بردبار کو گالی دی، (گالی سن کر) وہ خاموش رہا، تو اس بے وقوف نے کہا میں آپ کو مراد لے رہا ہوں، (یعنی صرف تمہیں گالی دے رہا ہوں) تو اس بردبار آدمی نے کہا اور میں تمہیں سے چشم پوشی کر رہا ہوں۔

ایک شاعر نے کہا ہے:

(۱)- بنی مسمع کے غلام نے مجھے گالی دی تو میں نے اس سے اپنی جان و عزت کو محفوظ رکھا۔

(۲)- میں نے اس کو جواب نہیں دیا اس لیے کہ میں نے اسے حقیر سمجھا، کون ہے جو کتے کے کاٹنے پر اسے کاٹے۔ (ثعالبی)

بیان کیا گیا ہے کہ ایک حکیم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو علم طلب کر رہا ہے، اور اس میں غور کرنے کو پسند کر رہا ہے، اور (ساتھ ہی) وہ شرما رہا ہے، اس پر حکیم نے اس سے کہا: اے شخص! کیا تو اس بات سے شرماتا ہے کہ اپنی آخری عمر میں اس حالت سے افضل ہو جائے جس حالت میں اس سے پہلے تھا اور یہ بچپن الزام سے (تجھے) بری کر دے گا (یعنی تمھارا خیال یہ ہے کہ ہم نے علم نہیں سیکھا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بچپن میں آدمی انجام کو نہیں سوچتا ہے اور نہ سیکھنے کے الزام سے میں بری ہو جاؤں گا تو یہ خیال غلط ہے) حالانکہ ان پڑھ ہونے میں بچپن عذر نہیں ہے۔ (طرطوشی)

اَلرَّازِيْ وَالصِّبْيَانُ

(۲۱۲) حُكِيَ اَبُوْ عَلِيٍّ اَلرَّازِيُّ قَالَ مَرَرْتُ بِصِبْيَانٍ فِيْ طَرِيْقِ الشَّامِ يَلْعَبُوْنَ بِالتُّرَابِ وَقَدِ ارْتَفَعَ الْغُبَارُ فَقُلْتُ مَهْلًا قَدْ غَبَّرْتُمْ فَقَالَ صَبِيٌّ مِنْهُمْ يَاشَيْخُ ! أَيْنَ تَفِرُّ إِذَا هُيِّلَ عَلَيْكَ التُّرَابُ فِي الْقَبْرِ فَغَشِيَ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ وَالصَّبِيُّ قَاعِدٌ عِنْدَ رَاسِي مَعَ الصِّبْيَانِ يَبْكُوْنَ فَقُلْتُ لَهُ أَعِنْدَكَ حِيْلَةٌ فِي الْفِرَارِ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ أَنَا لَا أَعْلَمُ وَلٰكِنْ سَلْ غَيْرِيْ فَقُلْتُ وَمَنْ غَيْرُكَ، قَالَ عَقْلُكَ .

(الشریشی)

حل لغات: مَهْلًا: ٹھہر جا، جلدی نہ کر، یہ مصدر ہے جو فعل کے قائم مقام ہوتا ہے اور واحد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث سب کے لیے ہے۔ غَبَّرْتُمْ: ماضی معروف جمع مذکر حاضر، تم نے

گرد آلود کر دیا (تفعیل)(مادہ غبر، صحیح)۔ هُيِّلَ عَلَيْكَ التُّرَابُ: فعل مجہول واحد مذکر غائب تم پر مٹی ڈالی گئی (تفعیل)(مادہ ھیل، معتل عین یائی)۔

رازی اور بچوں کا واقعہ

(۲۱۲)-ترجمہ: ابوعلی رازی نے بیان کیا کہ میں ملک شام کے راستے میں چند بچوں کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ مٹی سے کھیل رہے ہیں اور دھول اوپر اڑ رہی ہے میں نے کہا ،ٹھہر جاؤ، تم سب نے (مجھے) گرد آلود کر دیا، اس پر ان میں سے ایک بچے نے کہا، اے شیخ! آپ کہاں بھاگیں گے جب آپ پر قبر میں مٹی ڈالی جائے گی ،(یہ سننا تھا) تو مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب مجھے ہوش آیا (تو میں نے دیکھا) کہ میرے سرہانے وہی بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ بیٹھا ہے اور وہ رو رہے ہیں، پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تمھارے پاس (قبر کی)مٹی سے بھاگنے کی کوئی تدبیر ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے، لیکن میرے علاوہ کسی اور سے پوچھ لو ،میں نے کہا اور تمھارے علاوہ وہ کون ہے؟ اس نے کہا، وہ آپ کی عقل ہے۔(شریشی)

اَلْحَاجُّ وَالْعَجُوْزُ

(۲۱۳) يُقَالُ إِنَّهُ اِنْقَطَعَ رَجُلٌ مِنْ قَافِلَةِ الْحَاجِّ وَغَلَطَ الطَّرِيْقَ وَوَقَعَ فِي الرَّمْلِ فَجَعَلَ يَسِيْرُ إِلىٰ أَنْ وَصلَ إِلىٰ خَيْمَةٍ فَرَأىٰ فِي الْخَيْمَةِ اِمْرَأَةً عَجُوْزًا وَعَلىٰ بَابِ الْخَيْمَةِ كَلْبًا نَائِمًا فَسَلَّمَ الْحَاجُّ عَلىٰ الْعَجُوْزِ وَطَلَبَ مِنْهَا طَعَامًا فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ اِمْضِ إِلىٰ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَاصْطَدْ مِنَ الْحَيَّاتِ بِقَدْرِ كِفَايَتِكَ لِأَشْوِيَ لَكَ مِنْهَا وَاَطْعَمَكَ ،فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا لَا أَجْسُرُ أَنْ اَصْطَادَ اَلْحَيَّاتِ ،فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ أَنَا اَصْطَادُ مَعَكَ فَلَا تَخَفْ فَمَضَيَا وَتَبِعَهُمَا الْكَلْبُ فَأَخَذَ مِنَ الْحَيَّاتِ بِقَدْرِ حَاجَاتِهِمَا ،فَاَتَتِ الْعَجُوْزُ وَجَعَلَتْ تَشْوِي الْحَيَّاتِ فَلَمْ يَرَ الْحَاجُّ بُدًّا مِنَ الْأَكْلِ وَخَافَ أَنْ يَمُوْتَ مِنَ المجُوْعِ وَالْهُزَالِ فَأَكَلَ ،ثُمَّ أَنَّهُ عَطِشَ فَطَلَبَ مِنْهَا الْمَاءَ ،فَقَالَتْ دُوْنَكَ الْعَيْنُ فَاشْرَبْ فَمضَى إِلَى الْعَيْنِ فَوَجَدَ الْمَاءَ مُرًّا مَالِحًا وَلَمْ يَجِدْ مِنْ شُرْبِهٖ بُدًّا فَشَرِبَ وَعَادَ إِلَى الْعَجُوْزِ وَقَالَ أَعْجَبُ مِنْكِ اَيَّتُهَا الْعَجُوْزُ وَمِنْ مَقَامِكِ فِيْ هٰذَاالْمَكَانِ وَاغْتِذَائِكِ

بِهٰذَاالطَّعَامِ فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ كَيْفَ تَكُوْنُ بِلَادُكُمْ ،فَقَالَ يَكُوْنُ فِيْ بِلَادِنَا الدُّوْرُ الرَّحْبَةُ الْوَاسِعَةُ وَالْفَوَاكِهُ الْيَانِعَةُ ،وَالمِيَاهُ الْعَذْبَةُ وَالأَطْعِمَةُ الطَّيِّبَةُ،وَاللُّحُوْمُ السَّمِيْنَةُ ،وَالنِّعَمُ الْكَثِيْرَةُ ، وَالْعُيُوْنُ الْغَزِ يْزَةُ ،فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ ،قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا كُلَّهُ فَقُلْ لِيْ هَلْ تَكُوْنُوْنَ تَحْتَ يَدَيْ سُلْطَانٍ يَجُوْرُ عَلَيْكُمْ وَإِذَا كَانَ لَكُمْ ذَنْبٌ أَخَذَ أَمْوَالَكُمْ وَاسْتَاصَلَ اَحْوَالَكُمْ وَاخرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ فَقَالَ قَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِذَا يَعُوْدُ ذٰلِكَ الطَّعَامُ اللَّطِيْفُ وَالْعَيْشُ الظَّرِ يْفُ وَالْحُلْوىَ الْعَجِيْبَةُ مَعَ الْجَوْرِ وَالظُّلْمِ سَمًّا نَاقِعًا وَتَعُوْدُ اَطْعِمَتُنَا مَعَ الْأَمْنِ تِرْ يَاقًا نَافِعًا ،أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ أَجَلَ النِّعَمِ بَعْدَ نِعْمَةِ الهَدْيِ اَلصِّحَّةُ وَالأَمْنُ .(الغزالی)

حل لغات: حَاجٌّ:حاجی،جمع مکسر حُجَّاجٌ(مادہ حجج،مضاعف)۔عَجُوْزٌ :بوڑھی عورت،جمع منتہی الجموع،غیر منصرف عَجَائِزُ ۔وَاصْطَدْ:فعل امر واحد مذکر حاضر تو شکار کر (افتعال)(مادہ صید،معتل عین یائی)۔ حَيَّاتٌ:جمع مؤنث سالم ،سانپ،واحد حَيَّةٌ۔ لِأَشْوِىَ:فعل مضارع معروف واحد متکلّم تاکہ میں بھون دوں،شَوىَ(ض)شَيًّا بھوننا(مادہ شیی،لفیف مقرون)۔لَااَجْسُرُ :مضارع منفی معروف واحد متکلّم میں ہمت نہیں رکھتا ہوں،جَسَرَ(ن)جَسَارَةً وَجُسُوْرًا ہمت کرنا،جسارت کرنا(مادہ جسر،صحیح)۔هُزَالٌ: لاغری،کمزوری۔عَيْنٌ:چشمہ،جمع عُيُوْنٌ۔ مُرٌّ:کڑوا۔مَالِحٌ :نمکین۔دُوْرٌ:جمع مکسر ،گھر، واحد دَارٌ۔يَانِعَةٌ:پختہ۔وَاسْتَأْصَلَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے جڑ سے اکھاڑ دیا(استفعال)(مادہ اصل،مہموز فا)۔اَمْلَاكٌ :جمع مکسر،جائداد،واحد مِلْكٌ ۔سَمٌّ:زہر،جمع مکسر سُمُوْمٌ۔نَاقِعٌ:قاتل۔

ایک حاجی اور بڑھیا کا واقعہ

(۲۱۳)۔ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص حاجیوں کے قافلہ سے بچھڑ گیا اور راستہ بھول گیا اور ریگستان میں جا پڑا وہ چلتا رہا یہاں تک کہ ایک خیمہ کے پاس پہنچا،خیمہ کے اندر ایک بوڑھی عورت اور خیمہ کے دروازے پر ایک کتے کو سویا ہوا دیکھا،حاجی نے بڑھیا کو سلام کیا اور اس سے کھانا مانگا،اس پر بڑھیا نے کہا،اس وادی میں چلے جاؤ اور سانپوں کا اتنا شکار کر لو جو

تمھارے لیے کافی ہوں تاکہ میں اس میں سے تمھارے لیے بھون دوں اور تمہیں کھلا دوں ،اس آدمی نے کہا کہ میں سانپوں کے شکار کرنے کی ہمت نہیں رکھتا ،بڑھیا نے کہا میں تمھارے ساتھ شکار کروں گی ،لہذا تم ڈرو مت ،پھر وہ دونوں چلے ،اور ان دونوں کے پیچھے ایک کتا بھی چلا ،توان دونوں نے اپنی ضرورت کے مطابق سانپ پکڑے ،بڑھیا گھر آئی اور سانپوں کو تلنے لگی ،حاجی نے کھانے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھا ،اور اسے ڈر ہوا (کہ اگر اسے نہیں کھاے گا) کمزوری اور بھوک سے مر جاے گا ،اس لیے اس نے کھایا پھر اسے پیاس لگی اور اس نے پانی مانگا ،بڑھیا نے کہا: پانی کا چشمہ تمھارے سامنے ہے تو تم پی لو ،پھر وہ چشمہ پر گیا تو پانی کو کڑوا اور نمکین پایا (لیکن) اس کے پینے سے چھٹکارہ نہیں تھا اس لیے اس نے پیا ،اور بڑھیا کے پاس واپس آیا اور کہا ،اے بڑی بی ! مجھے تعجب ہے آپ پر اور آپ کے اس جگہ ٹھہر نے پر اور آپ کے اس کھانا کھانے پر (یعنی نہ یہاں کھانا اچھا ہے اور نہ پانی اچھا ہے پھر بھی آپ رہتی ہیں) اس پر بڑھیا نے کہا: تمھارے علاقے کیسے ہوتے ہیں ؟ حاجی نے کہا: ہمارے علاقے میں کشادہ کھلے مکانات ہوتے ہیں اور پختہ پھل ،میٹھے پانی ،عمدہ کھانے ،موٹے گوشت اور بہت سی نعمتیں اور بہت سے پانی کے چشمے ہوتے ہیں ،بڑھیا نے کہا میں نے یہ سب باتیں سن لیں (لیکن) مجھے بتاؤ کہ کیا تم لوگ کسی ایسے بادشاہ کے ماتحت رہتے ہو جو تم پر ظلم کرتا ہو اور جب تم سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ تمھارے مالوں کو (جائیداد) لے لیتا ہو ،اور تمھاری حالتوں کو خراب کر دیتا ہو اور تمہیں تمھارے گھروں سے نکال دیتا ہو ،اور تمھاری جائیداد سے بے دخل کر دیتا ہو ؟ اس نے کہا ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے ،اس پر بڑھیا نے کہا: تب تو ظلم وستم کے ساتھ مزیدار کھانا اور آرام دہ زندگی اور طرح طرح کے حلوہ جات زہر قاتل ہوتے ہیں ،اور امن (ظلم سے محفوظ رہنے) کے ساتھ ہمارے کھانے نفع بخش تریاق ہوتے ہیں کیا تم نے نہیں سنا ؟ ہدایت ربانی (ایمان) کی نعمت کے بعد سب سے بڑی نعمت صحت اور امن وسکون ہے ۔(غزالی)

حِكَايَةُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ يُوْسَفَ

(۲۱۴) قَصَدْنَامِنْ مَدِيْنَةِبَيْرُوْتَ زِيَارَةَ قَبْرِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفَ اَلَّذِيْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ مِنْ مُلُوْكِ الْـمَغْرِبِ وَهُوَ بِمَوْضِعٍ يُعْرَفُ بِكِرَكْ نُوْحٍ مِنْ بِقَاعِ

الْعَزِيْزِ وَ يُذْكَرُ أَنَّهُ كَانَ يَنْسُجُ الْحُصُرَ وَ يَقْتَاتُ بِثَمَنِهَا وَحُكِيَ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَدِيْنَةَ دِمَشْقَ فَمَرِضَ بِهَا مَرَضًا شَدِيْدًا وَاَقَامَ مَطْرُوْحًا بِالأَسْوَاقِ فَلَمَّا بَرِيَ مِنْ مَرَضِهِ خَرَجَ إِلىٰ ظَاهِرِ دِمَشْقَ لِيَلْتَمِسَ بُسْتَانًا يَكُوْنُ حَارِسًا لَهُ فَاسْتُوْجِرَ لِحِرَاسَةِ بُسْتَانٍ لِلْمَلِكِ نُوْرِ الدِّيْنِ وَأَقَامَ فِي حِرَاسَتِهِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا كَانَ فِي اَوَانِ الْفَاكِهَةِ اَتَي السُّلْطَانُ إِلىٰ ذٰلِكَ الْبُسْتَانِ فَأَمَرَ وَكِيْلُ الْبُسْتَانِ اَبَا يَعْقُوْبَ أَنْ يَاتِيَ بِرُمَّانٍ يَاكُلُ مِنْهُ السُّلْطَانُ فَأَتَاهُ بِرُمَّانٍ فَوَجَدَهُ حَامِضًا فَقَالَ لَهُ الْوَكِيْلُ أَتَكُوْنُ فِيْ حِرَاسَةِ الْبُسْتَانِ مُنْذُ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَلَا تَعْرِفُ الْحُلْوَ مِنَ الْحَامِضِ فَقَالَ إِنَّمَا اِسْتَاجَرْتَنِيْ عَلىٰ الْحِرَاسَةِ لَا عَلىٰ الْأَكْلِ فَأَتَى الْوَكِيْلُ إِلىٰ الْمَلِكِ فَاَعْلَمَهُ بِذٰلِكَ فَبَعَثَ الْمَلِكُ إِلَيْهِ وَكَانَ قَدْ رَأَى فِيْ الْمَنَامِ أَنَّهُ يَجْتَمِعُ مَعَ اَبِيْ يَعْقُوْبَ فَتَفَرَّسَ أَنَّهُ هُوَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ اَبُوْ يَعْقُوْبَ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ إِلَيْهِ وَعَانَقَهُ وَاَجْلَسَهُ إِلىٰ جَانِبِهِ ثُمَّ اِحْتَمَلَهُ إِلىٰ مَجْلِسِهِ فَأَضَافَهُ بِضِيَافَةٍ مِنَ الْحَلَالِ الْمُكْتَسَبِ بِكَدِّ يَمِيْنِهِ وَقَامَ عِنْدَهُ اَيَّامًا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ دِمَشْقَ فَارًّا بِنَفْسِهِ فِيْ اَوَانِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ . (ابن بطوطه)

حل لغات: بِقَاعٌ: جمع تکسیر، زمین کے حصے، واحد بُقْعَةٌ۔ حُصُرٌ: جمع تکسیر، چٹائیاں، واحد حَصِيْرٌ۔ حِرَاسَةٌ: حفاظت، نگرانی۔ اَوَانٌ: وقت، موسم، جمع قلت آوِنَةٌ ۔ تَفَرَّسَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ سمجھ گیا (تفعل) (مادہ فرس، صحیح)۔ کَدّ کَدًّا (ن) محنت کا کام کرنا (مادہ کدد، مضاعف ثلاثی)۔

ابو یعقوب یوسف کا واقعہ

(۲۱۴)۔ترجمہ: ہم لوگ شہر بیروت سے ابو یعقوب یوسف کی قبر کی زیارت کرنے چلے جن کے تعلق سے لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ مغرب کے بادشاہوں میں سے ہیں، اور وہ (قبر) اس جگہ ہے جسے ''کرک نوح'' سے جانا جاتا ہے، جو عزیز (حاکم مصر کا لقب) کے علاقوں میں سے ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ یعقوب یوسف چٹائیاں بنتے تھے اور اسی کی آمدنی سے گزر اوقات کرتے تھے، ان سے روایت کی گئی کہ وہ دمشق میں داخل ہوئے تو وہاں وہ سخت بیمار ہوئے اور اسی حال میں وہ بازاروں میں پڑے رہے، پھر جب اپنی بیماری سے صحت یاب

ہوئے تو شہر دمشق سے باہر نکلے تاکہ کوئی باغ تلاش کریں، اور (مزدوری پر) باغ کی نگرانی کرنے والے ہو جائیں، چنانچہ انہیں بادشاہ نور الدین کے باغ کی نگرانی کے لیے مزدور رکھ لیا گیا، انھوں نے اس کی رکھوالی چھ مہینہ کی پھر جب پھل کا وقت آیا، باغ کے معاون، نمائندے نے ابو یعقوب کو حکم دیا کہ وہ انار لائے، جسے بادشاہ کھائیں، ابو یعقوب اس کے پاس ایک انار لائے تو بادشاہ نے اسے کھٹا پایا، اس پر معاون نے ابو یعقوب سے کہا کہ تمہیں باغ کی رکھوالی کرتے ہوئے چھ مہینہ گزر چکے اور تم میٹھے کھٹے کو نہیں پہچانتے ہو؟ ابو یعقوب نے کہا، آپ نے مجھے نگرانی پر مزدور رکھا ہے نہ کہ کھانے پر، چنانچہ معاون بادشاہ کے پاس آیا اور بادشاہ کو اس کی اطلاع دی، بادشاہ نے اس کے پاس ملاقات کا پیغام بھیجا، اور اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ یہ وہی ہیں، بادشاہ نے ان سے کہا، آپ ابو یعقوب ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ اس پر بادشاہ ان کی طرف گیا اور ان سے معانقہ کیا اور انہیں اپنے بغل میں بٹھایا، پھر انہیں اپنے کمرے میں لے گیا اور ان کی مہمانی اس حلال کمائی سے کی جسے اس نے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا تھا، ابو یعقوب اس کے پاس چند دن رہے پھر سخت ٹھنڈک کے زمانے میں خود دمشق سے بھاگ نکلے (ابن بطوطہ)

اَلْمَنْصُوْرُ وَالْمُعْتَدَيْ عَلَيْهِ

(۲۱۵) رُوِيَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعُقَلَاءِ غَصَبَهٗ بَعْضُ الْوُلَاةِ ضَيْعَةً لَهٗ وَاعْتَدىٰ عَلَيْهِ فَذَهَبَ إِلَى الْـمَنْصُوْرِ فَقَالَ لَهٗ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اَذْكُرُ لَكَ حَاجَتِيْ أَمْ اَضْرِبُ لَكَ قَبْلَهَا مَثَلًا فَقَالَ لَهٗ بَلْ اِضْرِبْ لِيْ قَبْلَهَا مَثَلًا فَقَالَ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنَّ الطِّفْلَ الصَّغِيْرَ إِذَا نَابَهٗ أَمْرٌ يَكْرَهُهٗ فَإِنَّهٗ يَفِرُّ إِلىٰ اُمِّهٖ لِنُصْرَتِهٖ إِذْ لَا يَعْرِفُ غَيْرَهَا ظَنًّا مِنْهُ أَنَّهٗ لَانَاصِرَ لَهٗ فَوْقَهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَ وَاشْتَدَّ كَانَ فِرَارُهٗ وَشَكْوَاهٗ إِلىٰ اَبِيهِ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّ اَبَاهُ اَقْوٰى مِنْ اُمِّهٖ عَلىٰ نُصْرَتِهٖ فَإِذَا بَلَغَ وَصَارَ رَجُلًا وَحَزَبَهٗ اَمْرٌ شَكَا إِلَى الْوَالِيْ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّهٗ اَقْوَى مِنْ اَبِيْهِ فَإِنْ زَادَ عَقْلُهٗ وَ اشْتَدَّتْ شَكِيْمَتُهٗ شَكَا إِلَى السُّلْطَانِ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّهٗ اَقْوٰى مِمَّنْ سِوَاهٗ ،فَإِنْ لَمْ يُنْصِفْهُ السُّلْطَانُ شَكَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّهٗ اَقْوٰى مِنَ السُّلْطَانِ وَقَدْ نَزَلَتْ بِيْ نَازِلَةٌ وَلَيْسَ فَوْقَكَ أَحَدٌ اَقْوٰي مِنْكَ اِلَّااللّٰهُ تَعَالىٰ فَإِنْ اَنْصَفْتَنِيْ

وَإِلَّا رَفَعْتُ اَمْرَهَا إِلَى اللهِ تَعَالىٰ ،قَالَ بَلْ نُنْصِفُكَ وَأَمَرَ بِأَنْ يُكْتَبَ إِلىٰ وَالِيْهِ بِرَدِّ ضَيْعَتِهٖ إِلَيْهِ .

حل لغات: اَلْمُعْتَدَىْ عَلَيْهِ :مظلوم شخص (مادہ عدو،معتل لام واوی)۔ ضَيْعَةٌ: زمین،جائداد،جمع مکسر،وجمع مؤنث سالم ضِيَعٌ وَضَيْعَاتٌ۔ نَابَهٗ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کو در پیش آیا ،نَابَ(ن)نَوْبًا درپیش آنا(مادہ نوب،معتل عین واوی)۔ تَرَعْرَعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ جوان ہوا(رباعی مجرد،مضاعف رباعی) شَكْوٰى: شکایت،جمع مکسر شَكَاوٰى۔ حَزَبَهٗ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اسے لاحق ہوا، پیش ہوا، حَزَبَ(ن)حَزْبًا پیش آنا(مادہ حزب،صحیح)۔ شَكِيْمَةٌ : خودداری،بڑائی۔

خلیفہ منصور اور مظلوم کا واقعہ

(۲۱۵)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک عقل مند شخص کی زمین کسی حاکم نے غصب کرلی اور اس پر ظلم کیا،وہ شخص منصور کے پاس گیا اور اس سے کہا،اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا رکھے میں آپ سے اپنی ضرورت ذکر کروں یا اس سے پہلے ایک کہاوت بیان کروں؟ منصور نے کہا،بلکہ مجھ سے حاجت بیان کرنے سے پہلے قصہ بیان کرو،اس نے کہا،اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا رکھے، بے شک چھوٹا بچہ جب اسے کوئی ایسا معاملہ در پیش ہو جسے وہ ناپسند کرے تو وہ اپنی مدد کے لیے اپنی ماں کی طرف بھاگتا ہے اس لیے کہ وہ اپنے خیال میں اس سے بڑھ کر اپنے لیے اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں جانتا ہے، پھر جب وہ جوان اور طاقت ور ہو جاتا ہے تو اس کا بھاگنا اور شکایت کرنا اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا باپ اس کی مدد کے لیے اس کی ماں سے زیادہ طاقت ور ہے، پھر جب وہ بالغ اور مرد ہو جاتا ہے اور اسے کوئی معاملہ لاحق ہوتا ہے تب وہ حاکم سے شکایت کرتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ حاکم اس کے باپ سے زیادہ طاقت ور ہے، پھر اگر اس کی عقل پختہ اور انتہائی خوددار ہو تو بادشاہ سے شکایت کرتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں سے زیادہ طاقت ور ہے، پھر اگر بادشاہ اس کا انصاف سے فیصلہ نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادشاہ سے زیادہ طاقت والا ہے (ان ساری تفصیلات کے بعد میری حاجت یہ ہے) کہ مجھ پر ایک مصیبت آپڑی ہے اور آپ کے اوپر آپ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی

دوسرا نہیں ہے، پھر اگر آپ انصاف سے فیصلہ کریں تو اچھا ہے ورنہ میں زمین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں گا، بادشاہ نے کہا (تم خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش مت کرو) بلکہ ہم تمھارا فیصلہ انصاف سے کریں گے اور حکم دیا کہ وہاں کے حاکم کو اس کی زمین لوٹا دینے کا فرمان لکھا جائے۔

اَلنَّجَاۃُ بِعَوْنِ اللہِ

(۲۱۶) رُوِيَ أَنَّ السُّلْطَانَ صَقَلِيَّةَ اَرِقَ ذَاتَ يَوْمٍ وَمَنَعَ النَّوْمَ فَاَرْسَلَ إِلٰى قَائِدِ الْبَحْرِ وَقَالَ اُنْفُذِ الْآنَ مَرْكَبًا إِلٰى اَفْرِيْقِيَّةِ يَأْتُوْنِيْ بِأَخْبَارِهَا فَعَمَرَ الْقَائِدُ الْمَرْكَبَ وَاَرْسَلَهٗ لِحِيْنِهٖ ،فَلَمَّا اَصْبَحُوْا إِذَا بِالْمَرْكَبِ فِيْ مَوْضِعِهٖ لَمْ يَبْرَحْ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَلَيْسَ قَدْ فَعَلْتَ مَا اَمَرْتُكَ بِهٖ ،قَالَ نَعَمْ اِمْتَثَلْتُ اَمْرَكَ وَاَنْفَذْتُ الْمَرْكَبَ وَرَجَعَ بَعْدَ سَاعَةٍ وَسَيُحَدِّثُكَ مُقَدَّمُ الْمَرْكَبِ فَجَاءَ الْمُقَدَّمُ الْمَرْكَبِ وَمَعَهٗ رَجُلٌ ،فَقَالَ الملِكُ مَامَنَعَكَ أَنْ تَذْهَبَ حَيْثُ اَمَرْتُ،قَالَ ذَهَبْتُ فِيْ الْمَرْكَبِ فَبَيْنَمَا أَنَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَالْبَحَّارُوْنَ يُجَدِّفُوْنَ فَإِذَا أَنَا بِصَوْتٍ يَقُوْلُ يَااَللہُ يَااَللہُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يكَرِّرُهَا مِرَارًا فَلَمَّا اِسْتَقَرَّ صَوْتُهٗ فِيْ اَسْمَاعِنَا نَادَيْنَاهُ مِرَارًا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَهُوَ يُنَادِيْ يَااَللہُ يَااَللہُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَنَحْنُ نُجِيْبُهٗ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ تَوَجَّهْنَا نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَلْفَيْنَا هٰذَاالرَّجُلَ غَرِيْقًا فِيْ آخِرِ رَمَقٍ مِنَ الْحَيَاةِ فَاَخْرَجْنَاهُ مِنَ الْبَحْرِ وَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَالِهٖ فَقَالَ كُنَّا مُقْلِعِيْنَ مِنْ اِفْرِيْقِيَّةٍ فَغَرَقَتْ سَفِيْنَتُنَا مُنْذُ اَيَّامٍ وَمَا زِلْتُ اَسْبَحُ حَتّٰى وَجدتُّ الْمَوْتَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِالْغَوْثِ إِلَّا مِنْ نَاحِيَتِكُمْ فَسُبْحَانَ مَنْ اَسْهَرَ سُلْطَانًا وَاَرِقَ جَبَّارًا فِي قَصْرِهٖ لِغَرِيْقٍ فِيْ الْبَحْرِ وَظُلْمَةِ الْوَحْشَةِ حَتّٰى اِسْتَخْرَجَهٗ مِنْ تِلْكَ الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثَةِظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَظُلْمَةِ الْبَحْرِ وَظُلْمَةِ الْوَحْشَةِ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ . (الطرطوشی)

حل لغات: صَقَلِيَّةٌ: جوائلی کے جنوب میں واقع ہے۔ اَرِقٌ: بے خوابی۔ اُنْفُذْ : فعل امر واحد مذکر حاضر تم بھیجو (ن) (مادہ نفذ، صحیح)۔ عَمَرَ : فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس

نے تیار کی عَمَرَ (ن) عَمْرًا آباد کرنا، تیار کرنا (مادہ عمر، صحیح)۔ مُقَدَّمُ الْمَرْكَبِ : جہاز کا کپتا۔ بَحَّارُوْنَ : جہاز ران۔ يُجَذِّفُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ جہاز چلا رہے ہیں (تفعیل) (مادہ جزف، صحیح)۔ رَمَقٌ: زندگی کی آخری سانس۔

اللہ تعالیٰ کی مدد سے نجات پانے کا واقعہ

(۲۱۶)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ جزیرہ سسلی کا بادشاہ ایک رات بے خواب رہا اور اسے نیند نہیں آئی، اس نے بحریہ کے امیر کے پاس پیغام بھیجا اور کہا: تم ابھی ایک جہاز افریقہ بھیجو جو میرے پاس وہاں کی خبر لائے، امیر نے جہاز تیار کیا اور اسے اسی وقت روانہ کر دیا۔ جب لوگوں نے صبح کی تو جہاز اسی جگہ کھڑا ہے اور ذرہ بھر نہیں کھسکا ہے۔ اس پر بادشاہ نے اس سے کہا: کیا تم نے وہ کام نہیں کیا جس کا میں نے حکم دیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور جہاز روانہ کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آگیا، اب آپ سے جہاز کا کپتان (تمام ماجرا) بیان کریں گے، اتنے میں جہاز کا کپتان آیا اس حال میں کہ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا، بادشاہ نے کہا جب میں نے تمہیں حکم دیا تو تمہیں کس چیز نے منع کیا؟ اس نے عرض کیا، میں جہاز میں روانہ ہوا ایک بجے آدھی رات ہوئی اور جہاز ران جہاز چلا رہے تھے اسی درمیان میں نے ایک آواز سنی، کوئی کہہ رہا ہے: اے اللہ! اے اللہ! اے مدد چاہنے والوں کی مدد کرنے والے! اسی کو وہ بار بار دہرہ رہا ہے، جب اس کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی تو ہم نے بھی اسے کئی بار پکارا، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوے، وہ پکار رہا تھا، اے اللہ! اے اللہ! اے مدد چاہنے والوں کی مدد کرنے والے اور ہم اسے جواب دے رہے تھے، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوئے، اور ہم آواز کی طرف بڑھے تو ہم نے اس آدمی کو ڈوبتا ہوا زندگی کے آخری لمحہ میں پایا، تو ہم نے اسے دریا سے نکالا اور اس سے اس کا حال پوچھا، اس نے بتایا کہ ہم افریقہ سے روانہ ہوے تھے تو کئی دن ہوے ہماری کشتی ڈوب گئی اور میں برابر تیر تا رہا یہاں تک کہ میں موت کے منہ میں پہونچ چکا تھا تو تمھاری جانب کے علاوہ میں نے کسی اور طرف سے مدد محسوس نہیں کی، لہٰذا پاک ہے وہ ذات جس نے وحشت کی تاریکی اور دریا میں ڈوبنے والے کی خاطر ایک بادشاہ کو بیدار رکھا ایک جابر کو اس کے محل میں بے خواب کیے رکھا یہاں تک کہ اسے ان تینوں تاریکیوں سے نکال باہر کیا، رات کی تاریکی

اور سمندر کی تاریکی اور وحشت کی تاریکی، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، پاکی ہے تجھے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔(طرطوشی

اَلْجُنْدِیُّ وَالْمُحْتَالُ

(۲۱۷) إِنَّهٗ كَانَ بِثَغْرِ الْأَسْكَنْدَرِ يَّةِ وَالٍ يُقَالُ لَهٗ حُسَامُ الدِّيْنِ فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ دَسْتِهٖ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ اَقْبَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ جُنْدِيٌّ وَقَالَ لَهٗ اِعْلَمْ يَا مَوْلَانَا الْوَالِيْ إِنِّيْ دَخَلْتُ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَنَزَلْتُ فِيْ خَانٍ كَذَا فَنِمْتُ فِيهِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَلَمَّا اِنْتَبَهْتُ وَجَدتُّ خُرْجِيْ مَشْرُوْطًا وَقَدْ سُرِقَ مِنْهُ كِيْسٌ فِيْهِ اَلْفُ دِيْنَارٍ فَلَمْ يَتِمَّ كَلَامُهٗ حَتّٰى اَرْسَلَ الْوَالِيْ مَا حَضَرَ الْمُقَدَّمِيْنَ وَاَمَرَهُمْ بِإِحْضَارِ جَمِيْعِ مَنْ فِي الْخَانِ وَأَمَرَ بِسِجْنِهِمْ إِلَى الصَّبَاحِ فَلَمَّا جَاءَ الصُّبْحُ أَمَرَ بِإِحْضَارِ آلَةِ الْعُقُوْبَةِ وَاَحْضَرَ هٰؤُلَاءِ النَّاسَ بِحَضْرَةِ الْجُنْدِيِّ صَاحِبِ الدَّرَاهِمِ وَاَرَادَ عِقَابَهُمْ وَإِذَا بِرَجُلٍ قَدْ اَقْبَلَ وَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدِى الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيِّ فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اَطْلِقْ هٰؤُلَاءِ النَّاسَ كُلَّهُمْ فَإِنَّهُمْ مَظْلُوْمُوْنَ وَأَنَاالَّذِيْ اَخَذْتُ مَالَ هٰذَاالْجُنْدِيِّ وَهَا هُوَ الْكِيْسُ الَّذِيْ اَخَذْتُهٗ مِنْ خُرْجِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهٗ مِنْ كَمِّهٖ وَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدِى الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيِّ فَقَالَ الْوَالِيْ لِلْجُنْدِيِّ خُذْ مَالَكَ وَتُسَلِّمْهُ فَمَا بَقِيَ لَكَ عَلَى النَّاسِ سَبِيْلٌ وَصَارَ النَّاسُ وَجَمِيْعُ الْحَاضِرِيْنَ يَثْنُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَ يَدْعُوْنَ لَهٗ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ قَالَ اَيُّهَاالْاَمِيْرُ مَاالشَّطَارَةُ إِنِّيْ جِئْتُ اِلَيْكَ بِنَفْسِيْ وَاَحْضَرْتُ هٰذَاالْكِيْسَ وَإِنَّمَاالشَّطَارَةُ فِيْ اَخْذِ هٰذَاالْكِيْسِ ثَانِيًا مِنْ هٰذَاالْجُنْدِيِّ فَقَالَ لَهٗ الْوَالِيْ وَكَيْفَ فَعَلتَ يَاشَاطِرُ حِيْنَ اَخَذْتَهٗ فَقَالَ اَيُّهَاالْاَمِيْرُ إِنِّيْ كُنْتُ فِيْ مِصْرَ فِيْ سُوْقِ الصَّيَارِفِ إِذْ رَأَيْتُ هٰذَاالْجُنْدِيَّ لَمَّا صَرَّفَ هٰذَاالذَّهَبَ وَوَضَعَهٗ فِيْ هٰذَاالْكِيْسِ فَتَبِعْتُهٗ مِنْ زُقَاقٍ إِلٰى زُقَاقٍ فَلَمْ اَجِدْ لِيْ إِلٰى اَخْذِ الْمَالِ مِنْهُ سَبِيْلًا ثُمَّ إِنَّهٗ سَافَرَ فَتَبِعْتُهٗ مِنْ بَلَدٍ إِلٰى بَلَدٍ وَصِرْتُ اِحْتَالَ عَلَيْهِ فِيْ اَثْنَاءِ الطَّرِيْقِ فَمَا قَدِرتُ عَلٰى اَخْذِهٖ مِنْهُ فَلَمَّا دَخَلَ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةَ تَبِعْتُهٗ حَتّٰى دَخَلَ فِيْ هٰذَاالْخَانِ فَنَزَلْتُ إِلٰى جَانِبِهٖ وَرَصَدْتُهٗ حَتّٰى نَامَ وَسَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ

فَمَشَيْتُ إِلَيْهِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا وَ قَطَعْتُ الْخُرْجَ بِهٰذِهِ السِّكِيْنِ وَاَخَذْتُ الْكِيْسَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ وَاَخَذَ الْكِيْسَ مِنْ بَيْنِ اَيَادِي الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيّ وَتَأَخَّرَ إِلٰى خَلْفِ الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيّ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ وَ يَعْتَقِدُوْنَ أَنَّهٗ يُرِيْهِمْ كَيْفَ اَخَذَ الْكِيْسَ مِنَ الْخُرْجِ وَإِذَا بِهٖ قَدْ جَرىٰ وَرَمىٰ نَفْسَهٗ فِيْ بِرْكَةٍ فَصَاحَ الْوَالِيْ عَلٰى حَاشِيَتِهٖ وَقَالَ اَلْحِقُوْهُ وَانْزِلُوْا خَلْفَهٗ فَمَا نَزَعُوْا ثِيَابَهُمْ وَنَزَلُوْا فِي الدَّرْجِ حَتّٰى كَانَ الشَّاطِرُ مَضىٰ إِلٰى حَالِ سَبِيْلِهٖ وَفَتَّشُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَجِدُوْهُ وَذٰلِكَ لِأَنَّ اَزِقَّةَ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ كُلَّهَا تَنَفَّذَ إِلٰى بَعْضِهَا وَرَجَعَ النَّاسُ وَلَمْ يَحْصُلُوْا الشَّاطِرَ ،فَقَالَ الْوَالِيْ لِلْجُنْدِيّ لَمْ يَبْقَ لَكَ عِنْدَ النَّاسِ حَقٌّ لِأَنَّكَ عَرَفْتَ غَرِيْمَكَ وَتَسَلَّمْتَ مَالَكَ وَمَا حَفِظْتَهٗ فَقَامَ الْجُنْدِی وَقَدْ ضَاعَ مَالُهٗ وَخَلَّصَتِ النَّاسُ مِنْ اَيْدِي الْجُنْدِيّ وَالْوَالِيْ . (الف ليلة وليلة)

حل لغات: اَلْجُنْدِیُّ: فوجی، سپاہی۔ مُحْتَالٌ: دھوکا باز (مادہ حول، معتل عین واوی)۔ ثَغْرٌ: سرحد، جمع مکسر ثُغُوْرٌ۔ دَسْتٌ: مجلس، جمع مکسر دُسُوْتٌ۔ خَانٌ: ہوٹل، سرائے، جمع مؤنث سالم خَانَاتٌ۔ خُرْجٌ: تھیلی، جمع مکسر اَخْرَاجٌ۔ كِيْسٌ: بٹوہ، جمع مکسر اَكْيَاسٌ۔ كُمٌّ: آستین، جمع مکسر اَكْمَامٌ۔ صَرَّفَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب چینج لیا، ریز گاری لی، (تفعیل) اَلشَّطَارَةُ: چالبازی، مکاری۔ زُقَاقٌ: گلی، جمع قلت اَزِقَّةٌ۔ غَطِيْطٌ: خراٹے لینا، مصدر (ض) (مادہ غطط، مضاعف)۔ سِكِّيْنٌ: چھری، چاقو، جمع منتہی الجموع، وغیر منصرف سَكَاكِيْنُ۔ بِرْكَةٌ: تالاب، جمع مکسر بِرَكٌ۔ حَاشِيَةٌ: کنارہ، ہمراہی، خدام، جمع مکسر اَحْشَامٌ۔ غَرِيْمٌ: مقابل، مخالف۔

فوجی اور دھوکے باز کا واقعہ

(۲۱۷)۔ترجمہ: شہر اسکندریہ کی سرحد پر ایک حاکم تھا جسے حسام الدین کہا جاتا تھا، ایک رات وہ اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اسی درمیان اس کے پاس ایک فوجی آیا، اور اس سے کہا: اے ہمارے حاکم آقا! آپ جان لیں کہ میں اس شہر میں اسی رات کو داخل ہوا اور فلاں ہوٹل میں ٹھہرا، پھر میں اس میں تہائی رات تک سویا اور جب بیدار ہوا تو اپنی تھیلی کو بندھا ہوا پایا اور اس میں سے میرا بٹوہ جس میں ہزار دینار تھے چوری ہو گیا، ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ

حاکم نے (ایک شخص کو) بھیجا اور پولس دستہ کو بلوایا اور ہوٹل میں موجود تمام لوگوں کو حاضر کر نے کا حکم دیا، اور صبح تک انہیں قید کرنے کا حکم دیا، پھر جب صبح ہوئی تو سزا دینے والے ہتھیار کے لانے کا حکم دیا، اور ان لوگوں کو درہموں کے مالک فوجی کے سامنے پیش کیا، اور ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا، اتنے میں ایک آدمی آیا اور لوگوں کو چیرتا پھاڑتا حاکم اور فوجی کے سامنے جا کھڑا ہوا، اس نے کہا: حضور ان سب لوگوں کو چھوڑ دیجئے کیوں کہ یہ سب لوگ مظلوم ہیں اور میں ہوں وہ شخص جس نے اس فوجی کا مال لیا ہے اور یہ ہے اس کا بٹوہ جس کو میں نے اس کی تھیلی سے لیا ہے پھر اسے اپنی آستین سے نکالا اور اسے فوجی اور حاکم کے سامنے رکھ دیا، اس پر حاکم نے فوجی سے کہا: تم اپنا مال لے لو اور اس پر قبضہ کر لو اب ان لوگوں پر تمھارا کوئی مطالبہ باقی نہیں رہا، وہ لوگ اور تمام حاضرین اس شخص کی تعریف کرنے لگے اور اسے دعائیں دینے لگے، پھر اس شخص نے کہا: اے امیر! یہ کوئی چالبازی نہیں جو میں خود آپ کے پاس آیا اور اس بٹوہ کو پیش کیا، (لیکن) حقیقت میں چالبازی اس بٹوہ کو دوبارہ اس فوجی سے لے لینے میں ہے، حاکم نے کہا: اے چالاک! جس وقت تو نے اس کو لیا تو تو نے کیسے کیسے کیا؟ اس نے کہا: اے حاکم! میں مصر کے صرافہ کے بازار میں تھا، جب میں نے اس فوجی کو دیکھا کہ اس نے سونے کی ریزگاری (پیسے کا چینج لینا) لی اور اسے اس بٹوہ میں رکھا، تو میں نے گلی در گلی اس کا پیچھا کیا، (لیکن) میرے لیے اس سے مال لینے کی کوئی صورت نہ بن سکی، پھر اس نے سفر کیا، تو میں ایک شہر سے دوسرے شہر تک اس کے پیچھے لگا رہا اور راستہ بھر اس سے (مال حاصل کرنے کی) تدبیر کرتا رہا (لیکن) اس سے مال لینے پر قادر نہیں ہوا، پھر جب یہ اس شہر میں داخل ہوا ا تو اس کے پیچھے میں بھی آیا یہاں تک کہ یہ اس ہوٹل میں داخل ہوا تو میں بھی اس کے بغل میں ٹھہرا اور گھات میں لگا رہا یہاں تک کہ یہ سو گیا اور میں نے اس کے خراٹے لینے کو سنا تو اس کی طرف آہستہ آہستہ چلا اور تھیلی کو اس چھری سے کاٹ لیا اور بٹوہ کو اس طرح لیا، اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور بٹوہ فوجی اور حاکم کے سامنے سے اٹھا لیا اور فوجی اور حاکم کے پیچھے ہو گیا اس حال میں کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ وہ انہیں دکھا رہا ہے کہ بٹوہ کو تھیلی سے کیسے لیا، اور اچانک وہ بٹوہ لیکر دوڑ پڑا اور ایک تالاب میں کود پڑا اس پر حاکم نے تالاب کے کنارے سے شور مچایا اور کہا، اسے پکڑو اور اس کے پیچھے پانی میں

اترو،ابھی لوگوں نے اپنے کپڑے اتارے اور تالاب میں کودے بھی نہ تھے کہ مکار نے اپنا راستہ لیا،لوگوں نے اسے تلاش کیا مگر اسے نہ پاسکے،اور یہ اس وجہ سے کہ اسکندریہ کی تمام گلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں،لوگ واپس ہوے اور مکار کو پکڑ نہ سکے،اس پر حاکم نے فوجی سے کہا کہ لوگوں پر تمھارا کوئی حق باقی نہ رہا،اس لیے کہ تم نے اپنے مخالف کو پہچان لیا اور اپنے مال کو قبضہ میں لے لیا اور تم اس کے بعد اس کی حفاظت نہ کرسکے،تو فوجی اٹھا اس حال میں کہ اس کا مال ضائع ہو چکا تھا اور لوگوں کو فوجی اور حاکم کے ہاتھوں سے چھٹکارا مل چکا تھا۔(الف لیلہ ولیلہ)

اَلْمَامُوْنُ وَالصَّائِغُ

(۲۱۸) حَدَّثَ سُلَيْمَانُ الْوَرَّاقُ قَالَ مَارَأَيْتُ اَعْظَمَ حِلْمًا مِنَ الْـمَامُوْنِ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَفِيْ يَدِهٖ فَصٌّ مُسْتَطِيْلٌ مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ لَهٗ شُعَاعٌ قَدْ اَضَاعَ لَهُ الْـمَجْلِسُ وَهُوَ يُقَلِّبُهٗ بِيَدِهٖ وَ يَسْتَحْسِنُهٗ ثُمَّ دَعَا بِرَجُلٍ صَائِغٍ وَقَالَ لَهُ اِصْنَعْ بِهٰذَاالْفَصِّ كَذَا وَكَذَا وَاحْلُلْ فِيْهِ كَذَا وَكَذَا وَعَرَّفَهٗ كَيْفَ يَعْمَلُ بِهٖ فَاَخَذَهُ الصَّائِغُ وَانْصَرَفَ ثُمَّ عدتُّ إِلَى الْـمَامُوْنِ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَتَذَكَّرَهٗ فَاسْتَدْعٰى بِالصَّائِغِ فَاَتٰى بِهٖ وَهُوَ يَرعَدُ وَقَدِانْتُقِعَ لَوْنُهٗ ،فَقَالَ الْـمَامُوْنُ مَا فَعَلْتَ بِالْفَصِّ فَتَلَجْلَجَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَنْطِقْ بِكَلَامٍ فَفَهِمَ الـمَامُوْنُ بِالْفِرَاسَةِ أَنَّهُ حَصَلَ فِيْهِ خَلَلٌ فَوَلّٰى وَجْهَهٗ عَنْهُ حَتّٰى سَكَنَ جَأشُهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِ وَاَعَادَالْقَوْلَ ،فَقَالَ اَلْاَمَانُ يَااَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ! قَالَ لَكَ اَلْاَمَانُ فَاَخَرَجَ الْفُصَّ اَرْبَعَ قِطَعٍ (١)فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ سَقَطَ مِنْ يَدِىْ عَلَى السَّنْدَانِ فَصَارَ كَمَا تَرٰى ،فَقَالَ الـمَامُوْنُ لَا بَاسَ عَلَيْكَ اِصْنَعْ بِهٖ اَرْبَعَ خَوَاتِيْمَ وَاَلْطَفَ لَهُ فِى الْكَلَامِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ كَانَ يَشْتَهِى الْفَصَّ عَلٰى اَرْبعِ قِطَعٍ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ أَتَدْرُوْنَ كَمْ قِيْمَةُ هٰذَاالْفَصِّ ؟ قُلْنَا لَا، قَالَ اِشْتَرَاهُ الرَّشِيْدُ بِمِائَةِ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا . (الاتليدى)

حل لغات: صَائِغٌ:سنار،زیورات بنانے والا،جمع صَاغَةٌ(مادہ صوغ،معتل عین واوی)۔ فَصٌّ:نگینہ،جمع تکسیر فُصُوْصٌ۔اُنْتقِعَ لَوْنُهٗ:ماضی مجہول واحد مذکر غائب،اس

کے چہرے کا رنگ بدل گیا، (افتعال)(مادہ نقع،صحیح)۔تَلَجْلَجَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب ،وہ تتلایا(تفعلل)(مادہ لجل،ملحق برباعی مجرد)۔ خَلَلٌ:خرابی ،بگاڑ۔جَأشٌ:غم یا گھبراہٹ سے مضطرب ہونا،مصدر(ف)(مادہ جاش،مہموز عین)۔ قِطْعَةٌ:ٹکڑا،جمع مکسر قِطَعٌ۔ اَلسَّنْدَانُ:نہائی(وہ چیز جس پر لوہار لوہا رکھ کر کوٹتے ہیں)جمع منتھی الجموع،وغیر منصرف سَنَادِيْنُ۔خَوَاتِمُ:جمع منتھی الجموع،غیر منصرف،انگوٹھیاں،واحد خَاتَمٌ۔

نوٹ:(۱)فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ یہ جملہ عبارت میں زیادہ ہے۔و اللہ تعالی اعلم .

خلیفہ مامون اور سنار کا واقعہ

(۲۱۸)-ترجمہ: سلیمان وراق نے بیان کیا،انہوں نے کہا کہ میں نے خلیفہ مامون سے بڑھ کر صبر وتحمل والا آدمی کسی کو نہیں دیکھا،ایک دن میں ان کے پاس حاضر ہوا اور ان کے پاس سرخ یاقوت کا ایک لمبا نگینہ تھا،جس کی چمک اور روشنی ایسی تھی جس سے ان کی مجلس منور ہو گئی تھی اور وہ اسے اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ رہے تھے اور اس کی تعریف کر رہے تھے پھر انہوں نے ایک سنار کو بلایا،اور اس سے کہا:اس نگینہ کو ایسے ایسے بناؤ اور اس میں فلاں فلاں چیز جڑو،اور اس کو سمجھا دیا کہ وہ اس کو کیسے بنائے گا تو سنار نے اسے لیا اور چلا گیا،پھر تین دن کے بعد میں دوبارہ مامون کے پاس گیا تو ان کو نگینہ یاد آیا،انہوں نے سنار کو بلایا تو وہ اسے لیکر آیا اس حال میں کہ وہ کانپ رہا تھا اور اسکے چہرے کا رنگ متغیّر ہو رہا تھا،اس پر مامون نے کہا:نگینہ کا تم نے کیا کیا؟تو وہ تتلانے لگا اور کوئی بات نہ بول سکا،تو مامون نے اپنی دانائی سے سمجھ لیا کہ اس میں کوئی بگاڑ پیدا ہو گیا ہے،انہوں نے اپنا چہرہ اس سے پھیر لیا یہاں تک کہ اس کی گھبراہٹ ختم ہو گئ پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوے اور اپنی بات دہرائی،اس پر سنار نے کہا،آپ کی امان چاہتا ہوں اے امیر المومنین!کہا تیرے لیے امان ہے،تو اس نے نگینہ کے چار ٹکڑے نکالے(اور کہا کہ)میرے ہاتھ سے نگینہ نہائی پر گرا اور اس کے چار ٹکڑے ہو گیے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں،اس پر مامون نے کہا کوئی بات نہیں،اس کی تم چار انگوٹھیاں بنا دو،اور اس سے بات کرنے میں نرمی برتی یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ نگینہ کو چار ٹکڑے کرانا چاہتے تھے،پھر جب وہ مرد(سنار)ان کے پاس سے چلا گیا تو مامون نے کہا:کیا تم سب جانتے ہو کہ

اس نگینہ کی کیا قیمت ہے ؟ہم نے کہا: نہیں ،انہوں نے کہا: اس کو ہارون رشید نے ایک لاکھ بیس ہزار میں خریدا تھا۔(آملیدی)

حِكَايَةُ نِظَامِ الْمَلِكِ وَاَبِي سَعِيْدِ الصُّوْفِي

(۲۱۹) حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ اَبُوْسَعِيْدٍ قَصَدَ نِظَامَ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهٗ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَنَاابْنِيْ لَكَ مَدْرَسَةً بِبِغْدَادٍ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ لَا يَكُوْنُ فِيْ مَعْمُوْرِ الْارْضِ مِثْلُهَا يَخْلُدُ بِهَا ذِكْرُكَ إِلىٰ أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ،قَالَ فَافْعَلْ فَكَتَبَ إِلىٰ وُكَلَائِهٖ بِبَغْدَادٍ أَنْ يُمَكِّنُوْهُ مِنَ الْاَمْوَال، فَابْتَاعَ بُقْعَةً عَلىٰ شَاطِئِ دَجْلَةَ وَخَطَّ الْمَدْرَسَةَ النِّظَامِيَةَ وَبَنَاهَا اَحْسَنَ بُنْيَانٍ وَكَتَبَ عَلَيْهَا اِسْمَ نِظَامِ الْمَلِكِ وَبَنىَ حَوْلَهَا اَسْوَاقًا تَكُوْنُ مُحَبَّسَةً عَلَيْهَا وَابْتَاعَ ضِيَاعًا وَخَانَاتٍ وَحَمَّامَاتٍ وَقَفَتْ عَلَيْهَا،فَكَمُلَتْ لِنِظَامِ الْمَلِكِ بِذٰلِكَ رِيَاسَةٌ وَسُوْدَدٌ وَذِكْرٌ جَمِيْلٌ طَبَّقَ الْاَرْضَ خَبْرُهٗ ،وَعَمَّ الْمَشَارِقَ وَالْمَغَارِبَ اَثَرُهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ (١)سَنِيْ عَشَرَ الْخَمْسِيْنَ وَاَرْبَعَ مَائِةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ ثُمَّ رُفِعَ حِسَابُ النَّفْقَاتِ إِلىَ نِظَامِ الْمَلِكِ فَبَلَغَ مَايُقَارِبُ سِتِّيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ ثُمَّ نَمَّي الْخَبَرُ إِلىٰ نِظَامِ الْمَلِكِ مِنَ الْكُتَّابِ وَاَهْلِ الْحِسَابِ أَنَّ جَمِيْعَ مَا اَنْفَقَ نَحْوَ تِسْعَةِ آلَافِ دِيْنَارٍ وَإِنَّ سَائِرَ الْاَمْوَالِ اِحْتَجَبَهَا لِنَفْسِهٖ وَخَانَكَ فِيْهَا فَدَعَاهُ نِظَامُ الْمَلِكِ إِلىٰ اَصْفَهَانَ لِلْحِسَابِ ،فَلَمَّا اَحَسَّ اَبُوْسَعِيْدٍ بِذٰلِكَ اَرْسَلَ إِلىَ الْخَلِيْفَةِ اَبِي الْعَبَّاسِ بِقَوْلٍ لَهٗ هَلَ لَكَ فِيْ أَنْ اُطَبِّقَ الْاَرْضَ بِذِكْرِكَ وَاَنْشُرَ لَكَ فَخْرًا لَا تَمْحُوْهُ الْاَيَّامُ ،قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ أَنْ تَمْحُوَ اِسْمَ نِظَامِ الْمَلِكِ عَنْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ وَتَكْتُبَ اِسْمَكَ عَلَيْهَا وَتَزِنَ لَهٗ سِتِّيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَرْسَلَ إِلَيْهِ الْخَلِيْفَةُ يَقُوْلُ اُنْفُذْ مَنْ يَقْبِضُ الْمَالَ،فَلَمَّا اِسْتَوْثَقَ مِنْهُ مَضَى إِلىٰ اَصْفَهَانَ فَقَالَ لَهٗ نِظَامُ الْمَلِكِ أَنَّكَ رَفَعْتَ لَنَا نَحْوً مِنْ سِتِّيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَاُحِبُّ أَنْ تُخَرِّجَ الْحِسَابَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تُطِلُّ الْخِطَابَ إِنْ رَضِيْتَ فَبِهَا وَإِلَّا مَحَوْتُ اِسْمَكَ الْمَكْتُوْبَ عَلَيْهَا وَكَتَبْتُ عَلَيْهَا اِسْمَ غَيْرِكَ فَاَرْسِلْ مِعِيْ مَنْ يَقْبِضُ المَالَ فَلَمَّا اَحَسَّ نِظَامُ المَلِكِ بِذٰلِكَ قَالَ يَا شَيْخُ قَدْ سَوَّغْنَا لَكَ

جَمِيْعَ ذٰلِكَ وَلَا تَمْحُ اِسْمَنَا ثُمَّ إِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ بَنىٰ بِتِلْكَ الْأَمْوَالِ اَلرِّبَاطَاتِ لِلصُّوْفِيَةِ وَاشْتَرىٰ الضِّيَاعَ وَالْخَانَاتِ وَالْبَسَاتِيْنَ وَالدُّوْرَ وَوَقَفَ جَمِيْعَ ذٰلِكَ عَلىَ الصُّوْفِيَةِ . (الطرطوشی)

حل لغات: وُكَلَاءُ: جمع تکسیر، معاونین، نمائندہ لوگ، واحد وَكِيْلٌ۔ بُقْعَةٌ: زمین کا ایک حصہ، جمع مکسر، بِقَعٌ وبُقَاعٌ۔ شَاطِئٌ: نہر کنارہ کا، جمع منتھی الجموع، غیر منصرف شَوَاطِئُ۔ ضِيَاعٌ: جمع تکسیر، جائداد، واحد ضَيْعَةٌ۔ سُوْدَدٌ: سرداری۔ طَبَّقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب عام ہوگئی (تفعیل) (مادہ طبق، صحیح)۔ خَانَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کی خیانت کی، خَانَ (ن) خِيَانَةً خیانت کرنا (مادہ خون، معتل عین واوی)۔ سَوَغْنَا: ماضی معروف جمع متکلم، ہم نے دیا (تفعیل)۔ رِبَاطَاتٌ: جمع مؤنث سالم، فقرا کے لیے مکانات موقوفہ، واحد رِبَاطٌ۔

نوٹ: (۱) عبارت میں سَنِيٍ ہے جس کا معنی عالی مرتبہ ہے اس کی مؤنث سَنِيَّةٌ آتی ہے جبکہ مقام کے اعتبار سے یہ معنی درست نہیں ہوتا ہے یہاں پر اَلسِّنَايَةُ زیادہ درست ہوتا ہے اس کا معنی تمام چیز، پوری کی پوری وغیرہ ہوتا ہے اور یہ معنی مقام کے اعتبار سے درست بھی ہے۔ واللہ تعالی اعلم .

نظام الملک اور ابوسعید صوفی کا واقعہ

(۲۱۹)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص جن کو ابوسعید کہا جاتا تھا نظام الملک کے پاس گئے، اور ان سے کہا، اے امیر المومنین! امن وسلامتی کے شہر بغداد میں آپ کے لیے ایک ایسا مدرسہ بنادوں گا جس کی نظیر پوری روئے زمین میں نہ ہو، اس کی وجہ سے آپ کا ذکر قیامت تک باقی رہے گا، بادشاہ نے کہا، بناؤ، پھر اس نے بغداد میں اپنے معاونین کو لکھا کہ وہ سب لوگ ان کو مال دیں، اس کے بعد ابوسعید نے دریائے دجلہ کے کنارے ایک میدان (زمین کا بڑا حصہ) خریدا اور مدرسہ نظامیہ کا نقشہ بنایا اور اس کی خوبصورت عمارت تعمیر کی اور اس پر خلیفہ نظام الملک کا نام کندہ کرایا اور اس کے ارد گرد بازار بنائے جنھیں مدرسہ پر وقف کردیا (تاکہ اس کی آمدنی مدرسہ کے کام آے) اور جائداد، دکانیں اور حمام خریدے جو مدرسہ پر وقف کردئے گیے، اس طرح نظام الملک کو وہ ریاست، سرداری اور شہرت نصیب ہوئی کہ

اس کا چرچہ روئے زمین پر پھیل گیا اور اس کا اثر مشرق و مغرب (یعنی پوری دنیا) میں پھیل گیا، اور یہ کام پورے دس سال کے زمانے میں ۴۵۰ھ میں مکمل ہوا، پھر اخراجات کا حساب نظام الملک کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، تو وہ ساٹھ ہزار دینار کے قریب پہنچا، پھر لکھنے والوں اور حساب کرنے والوں کے ذریعہ نظام الملک تک یہ خبر پہونچی کہ وہ جو ابوسعید نے خرچ کیا ہے تقریباً نو ہزار دینار ہے، بقیہ سارا روپیہ ابوسعید نے اپنے پاس دبا کر رکھ لیا ہے اور اس معاملہ میں آپ سے خیانت کی ہے، تو نظام الملک نے ابوسعید کو شہر اصفہان میں حساب کرنے کے لیے بلایا، جب ابوسعید نے اس بات کو محسوس کیا، (کہ اب وہاں جانے سے میرا راز فاش ہوجائے گا) تو اس نے خلیفہ ابوالعباس کے پاس ایک قاصد بھیجا جو اس سے کہے کہ کیا آپ کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ میں دنیا بھر میں آپ کی شہرت پھیلا دوں اور آپ کے نام و نمود کی ایسی تشہیر کردوں جس کو زمانہ مٹا نہ سکے، خلیفہ نے کہا اور وہ کیا ہے ؟ اس نے کہا، وہ یہ ہے کہ آپ نظام الملک کا نام اس مدرسہ سے مٹوادیں اور اس پر اپنا نام لکھوادیں اور نظام الملک کو ساٹھ ہزار درہم تول کردیں، اس پر خلیفہ نے ابوسعید کے پاس کہلا بھیجا کہ کسی کو بھیج دو جو مال لے جائے، جب ابوسعید نے خلیفہ سے یہ بات پختہ کرلی، تو اصفہان گیے، (اور خلیفہ نظام الملک کے پاس پہنچے) تو نظام الملک نے ان سے کہا، کہ آپ نے ہم سے تقریباً ساٹھ ہزار دینار لیے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ حساب نکال کر دکھائیں، اس پر ابوسعید نے بادشاہ سے کہا، کہ آپ بات کو طویل نہ کریں، اگر آپ (میرے دیے ہوئے حساب پر) راضی ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں مدرسہ پر آپ کا لکھا ہوا نام مٹادوں گا اور اس پر کسی دوسرے کا نام لکھ دوں گا، آپ میرے ساتھ کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال لے لے، جب نظام الملک کو اس کا اندازہ ہوگیا (کہ وہ مجھے رقم دے دیگا اور کسی دوسرے خلیفہ کا نام اس پر لکھ دے گا) تو کہا، اے شیخ! ہم نے وہ تمام رقم آپ کو دیدی اور ہمارا نام مت مٹائیں، پھر ابوسعید نے اس رقم سے صوفیہ کے لیے مکانات بنوائے اور بہت سی زمین ہوٹل، باغات اور گھر خریدے اور ان تمام کو صوفیہ کے لیے وقف کردیا۔ (طرطوشی)

۞۞۞۞۞۞۞۞

۞۞۞۞۞۞۞

تعارف مترجم ایک نظر میں

(بقلم خود)

نام ونسب: محمد گل ریز بن امیر دولھا بن وزیر خاں بن جب خاں۔ **وطن:** مدنا پور، پوسٹ شیش گڑھ، بہیڑی، بریلی شریف یوپی۔ **تاریخ پیدائش:** ۱۰ر نومبر ۱۹۹۰ بروز ہفتہ

جن مدارس میں تعلیم حاصل کی: **(۱)**-مدرسہ دار العلوم غریب نواز مدنا پور (پرائمری درجات) **(۲)**-مدرسہ اشرف العلوم شیش گڑھ، رام پور (درجۂ حفظ) **(۳)**-مدرسہ عالیہ نعمانیہ غریب نواز شیش گڑھ، رام پور (درجۂ اعدادیہ) **(۴)**-مدرسہ الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف (درجۂ اولیٰ، ثانیہ) **(۵)**-مدرسہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی ضلع بستی یوپی (درجۂ ثالثہ، رابعہ) **(۶)**-دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ (خامسہ، سادسہ، سابعہ، فضیلت، تحقیق فی الادب ومشق افتاء) **(۷)**- جامعہ سعدیہ کاسرکوڈ کیرالا (ڈپلومہ عربی ایک سال)

فراغت: دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ یکم جمادی الاخری ۱۴۳۶ھ، مطابق ۲۲ر مارچ ۲۰۱۵ء بروز اتوار

اسناد: (۱) مولوی (۲) عالم (۳) کامل (مدرسہ تعلیمی بورڈ اتر پردیش)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی: **(۱)**-ایک سالہ کمپیوٹر کورس **(۲)**-عربی ڈپلومہ کورس دو سالہ **(۳)**-اردو ڈپلومہ کورس ایک سالہ **(۴)**-انٹر، ہندی)

تدریسی خدمات: جامعہ قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم محلہ قریشیان قصبہ بھوج پور، مراد آباد یوپی تا حال۔

شرف بیعت: پیر طریقت رہبر شریعت قاضی القضاۃ فی الھند حضور اختر رضا خاں صاحب قبلہ الملقب بہ تاج الشریعہ بریلی شریف۔

قلمی خدمات (۱)- مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ اول (مطبوع) **(۲)**-مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ دوم (مطبوع) **(۳)**-مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ سوم (مطبوع) **(۴)**-مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ اول (مطبوع) **(۵)**- مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ دوم (مطبوع) **(۶)**-مصباح الطالبین ترجمہ منہاج العابدین (غیر مطبوع) **(۷)**-علم صرف کے آسان قواعد (مطبوع) **(۸)**-اہم تراکیب اور ان کا حل (غیر مطبوع) **(۹)**-حیاۃ حافظ الملۃ وخدماتہ، عربی ۱۰۰ صفحات (غیر مطبوع) **(۱۰)**- مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء اول (غیر مطبوع) **(۱۱)**-متفرق مسائل کا مجموعہ (غیر مطبوع) **(۱۲)**- معارف الادب شرح مجانی الادب (مطبوع) اور ان کے علاوہ کچھ کتابوں پر کام جاری ہے۔

محمد گل ریز رضا مصباحی مدنا پوری بریلی شریف یوپی

Mob :8057889427,9458201735